

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ 13 اگست 2008ء بمطابق 10 شعبان 1429ھ صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشطن الرجیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ خَلْقَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوكُمْ فِي مَا
ءَاتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايِ
ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ۔

(ترجمہ): اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے
تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش ہے بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے
والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ بیشک اللہ تمہیں سچم دیتا ہے کہ ہر معاملہ میں انصاف کرو
اور ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرو اور صلہ رحمی اختیار کرو اور بدی بے حیائی، ظلم زیادتی سرکشی سے منع کرتا
ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Item No. 2, 'Questions' Hour'. Question No. 17....

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ ایک، دو، چار کونسیں ہیں، اس کے بعد ڈیٹ آپ پورا ہاؤس۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اس کے بعد جی۔ مسٹر شاہ حسین صاحب، کونسیں نمبر 17۔ شاہ حسین۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ سپیکر صاحب کے چیئرمین کی جولائٹ ہے، اس کو ٹھیک کریں۔

جناب سپیکر: ٹیوب لائٹ ٹھیک کریں۔ شاہ حسین صاحب، بسم اللہ۔

* 17 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر تعمیرات و خدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقہ نیابت، پی۔ ایف۔ 60 بنگرام۔ II میں 2003-04 اور 2004-05 کے اے ڈی پی میں پختگی لنک روڈ اسٹاربن، سکرگاہ، پزنگ اور لنک روڈ باب کیلئے رقم مختص کی گئی تھی;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کیلئے باقاعدہ ٹینڈرز ہوئے تھے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں دوسڑکوں پر کام کا آغاز کیا گیا ہے لیکن کام کی رفتار انتہائی سست ہے;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ باقیماندہ سڑکوں پر تاحال کام شروع نہیں کیا گیا ہے:

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔ اب تک کن سڑکوں پر کام شروع کیا گیا ہے، کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا باقی ہے، نیز باقی کام کب تک مکمل کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے:

2۔ مذکورہ سڑکوں پر کام کی تاخیر میں جو اہلکار ملوث ہیں، ان کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے یا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعمیرات و خدمات (جواب میر سٹراشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور) نے پڑھا): (ا) یہ

درست ہے کہ حلقہ پی۔ ایف۔ 60 بنگرام۔ II (تختیل الاٹی) میں مذکورہ سڑکوں کی کشادگی اور پختگی

کیلئے اے ڈی پی 2003-04 اور 2004-05 میں رقم مختص کی گئی تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کیلئے بعد از منظوری باقاعدہ ٹینڈرز مورخہ 28-07-2004 کو ہونے اور مورخہ 26-08-2004 کو مسز محمد ہارون اینڈ سنز کو ورک آرڈر جاری کیا گیا تھا۔

(ج) ضلع بنگرام کی تحصیل آلائی ایک انتہائی دشوار گزار اور دور دراز پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔ مذکورہ تمام سڑکوں پر کشادگی کے کام کا آغاز اگست 2004 میں ہوا جو کہ نومبر 2004 تک جاری رہا۔ اس کے بعد بارشوں اور بر فباری کا ایک غیر معمولی سلسلہ شروع ہوا جو کہ ملکی تاریخ کا ایک ریکارڈ تھا۔ اس دوران تمام رابطہ سڑکیں بند ہو گئیں اور جو بھی کام مذکورہ سڑکوں پر ہوا وہ بری طرح متاثر ہو گیا۔ یہ سلسلہ مئی 2005 تک جاری رہا۔ جب دوبارہ کام کا آغاز کیا گیا تو ایک بار پھر 8 اکتوبر 2005ء کے قیامت خیز زلزلے نے تباہی مچادی اور خاص کر تحصیل آلائی کا تمام انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا۔ کئی سڑکیں تقریباً ناپید ہو گئیں۔ جن میں مذکورہ سڑکیں بھی شامل تھیں۔ اس تباہی کو بحال کرنے میں 1½ سال کا عرصہ لگ گیا جو کہ اب بھی پوری طرح بحال نہیں ہو سکا ہے اور اس طرح جتنی ادائیگی ہوئی ہے اس میں Base، Sub-base اور تارکول بچھائی کا کام مکمل نہ ہوا۔

(د) یہ درست ہے کہ کشادگی کا کام مکمل کر دیا گیا ہے اور پختگی کا کام ابھی نامکمل ہے۔

(ہ) 1- تمام سڑکوں پر کشادگی اور دیواروں کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ مذکورہ بالا سڑکوں پر کام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

I- اشار بن روڈ (دو کلو میٹر) دیواروں کی تعمیر کا کام۔ روڈ کی پختگی کیلئے میڈیٹریل جمع کیا جا رہے۔

II- سکرگاہ درہ (دو کلو میٹر) (ایضاً)

III- پزنگ روڈ (ایک کلو میٹر) (ایضاً) بلیک ٹاپنگ کا کام رہتا ہے۔

IV- باب روڈ (ایک کلو میٹر) کشادگی، دیواروں کی پختگی روڈ کا کام ہو گیا، تمام کام مکمل ہو گیا ہے۔

(2) محکمہ کے طریقہ کار کے مطابق ادھور کام مکمل کرنے کے بارے میں ٹھیکدار کو نوٹسز دیئے گئے جس کی ایما پر کام دوبارہ شروع کر دیا ہے لہذا تاحال کوئی کارروائی نہیں کی گئی اگر متعلقہ ٹھیکدار نے کام مکمل نہ کیا تو ٹھیکدار اور متعلقہ اہلکار کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

جناب شاہ حسین خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ پہ دے کبں جناب سپیکر صاحب، زما ضمنی سوال دا دے چہ دا کوم جواب چہ دوئی راکہ سے دے، دے نہ زہ بالکل نہ یم مطمئن خکہ چہ پہ (ج) کبں دوئی لیکھی چہ "ضلع بنگرام کی تحصیل آلائی ایک انتہائی دشوار

گزار اور دور دراز ہماڑی علاقہ ہے،" دا خبرہ خو تھیک دہ جی، بیا دوئی لست راکرے دے چہ دلته کبن بارانونہ کیدل او واورہ کیدلہ نو جناب سپیکر، د کال دولس میاشتے نہ باران کیری او د کال دولس میاشتے نہ واورہ کیری لکہ پہ جون، جولائی کبن یا پہ مارچ کبن، پہ اپریل کبن واورے نہ کیری جی۔ بہر حال دا ہم اوشولہ، د دے نہ روستو دوئی بیا دا یو خطا خبرہ لیکلے دہ چہ پہ دے کبن پہ فلانکی، صرف یو سرک چہ دوئی جوڑ کرے دے، کوم کار د ہغے مکمل شوے دے جناب سپیکر، خود دے نہ علاوہ یو سرک ئے د سرہ Touch کرے نہ دے۔ دوئی لیکلی دی چہ فلانکی، فلانکی سرک باندے زمونر کار مکمل دے، د بعضے د کشادگی کار کرے دے او بعضے باندے صرف بلیک تاپ ہم پاتے دے۔ د 2003-04 سرکونہ دی او دوئی لیکلی دی چہ مونر پہ ہغے باندے خہ کار کرے دے، زہ بالکل د دے سوال نہ نہ یم مطمئن جناب سپیکر۔ وزیر موصوف تہ زما دا عرض دے چہ ہغہ د ما مطمئن کری۔ ما لہ د دے جواب راکری کہ زہ مطمئن شومہ، دا ہاؤس پرے مطمئن شو خو تھیک دہ، کہ زہ یا دا ہاؤس پرے مطمئن نہ شو جناب سپیکر، دے د پارہ یو سپیشل کمیٹی جوڑہ کری، ہغوی د راشی د دے خائے وزت د او کری، کہ زما خبرہ خطا وہ، زہ بہ چہ کومہ سزا د غل وی، ہغے تہ تیار یمہ او کہ د دوئی خبرہ خطا وہ نو زما دے سرکونو باندے اوسہ پورے کارولے نہ دے شروع؟

جناب سپیکر: Minister concerned, please. لاء مسٹر صاحب، جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پہ دے کبن جی دا گزارش دے چہ تھیک دہ اول شروع کبن مونر دا وئیل چہ د برفباری وجے نہ او د موسم د مشکلات د وجے نہ دا تکالیف وو او دا لیت شو خود ہغے نہ پس ہم تاسو پکبن او نہ وئیل چہ یرہ دا 8 اکتوبر 2005 کبن چہ کومہ زلزلہ راغلہ، د ہغے د لاسہ ہول انفراسٹرکچر د دغہ علاقے تباہ شو نو دا Main وجہ دغہ وہ۔ لکہ دا خو مونر Preliminary یو گراؤنڈ اغستے وو، دویم چہ کوم Main خبرہ دہ، د زلزلے د لاسہ دا ہولہ علاقہ خرابہ شوہ نو کار پرے روان دے انشاء اللہ۔ باقی خہ تحفظات دی ستاسو دے نہ علاوہ، ہغہ Address کومہ۔ دیپارٹمنٹ والا خلق مو

راغوبنتی دی، دے نہ پس بہ خان لہ کنینو ورسره چہ ستاسو خہ خبرے اترے وی، ہغہ بہ ورسره فائل کرو۔

جناب سپیکر: عبدالستار خان۔ جی، شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: گزارش دا دے جناب سپیکر، چہ دا زلزلہ خو پہ ہغہ انفاسٹرکچر باندے شوے دہ کوم چہ جوڑ وو، دا کوم چہ د سرہ جوڑ نہ دے، پہ ہغے باندے خو زلزلہ شوے نہ دہ لکہ چہ کوم شے جوڑ دے، پہ ہغے زلزلہ، نو کوم شے چہ جوڑ نہ دے، پہ ہغے خنگہ اوشولہ؟ کوم شے چہ جوڑ نہ دے، پہ ہغے خو زلزلہ نہ دہ شوے، زلزلہ خو پہ ہغہ خیزونو کوم چہ جوڑ وو، دا خود سرہ تیار نہ دے، زلزلہ د کومے نہ اوشوہ؟

جناب سپیکر: جی، مسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے دہ جی، زلزلے سرہ خو تہول کہ ہغہ جوڑ وو او کہ نا جوڑ وو، ہر خائے ورسره تباہ شی۔ زما گزارش دا دے، خیر دے زما واورئ، ما دیپارٹمنٹ والا را غوبنتی دی چہ ستاسو مکمل تسلی اوکری۔ کہ او نہ شی، مطلب دا دے چہ ہاؤس تاسو تہ Open دے، Can always come back، دا راغوبنتی مو دی، تاسو چہ خہ وایئ، ہغہ شان بہ کوؤ انشاء اللہ۔

(شور)

جناب شاہ حسین خان: دا کمیٹی چہ کلہ جوڑہ شی، سپیشل کمیٹی جوڑہ کئی د دے ہاؤس، کہ دے کمیٹی اووئیل چہ ستا موقف تھیک نہ دے، زہ بہ د خپل دے موقف نہ دستبردار شم جناب سپیکر، خو کہ دے کمیٹی اووئیل چہ ستا موقف تھیک دے نو بیا ولے خلور پینخہ کالہ اوشو او زما سکیمونہ اوسہ پورے نا مکمل دی؟ سائٹ وزت اوکری جی، چہ زما سکیمونہ ولے نا مکمل دی، آخر ما خہ قصور کرے دے؟ دوئی د تھیکیدار خلاف خہ کارروائی کرے دہ؟ دوئی ولے تھیکیدار نہ دے بلیک لسٹ کرے؟ او دے ایکسیئن ولے تھیکیدار تہ Advance payment کرے دے چہ بیا تھیکیدار کار نہ کوی؟ دا Advance payment شوے دے، د دے Advance payment د وجے نہ تھیکیدار کار نہ دے کرے۔ زہ پہ دے ہم گواہ یم چہ دا ایکسیئن تلے دے، بیا دے د تھیکیدار پہ پبنو پریوتے

دے، د ہغہ کور تہ تلے دے چہ د خدائے د پارہ اوس دا کار مکمل کرہ خو
تھیکیدار ہغہ کار نہ دے کرے۔

Mr. Speaker: Minister concerned, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب، دے نہ پس پہ بریک کبں بہ دوئی کیننوؤ، افسران
راغلی دی دپارٹمنٹ والا، بیا کہ Satisfy نہ شی، تھیک دہ بیا ئے کمیٹی تہ
اولیبری۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال شاہ حسین خان، خبرہ Reasonable دہ د منسٹر صاحب،
چہ تہ مطمئن نہ شوے نو دا بیا ستینڈنگ کمیٹی تہ بہ خی۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! خلور کالو کبں زہ مطمئن نہ شوم، اوس پہ
پینخہ، لس منتو کبں بہ تاسو ما خہ مطمئن کری جی؟ لکہ پینخو کالو کبں زما
کار او نہ شو نو اوس پینخہ، لس منتو کبں بہ دوئی ما خہ مطمئن کری؟ ما تہ د یو
خاص ٹائم او بنائی جناب سپیکر، ما تہ د یو خاص ٹائم او بنائی چہ دے فلانکی
ٹائم پورے ستا دے خلورو، پینخو روڈونو باندے کار مکملیری نو بیا خو تھیک
دہ، بیا ورسرہ کینینم، کہ دوئی دا نہ وائی چہ دا ستا خلور، پینخہ سر کونہ چہ
دی، پہ دے باندے بہ پہ دے وخت کبں کار نہ کیبری، زہ بہ خنگہ مطمئن شم
جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: د وقفے نہ پس دے باندے بیا غور کوؤ جی۔

جناب شاہ حسین خان: دا کمیٹی تہ تاسو ولے نہ حوالہ کوئی؟ سپیشل کمیٹی ورلہ
ولے نہ جو روئی جناب سپیکر، لکہ دے کبں خہ قباحت دے؟
جناب سپیکر: ستینڈنگ کمیٹی تہ ئے ور کوؤ۔

جناب شاہ حسین خان: او، کمیٹی تہ ئے ور کری تاسو، لکہ سپیشل کمیٹی ولے چہ
اوسہ پورے زمونر د اسمبلی خلور، پینخہ میاشتے اوشوے خو زمونر کمیٹی
جوڑے نہ شوے جی، چہ ہغہ کمیٹی جوڑے شوے نہ دی نو اوس دے د پارہ
سپیشل کمیٹی جوڑہ کری کنہ، لکہ دے کبں خہ قباحت دے، خہ چل دے، خہ وجہ
دہ؟ چہ کمیٹی کبں مونر کلہ کینیناستو، کمیٹی کبں د دوئی بیا ما مطمئن کری۔

زہ خواوس دوئی سرہ بہ، چیمبر کبن پینخہ، لس منتہو کبن بہ خہ ما دوئی مطمئن
کری جناب سپیکر؟

وزیر قانون: د دے جی تیر شوی پینخو کالو خو مونہر ذمہ وار نہ یو، اوس
حکومت۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: ولے نہ؟ نہ، اوس دا چیئر ذمہ وار وی۔ جناب سپیکر، د دے
دا منستری نہ وی؟ جناب سپیکر، دا شخصیات نہ وی؟ دا کرسی ذمہ وارہ وی
جناب سپیکر، دا کرسی ذمہ وارہ وی۔ دا کرسی ذمہ وارہ وی جناب سپیکر،
کرسی ذمہ وارہ وی۔ دے کبن وزارت نہ دے ذمہ وار، ہغہ خو لار تیر شو،
پینخہ کالہ الحمد للہ ڊیر خائستہ تیر شو، دے کبن چیئر ذمہ وار دے۔ چہ کوم
اوس شوک پہ کرسی ناست دے، ہغہ ذمہ وار دے۔

جناب سپیکر: دا کونسیج زہ Pending کومہ کہ تاسو پوہہ نہ شوئی، کہ تہ
مطمئن نہ شوے بیا بہ دغہ کمیٹی تہ حوالہ کرو۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! خبرہ واورئی۔ زہ بالکل نہ یم مطمئن جناب
سپیکر صاحب۔ نہ، دا تاسو ولے کمیٹی تہ حوالہ کوئی نہ؟ لکہ دے کبن خہ
قباحت دے؟

جناب سپیکر: تھینک یو شاہ صاحب، بیا روستو پرے خبرہ کوؤ کنہ۔ مخکبن خئی
جی، عبدالستار خان، ایم۔ پی۔ اے، سوال نمبر 18۔

* 18 _ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر تعمیرات وخدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(1) آیا یہ درست ہے کہ جالکوٹ ویلی سڑک پر کام جاری ہے:

(ب) اگر (1) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) اب تک مذکورہ سڑک پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے:

(2) آیا حکومت مذکورہ سڑک کو مزید تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعمیرات وخدمات (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (1) جی ہاں۔

(ب) (1) مذکورہ سڑک کے فیز و ن یعنی پہلے سات کلو میٹر پر پہاڑ کی کٹائی کا کام ختم ہو چکا ہے اور Cause way اور دیواروں پر کام جاری ہے۔ مورخہ 30 جون 2008ء تک تقریباً چورانوے لاکھ، تالیس ہزار روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔

(2) ہاں، جالکوٹ ویلی روڈ فیز-2 پر کام مورخہ 9 جون 2008ء سے شروع ہو چکا ہے، سڑک کے اس حصے پر کام 5 مارچ 2009ء تک مکمل کیا جائے گا۔

جناب عبدالستار خان: شکر یہ، جناب سپیکر۔ سوال کے پہلے حصے سے میں مطمئن ہوں، البتہ دوسرے حصے میں فیز II جالکوٹ ویلی روڈ کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ نے جو بات لکھی ہے، اس سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ اس سڑک پر سات کلو میٹر فیز I میں رکھا گیا تھا، سات کلو میٹر فیز II میں رکھا گیا تھا لیکن جب فیز I مکمل ہوا تو اس کے آگے ایک پل آتا ہے گوشالی برج، جس پہ مشینری نہیں گزر سکتی ہے۔ اس لحاظ سے یہاں پہ اس کا کوئی حل نہیں بتایا گیا کہ فیز II میں انہوں نے کہا کہ کام شروع ہم کر رہے ہیں لیکن کیسے کر رہے ہیں؟ مجھے ٹھیکیدار، دوسرے لوگ آکر کہتے ہیں کہ ہم مشینری پاس نہیں کر سکتے ہیں، صرف ڈیپارٹمنٹ نے ایک رپورٹ دی ہے کہ اس پہ مشینری پاس نہیں ہو سکتی ہے اور یہ روڈ جو ہے جناب سپیکر، بہت اہمیت کا حامل روڈ ہے۔ میرے خیال میں اس ضمن میں ڈیپارٹمنٹ سے بات بھی کروں گا۔ یہ روڈ ٹچ کرتا ہے داسو ٹو نارن اور ڈیفنس کے لحاظ سے ہمارے علاقے کی یہ واحد روڈ ہے جو ہمارے ضلع میں بہت اہم ہے عوام کیلئے، تو اس لحاظ سے اگر یہ پل نہ بنے تو آگے Progress اس روڈ پہ نہیں ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں میں آپ سے گزارش کروں گا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، جواب دیں۔

وزیر قانون: جی ہم نے Final date مکمل کرنے کی Written جواب میں دی ہوئی ہے کہ 5 مارچ 2009ء تک یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ Satisfaction، اور In writing ہم ان کو دے رہے ہیں کہ 5 مارچ 2009ء تک ہو جائے گا تو اس کے بعد تو Satisfaction کی تو میرے خیال میں، لکھا ہوا ہم نے آپ کو دیا ہوا ہے، اسمبلی میں ہم فلور آف دی ہاؤس پہ آپ کو دے رہے ہیں، You should be satisfied۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھنک یو۔ عبدالستار خان، اس سے آگے بہت ایشوز آرہے ہیں، لکھ کر جواب دیا گیا ہے، اس سے بھی آپ کو مطمئن ہونا چاہیے۔ آگے عبدالستار خان، سوال نمبر 20۔

- * 20 _ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر تعمیرات و خدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
- (ا) آیا یہ درست ہے کہ ہربن ویلی سڑک داسوکو ہستان پر کام جاری ہے؛
- (ب) مذکورہ سڑک کتنے کلو میٹر مکمل کی گئی ہے اور اس پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؛
- (ج) آیا حکومت مذکورہ سڑک کے باقی ماندہ حصے میں کتنے کلو میٹر سڑک تعمیر اور کب تک کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- وزیر تعمیرات (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (ا) جی ہاں۔
- (ب) مذکورہ سڑک صرف ایک کلو میٹر ہے جس پر 50% کام مکمل کیا گیا ہے۔ اس پر کل تیرہ لاکھ، اکانوے ہزار روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے۔
- (ج) مذکورہ سڑک کی لمبائی ایک کلو میٹر ہے جس پر پرمیکس کابینٹنگ کا کام جاری ہے۔
- جناب عبدالستار خان: اس سے میں مطمئن ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Qustion No. 21, Abdul Sattar Khan.

- * 21 _ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر تعمیرات و خدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
- (الف) آیا یہ درست ہے کہ سیوتارا کہ سڑک پر کام شروع کیا گیا ہے؛
- (ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو:
- (1) مذکورہ سڑک پر کب سے کام شروع کیا گیا ہے اور کتنا کام مکمل کیا گیا ہے؛
- (2) مذکورہ سڑک پر کتنا کام باقی ہے اور حکومت بقایا کام کب سے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
- وزیر تعمیرات (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔
- (ب) (1) مذکورہ سڑک پر کام چودہ مہینے پہلے یعنی مارچ 2007 میں شروع کیا گیا ہے جس پر 75% کام مکمل ہو چکا ہے۔
- (2) مذکورہ سڑک پر 25% کام باقی ہے، جس پر کام جاری ہے۔ اگر بارانی ایریا پر اجیکٹ نے فنڈز بر وقت مہیا کئے تو کام 31 دسمبر 2008 تک مکمل ہو جائے گا۔
- جناب عبدالستار خان: اس سوال سے بھی مطمئن ہوں، سر۔
- جناب سپیکر: Satisfied، آج تو دن سارا عبدالستار خان، آپ کا ہے۔ سوال نمبر 33، عبدالستار خان۔
- * 33 _ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر تعمیرات و خدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کانڈیا ویلی روڈ پر کام شروع کیا گیا ہے:

(ب) مذکورہ سڑک پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور کتنا کام مکمل ہوا ہے:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات نفی میں ہوں تو تاحال مذکورہ سڑک پر کام کیوں شروع نہیں کیا گیا، نیز حکومت مذکورہ سڑک پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعمیرات (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (ا) جی نہیں۔

(ب) مذکورہ سڑک پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی ہے اور کوئی کام مکمل نہیں ہوا ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کا ٹینڈر جو مورخہ 26 مئی 2008ء کو ہونے والا تھا، وہ ملتوی ہو کر مورخہ 5 جون 2008ء کو ہوا، Technical bids کی Revelation کیلئے کیس Consultant کے پاس لاہور بھیجا گیا ہے۔ Technical bids کی Consultant سے Revelation ہونے کے بعد مورخہ 21 جولائی کو Financial bids کھولے گئے اور Financial bids کی رپورٹ ADB کو برائے منظوری مورخہ 24 جولائی 2008ء کو بھیجی گئی ہے۔ منظوری ملتے ہی کام شروع کر دیا جائے گا۔

Mr. Abdul Sattar Khan: Yes, yes, I am satisfied, Sir.

Mr. Speaker: Satisfied. Question No. 39, Pervaiz Ahman Khan Sahib.

* 39 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر تعمیرات و خدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دریائے کابل پر مصری بانڈہ اکوڑہ خٹک اور پیر سابق کے مقام پر پل تعمیر ہو رہے ہیں:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ان پلوں پر کام کی رفتار بہت سست ہے:

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ان دونوں پلوں پر کام کی رفتار تیز کرنے اور انہیں جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعمیرات (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، ان پلوں پر کام کی رفتار مندرجہ ذیل تکلیفی وجوہات کی بناء پر سست ہے۔

(1) عوام اور Army bridging Camp کے پرزور اصرار پر وزیر تعمیر پلوں کو 12 فٹ سے 24 فٹ چوڑا کرنے کی منظوری کیلئے درکار وقت کی وجہ سے کام کی رفتار متاثر ہوئی۔

(2) دریائے کابل میں اکتوبر سے لے کر فروری تک پانی کی سطح کم ہوتی ہے اور صرف انہی پانچ مہینوں میں پلوں پر کام کیا جاسکتا ہے۔

(ج) تکٹکی منظوری اور پیل کی چوڑائی 12 فٹ سے 24 فٹ کرنے کی منظوری موصول ہونے کے بعد پیل ہذا کے اضافی کام کیلئے ٹینڈر مورخہ 14 اکتوبر، 28 اکتوبر اور 11 نومبر 2006ء کو کال کئے گئے، پہلی اور دوسری تاریخ کو کسی نے ٹینڈر میں حصہ نہیں لیا جبکہ 11 نومبر 2006ء کو میسرز ٹیکنی کان انٹرپرائزز نے 220 فیصد زیادہ ریٹ دیئے جس کی وجہ سے ٹینڈر کو مجاز اتھارٹی نے نامنظور کر دیا۔ مورخہ 5 فروری، 12 فروری اور 19 فروری 2007ء کو دوبارہ ٹینڈر کال کیا گیا مگر مساوائے میسرز ٹیکنی کان انٹرپرائزز کے کسی نے بھی ٹینڈر میں حصہ نہیں لیا اور انہوں نے پھر 215 فیصد زیادہ ریٹ دیئے جو کہ بعد میں انہوں نے کم کر کے 145 فیصد زیادہ ریٹ دیئے۔ یہ ریٹ پھر ریٹ ایڈوائزری کمیٹی کو مورخہ 28 جنوری 2008ء کو منظوری کیلئے پیش کئے گئے جو کہ چیف انجینئر تعمیرات و خدمات نے یکم مارچ 2008ء کو منظور کئے۔ مورخہ 10 مارچ 2008ء کو ٹینڈر کی منظوری ہوئی اور کنٹریکٹ ایگریمنٹ کیلئے میسرز ٹیکنی کان انٹرپرائزز کو کہا گیا لیکن جواب موصول نہ ہونے پر ٹینڈر پھر کینسل کر دیا گیا اور فرم کا 2 فیصد Earnest Money ضبط کر دیا گیا۔ اس کے بعد تیسری بار ٹینڈر مورخہ 26 مئی، 6 جون اور 13 جون 2008ء کو کال کیا گیا مگر پھر بھی کسی فرم نے ٹینڈر میں حصہ نہیں لیا۔ اب پھر ٹینڈر کو چوتھی بار کال کیا جائے گا۔

جناب پرویز احمد خان: زما پہ حلقہ کبھی جی دوہ پلوناہ دی چہ تقریباً ہغہ د شپیر، اووہ کالو راسے دغہ شان Pending پراتہ دی۔ پہ ہغے کبھی جی تولو نہ غت Factor دا دے چہ پہ ہغہ وخت کبھی زمو نہ د دغہ کنٹریکٹ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب پرویز احمد خان: مختصر کوم، وخت ضائع کیدل نہ غوارم۔ جناب والا، تقریباً شپیر، اووہ کالو نہ پہ دے باندے دا کار کبیری او ہغہ تقریباً ہغے کبھی خہ کار Complete شوے دے او خہ دغہ شان پاتے شوے دے، نو ہغے کبھی ڊیپارٹمنٹ تہ دا یو مسئلہ دہ چہ ریٹس چہ کوم وو ہغہ وخت سرہ، ایک سو پینتالیس روپی د ہغوی Above، نن سریا او گورئی جی، ہغہ تقریباً پہ پچاسی ہزار روپی تہ دہ، د ہغہ وخت مطابق پہ بتیس ہزار روپی تہ وہ۔ جناب والا، دا بہ خنگہ کبیری؟ دا زہ خواست کوم ڊیپارٹمنٹ تہ چہ د دوی دا ریٹونہ Revise کری او د دوی دا ریٹونہ

نه مطمئن نه یم چه تر اوسه پورے ڊیپارٽمنٽ ته د اووه کالو راسے مونڊ د دے گزارش کرے دے او هغه خلق تاسوا وگورئ جی، چه دومره زیات تکلیف دے، د کلپنائی نه هغه سانڊ ته زمونڊ ٿولے علاقه بلا زرعی زمکے دی او هغوی ته ڊیر تکلیف دے۔ بجائے د دے چه په رسالپور لس میلہ، او چه یو فرلانگ کین ورسره زمکے نزدے دی خود دغه پل ڊیر اشد ضرورت دے ولے چه هغه زمیندار دی، بجائے د دے یو فرلانگ که دا پل اوشی نو ڊیر زیات۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Minister for Law, please.

جناب پرویز احمد خان: زمونڊ حلقے دا کار به پکین برابر شی۔ دا مهربانی اوکری چه دا په Next اے ڊی پی کین و اچوئ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دے کین گزارش دا دے پرویز خان، چه بالکل ضرورت به وی، دے خلقو ته دغه ڄائے کین ڊیر تکلیف به وی خو اے ڊی پی کین هغه سکیمونه شامل شوی دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پرویز خان! تاسو کینینی جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اے ڊی پی کین سر، هغه کيسونه شامل شوی دی چه چا ته کیدے شی د دے نه هم زیات ضرورت وو، د هغه خلقو لکه Competing interest وی، نو حکومت بیا وخت سره، ڊیپارٽمنٽ دا گوری چه یره کوم ڄائے کین ڊیر زیات تکلیف وی نو هغه اول په Priority wise دغه کوی، نو انشاء اللہ دا به هم راشی۔ Next year به کوشش کوؤ چه یره۔۔۔۔۔

جناب پرویز احمد خان: زه ځکه مطمئن نه یم او بیا بیا وایم چه، دا وایم چه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پرویز خان! مائیک آن کری۔

جناب پرویز احمد خان: مهربانی اوکری چه دے ته څه اے ڊی پی کین ورکری۔ دا خو نه دے چه اے ڊی پی به څی او بیا به واپس راځی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: داسے ده جی، چه سکیمونه، ڊیویلپمنٽ خو ٿوله صوبه کین هر حلقے کین زیات نه زیات پکار دے او Availability of resources چه کوم دی نو هغه د پاره بیا څومره سکیمونه چه کوم دی، دا Prioritize شی او

Priority زموڻر د هغه Basis، د هغه گرانہ دا وی چه موڻر گورو چه یره زیات نه زیات ډیر اشد ضرورت کوم ځائے کښ دے نو هغه سکیمونه اول شی، باقی ټول په نمبر وائز، سیریل وائز انشاء اللہ را روان دی۔ دے ځل که او نه شو، انشاء اللہ بل ځل له کوشش کوؤ چه شامل کرو پکښ۔

جناب پرویز احمد خان: ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 41، پرویز احمد خان۔

* 41 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر تعمیرات و خدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ موضع ندرک تا معظم کورونہ ایک کچی سڑک موجود ہے: (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس سڑک کو پختہ کرنے کیلئے آئندہ بجٹ میں رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعمیرات (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سڑک کے سات کلومیٹر کی مرمت کیلئے بیس ملین روپے کا تخمینہ تیار کیا گیا تھا، محکمہ تعمیرات و خدمات نے اس سکیم کو ڈرافٹ اے ڈی پی برائے سال 09-2008 میں سیریل نمبر 71 پر شامل کیا تھا تاہم یہ سکیم باقاعدہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 09-2008 میں شامل نہ ہو سکی۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، زما دے کښ سوال دے۔ د دے معظم کورونو د سروسز روڊ دے، ما مخکښ ہم دا گزارش کرے وو چه په يو جزيره کښ زما حلقه پرتہ ده۔ نن سيلاب راغله دے، ما د وزير اعلى صاحب په خدمت کښ يو درخواست هم راوړے دے خو هغوی موجود نه دی، د دے نه بعد به ځم۔ جناب والا، زما په حلقه کښ دا روڊونه اول خو کچه وو، نن د هغه نه مکمل کنده جوړے شوي دی چه هغه پيدل سرے پرے هم نه شی تله۔ د سيلاب په وجه باندے زما په حلقه کښ ټول دا روڊز، يواځے دا مثال نه دے، بلا روڊونه دی، که هغه پاخه دی که کچه دی، تقريباً په هغه بلا کلو کښ زما د دے په وجه باندے چه پاخه ځايونه نشته، ټول کچه دی، هغه نه کنده جوړے شوي لهذا مهربانی د اوکرے شی چه آئنده اے ډی پی کښ په دے غوراو کړی۔

Mr. Speaker: Minister for Law, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دے گل لہ جی کابینے بلکہ چیف منسٹر صاحب چہ کومہ فیصلہ کرے وہ نو دوہ، دوہ کلو میٹرہ خائے جی، Through out تہ لو ایم پی ایز حضرات تہ ور کپو نو تھیک دہ، تقریباً دوہ کلو میٹرہ خائے خو بہ ستاسو Cover شی چہ کوم تاسو تہ ملاؤ شوے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھا چیٹر تہ مخاطب۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: باقی خنگہ ما مخکن گزارش او کپو جی، چہ ہر حلقہ کنہ ڈیر زیات کار کول غواری خو وقتاً فوقتاً آرام آرام سرہ By installments بہ ئے انشاء اللہ شاملوؤ جی کہ خیر وی۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا مائیک آن کرہ جی۔

جناب پرویز احمد خان: چہ زہ، یو جزیرہ دہ او کہ پاخہ روڈ ونہ دی نو ہغہ دوہ، دوہ کلو میٹرہ ما اوس ور کپی دی چہ یو خو مونبر سرہ داسے خایونہ دی چہ ہغے کنہ بلا چرہایانے دی، ہغہ چرہایانے دہم سر اوخری جی، نن تاسو او گورئی پہ باران کنہ ہغہ پاخہ روڈ ونہ ئے زمونبر نہ تہول اوپے دی، صرف ما دا کپی دی چہ ہغہ چرہایانے کمے شی او ہغہ چہ کوم زمونبر شوی کارونہ دی، ہغے د پارہ ما ہغہ بیا دوبارہ کیبنوڈل چہ دا کوم شوے کار دے چہ دا پرے سر تہ اورسی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 43، پرویز احمد خان۔

* 43 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر تعمیرات و خدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ مصری بانڈہ تا طور و مرہٹی بانڈہ کی سڑک سال 74-1973 میں تعمیر کی گئی تھی جو کہ اب خراب حالت میں ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت کیلئے آئندہ بجٹ میں رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے:

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی مرمت کیلئے مزدوروں کی ایک گینٹ موجود ہے:

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) ان مزدوروں کے نام اور ایڈریس کی تفصیل فراہم کی جائے:

(2) اگر مذکورہ سڑک کی مرمت کیلئے مزدور موجود نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر تعمیرات و خدمات (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سڑک کی مرمت کیلئے انا لیس لاکھ، دس ہزار روپے کل تخمینہ لاگت تیار کیا گیا ہے، محکمہ تعمیرات و خدمات نے اس سکیم کو ڈرافٹ اے ڈی پی سیریل نمبر 72 پر شامل کیا ہے لیکن یہ سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام 09-2008 میں شامل نہ ہو سکی۔

(ج) جی نہیں۔

(د) (1) مذکورہ سڑک چونکہ TMA کی تحویل میں تھی، اسی وجہ سے اس سڑک پر کوئی گینگ موجود نہیں تھی۔

(2) مذکورہ سڑک TMA کی تحویل میں تھی، سال 06-2005 میں ضلعی حکومت کی درخواست پر اس سڑک کو محکمہ تعمیرات و خدمات نے اپنی تحویل میں لیا ہے اور بوقت ضرورت مرمت کیلئے دوسری سڑکوں سے گینگ کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، داہم یو اہم سوال دے۔ دا مصری بانہہ طورو مرہتی روڈ جی زمونز یو دوہ دسترکتس د پارہ ڊیر ضروری شے دے او دا روڈ شتہ، پہ نوم شتہ خو کہ تاسو ہغہ حالت اوکتو، نو مہربانی اوکری دے تہ یو کمیٹی تاسو جوہہ کری د خپل ڊیپارٹمنٹ یا د دے ہاؤس نہ چہ ہغہ زما حلقہ اوگوری، دا روڈونہ اوگوری چہ ہغہ روڈونہ پہ نیشٹ حساب دی۔ چہ کلہ پہ 1972 کبن دغہ بانده کارونہ شوی دی، 1972 کبن چہ ہغہ وخت زما والد صاحب ایم۔پی۔اے وو او پہ ہغہ زمانہ کبن دا روڈونہ چہ شوی دی، بیا ہغے تہ چالاس نہ دے لگولے، نوزہ دا گزارش کوم چہ دے تہ Top priority ورکری چہ ہغہ کوم زاہہ کارونہ دی، مہربانی اوکری دا خورا تہ اوکری، برابر کری۔

جناب سپیکر: جناب لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بنکاری داسے جی، د دوئی پہ حلقہ کبن کار ڊیر کول غواپی۔ زما پہ خیال Prioritize کول بہ غواپی جی۔ داسے خود ہراہم پی اے صاحب پہ حلقہ کبن کارونہ کافی دی، مختلف پراجیکٹس دی، نو کوؤ بہ انشاء اللہ خپل کوشش بہ کوؤ، خو تہول فنڊ د تہولو حق دے، Equitable

distribution دے جی۔ اوس یو حلقے تہ فنڊ د بل نہ Triple شی یا د هغه Ten times زیات شی نو هغه یو ماحول داسے بیا سازگار۔۔۔۔۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، بالکل ستاسو خبرہ درست ده۔ زما عرض دا دے چه یو په دغه روډ باندے تقریباً تیس، پینتیس سال اوشو، روډز د پارہ خا مخا د ډیپارٹمنٹ د طرف نہ گینگز وی، Repair د هغه هغه گینگز کوی کہ چرته داسے لږ ډیر هغه کبښ کهډے راشی۔ زما بد قسمتی دا ده چه زما په حلقه کبښ گینگز هم نشته۔ دا سوال ما کرے دے چه جناب والا، مونږ ته دے د پارہ دوئی دا منظوری خو ورکولے شی، دا نور روډ بیا جوړیږی، خو دا گینگز خورا ته مقرر کړی چه په دے باندے کار کیږی۔

جناب سپیکر: معزز ممبر صاحب! دا که تاسو ته یاد وی نو په بجٹ کبښ چه کله دے باندے خبره کیده نو ایم اینډ آر دے ځل ایښودلے شوے دے او که نه وی ایښودلے نو دا Arrangement د اوشی چه دا زاړه سرکونو کبښ Repair work کم از کم کیږی چه د ممبرانو مشکلات حل شی۔ تهینک یو۔

جناب پرویز احمد خان: جناب مهربانی او کړی د گینگز شه Arrangement او کړی۔

جناب سپیکر: گینگز هم ورته، دا هم ورته Arrange کړی۔

جناب پرویز احمد خان: دے باندے جی، کم از کم گینگز بندوبست او کړی چه هغه دے باندے کار کوی۔ گینگز نشته جی، هغه ایکسینٹناو ته ما خپل منت پرون هم کرے دے چه مهربانی او کړی زموږ خو لارے بالکل کت شوے دی نو دا راسره خصوصی مهربانی او کړی، دوئی ته هدایت او کړی چه مونږ ته فوری دا گینگز خو راکولے شی۔

جناب سپیکر: د ایم اینډ آر فنڊ نه وو دے خلقو سره، صرف ناظمانو صاحبانو ته ئے حواله کرے وو۔

جناب پرویز احمد خان: هغه خو تولے ضلعے د پارہ یو کروړ روپئ وی جی، نو په ضلع کبښ خو یواخے زما حلقه نه ده، هغه ایم اینډ آر چه دوئی وائی یو کروړ روپئ، هغوی چا چا ته ورکړی؟

جناب سپیکر: منسټر لاء پلینز جی۔ قاسم خان، ملک قاسم خان! مائیک آن کړی۔

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ ٹینکوں کو جلد مکمل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعمیرات (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔
(ب) (1) جی ہاں۔

(2) جی نہیں، موضع معلکے 'Completion of incomplete WSS in NWFP Phase-II' میں شامل ہے۔ سکیم کی کل لاگت دس لاکھ، چالیس ہزار روپے ہے۔ سکیم ڈائریکٹ پمپنگ کی بنیاد پر ڈیزائن کی گئی ہے اور اس میں ہائی لیول ٹینک کی گنجائش نہیں ہے اور یہ سکیم مکمل ہو چکی ہے۔

(ج) جی ہاں، موضع مصری بانڈہ 10 'Construction of Nos tube well in Nowshera' میں شامل ہے۔ سکیم میں ٹیوب ویل اور پمپ ہاؤس کا کام مکمل کیا گیا ہے، مشینری خریدی گئی ہے اور باقیماندہ کام یعنی ٹینگی کی تعمیر اور پائپ لائن وغیرہ کیلئے تخمینہ لاگت 3.905 ملین روپے جس کی منظوری بمورخہ 7 جولائی 2008 ہو چکی ہے اور مورخہ 16 اگست 2008 کو ٹینڈر طلب کیا گیا ہے۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر صاحب! د دے سوال نہ زہ مطمئن یمہ۔ دا کوم جواب چہ دوئی را کمرے دے، ما د ہغے پہ موقع باندے دغہ کمرے دے۔ د دے سوالونو نہ، کہ (الف) دے، کہ (ب) دہ، دا (الف) او (ب) دا لاندے آخیری سوال دے، د دے تہو لوندہ زہ مکمل طور مطمئن یمہ جی۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Question No. 87, Dr. Zakir Ullah Khan, please.

* 87 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر تعمیرات و خدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2007-08 کے اے ڈی پی میں Contractor liabilities کے نام سے سکیم رکھی گئی ہے:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ اس سکیم کے تحت مختلف مقامات پر کام کیا گیا ہے:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم کے تحت منظور شدہ سکیموں کی تفصیل، مقامات اور جو رقم فراہم کی گئی ہے، مکمل تفصیلات فراہم کیں جائیں؟

وزیر تعمیرات (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) منظور شدہ سکیموں کی تفصیل مقامات اور جو رقم فراہم کی گئی ہے، کی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ زہد کوئٹہ پنہ دے (ب) جز کبئ تپوس ترینہ کومہ چہ "آیایہ درست ہے کہ اس سکیم کے تحت مختلف مقامات پر کام کیا گیا ہے"، دا سکیم جی چونکہ دغہ اے ڈی پی سکیم نمبر 532 دے او دا Clearness of contractors liabilities دی جی، پہ دے کبئ دوئی وائی چہ "ہاں" پہ دے کبئ پہ مختلفو خایونو کبئ کار شوے دے او دھغے ثبوت ورسره جی، چہ دا یو پانرہ تاسو واروئی نو پہ دے بل طرف باندے شتہ دے چہ خہ خوبہ خیر دے وی، د دے ثبوت ورسره Attach دے جی، چہ پہ مختلفو اضلاع کبئ د دے پیسو کار شوے دے۔ د منسٹر صاحب نہ جی، دا تپوس کومہ چہ دا Contractors liabilities پہ دوئی باندے نور خومرہ پاتے دی، کہ پاتے نہ دی؟ خود دے جواب پسے دوئی نہ پاخومہ، ما تہ پتہ دہ جی چہ دا Contractors liabilities پاتے دی خکہ چہ چار، پانچ کروڑ پہ لوئر دیر کبئ پاتے دی، نو زہ دا وایمہ چہ ہغہ Liabilities پاتے دی نو دا نوی کارونہ پکبئ خنگہ شوی دی؟ بیا د منسٹر صاحب نہ یو تپوس بل دا کول غوارمہ چہ پہ دے دویم Page باندے دوئی دا کوم لسٹ مونرہ تہ فراہم کرے دے، نو پہ یوہ حلقہ کبئ پہ دیر اپر کبئ جی، لکہ اولنی کال کبئ چہ کومے پیسے ور کرے شوی دی، نو 4.255 ملین روپئی پہ دے اولنی کال کبئ ور کرے شوی دی د نوی کارونو د پارہ جی، حالانکہ دا د نوی کارونو د پارہ سکیم نہ دے۔ دویمہ خبرہ دا دہ جی، چہ لکہ صرف پہ دیر اپر کبئ او صرف پہ دیر اپر کبئ 15.726 ملین روپئی فراہم کرے شوے دی د نوی کارونو د پارہ، نو پہ یو کال کبئ خورانہ، دا د اے ڈی پی سکیم وو، او دا ئے واغستو۔ اوس دلته کبئ سیکنڈ ایئر، تھرڈ ایئر او فورٹھ ایئر او دا پہ مخہ باندے روان وی او دا 193 ملین روپئی صرف پہ دغے باندے خرچ کیبری او کنٹریکٹرز بہ ہم ژاری او دا نور خلق چہ د چا پہ حکومت باندے قرضہ دہ، ہغہ بہ ہم چغے وھی، زہ دا تپوس کومہ چہ یرہ دغہ بہ کلہ Clear کری او د دے خہ حل د راو باسی۔ کہ دوئی د دے

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پہ دے باندے جی، ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب سرہ سحر ہم د
 ڈیپارٹمنٹ افسرانو تفصیلی خبرے کرے دی او دوئی لہ ئے جی Revised PC-I
 detail cost estimate ہم ور کرے دے جی، خکھ چہ دوئی خپل سوال کبن صرف
 تفصیلات غوبنتے دی چہ یرہ د Contractor liabilities پہ نوم باندے سکیم
 شتہ؟ ہغوی ورتہ وائی چہ او شتہ او د ہغے مکمل ڈیٹیل ئے ور کرے دے۔ د
 ہغے نہ علاوہ لیٹر ئے ورتہ ہم بنو دلے دے چہ Rupees 2.591 million چہ کوم
 دی، دا د دے سکیم د پارہ Allocate شوی دی او They have been placed at
 the disposal of the concerned authorities, نو زما پہ خیال باندے It will
 satisfy their question.

جناب سپیکر: ڈاکٹر اللہ خان، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان، مطمئن یے؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د مطمئن کیدو پکبن خہ خبرہ دہ؟
 ڈیپارٹمنٹ زما سرہ خبرہ او کرہ چہ دا دغہ مونر۔ در لیبر لے دے، دا کار خو خطا
 شوے دے کنہ، Contractor liabilities دی پہ ہغے کبن، نوے کار خنگہ شوے
 دے؟ او نوے کار چہ پکبن شوے دے جی، نو پہ یو کال کبن زہ خوتا سوتہ پہ دے
 دویم پیج باندے وایمہ لکہ خہ پکبن Additional schemes ہم شامل دی او دا
 پہ دے باندے خو ختمہ نہ دہ۔ صرف اوس کہ پیسے لگیدلے دی نو زما پہ خیال
 باندے بیس ملین لگیدلے دی، دا باقی ایک سو چھیانوے ملین تہ چہ رسی نو دا
 خومرہ ظلم دے چہ پہ ہغے کبن بہ نوی کارونہ کیری، مونر بہ ئے تماشہ کوؤ او
 دوئی بہ صرف دیوے حلقے پورے چہ یو وزیر صاحب دا ظلم کرے دے او دا بہ د
 آئندہ د پارہ ہم یو درے، خلور کالہ جاری وی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ نہ، د۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما خودا یقین دے جی، چہ دلته کبن زمونر چیف منسٹر صاحب
 د ہر سری پہ حلقہ کبن ڈائریکٹیوز ایشو کری دی او پہ انصاف ئے ایشو کری
 دی، دوہ دوہ کلومیٹرہ روڈ، یو واٹر سپلائی سکیم او یو ڈگ ویل، پہ دے
 طریقہ، نو زہ دا وایمہ جی، چہ دا پیسے، لکہ غلط کار شوے دے، د دے

کارونہ بہ پہ دے کبن روان وی؟ نو بالکل زہ Agree کومہ، یو ڊیپارٹمنٹل انکوائری کمیٹی بہ جوہہ کپرو جی او ڊاکٹر صاحب بہ پکبن خپل موقف پیش کپری جی، تفصیلات بہ ترینہ نور راوغوارو او چہ خہ ایکشن وی، ہغہ بہ پرے واخلو جی۔ Departmentally بہ انکوائری او کپرو جی دے۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، دے رپورٹ بہ ہاؤس تہ پیش کوئی جی۔ تاسو مطمئن نہ شوئی؟

جناب سرفراز خان: دا خو جی On going سکیمونہ دی۔

جناب سپیکر: دے خو بہ ہاؤس تہ رپورٹ راشی۔ ستاسو والا کوئسچن جواب ملاؤ نہ شو۔

جناب سرفراز خان: پہ دے کبن دا خو On going سکیمونہ دی، 07-2006 اے ڊی پی باندے راغلی دی، دے تہ د فنڈ الاٹمنٹ اوشی خکہ کہ چرے دا پیسے ملاؤ نہ شوے، چہ کوم جوہہ دے نو ہغہ ہم ختم شو جی، نو لہذا اوس چہ کوم On going دی، دا د شامل کپرے شی او دے تہ د پیسے ورکپرے شی جی، چہ کار پرے شروع شی جی۔

ڈاکٹر ڈاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، ہغہ خبرہ خان لہ دہ، زہ خود دے مخالف یمہ چہ دغہ ہڊو کول پکبن نہ وو پکار۔ دا اصل کبن منسٹر صاحب او وٹیل، تاسو ئے دے ہاؤس تہ Put up کپری کہ د دوئی مرضی وہ، کہ د ہاؤس مرضی وہ نو یو Concerned committee تہ ئے حوالہ کپری، خپلے سٹینڈنگ کمیٹی شتہ دے، جوہہ بہ شی کہ نہ وی، جوہہ پہ دے خو ورخو کبن۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، تاسو ضمنی کوئسچن شارٹ بہ کوئی جی۔

جناب محمود عالم: شکریہ جی کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جی، پینخہ منتہہ را کپری جی۔ سر، یہ جو

سیلاب آیا ہے، سیلاب کی وجہ سے مطلب یہ ہے کہ سپیکر صاحب، ہماری تمام صوبائی گورنمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی کوئسچن کے متعلق ضمنی سوال آپ کریں گے، جنرل میں آپ نہیں جائیں گے۔

جناب محمود عالم: جی، یہ سیلاب کے بارے میں میں بات کر رہا ہوں۔

ڊير گران دي۔ خدائے حاضر دے چہ دا دولس ورڙے اوشولے، پہ تيرے جمعے مونڱ چہ ما کولو، کوم ڄائے کبن چہ گورنمنٽ هائي سکول نمبر 1 کبن چہ دا سامان پروت دے، يو خوا مے ترک ڊ کولو، دغه سيلاب زدگانولہ مے اورلو، خوا کبن راسره جماعت وو، پہ هغه کبن د جمعے مونڱ کيدو، اللہ گواه دے چہ ما د جماعت هغه مونڱ پريبنود لو، د جمعے هغه مونڱ مے پريبنود لو او هغه ترک ته په دے وجہ باندے او ختم چہ ما وئيل چہ چرتہ ڄہ مالگه، ڄہ دارو يا ڄہ شے د دے خلقو په خله کبن ورواچوؤ۔ زہ حيران يمہ په پنجاب کبن په راجن پور کبن يو معمولی لختے راوتے دے، ميديا آسمان ته هغه خبره اورسوله، د پنجاب حکومت کوم کوم ڄائے ته هغه خبره اورسوله، زما بنار، پيبنور بنار، د دے پختونخوا زره تباہ و برباد شو، افسوس دا دے چہ زما د خپل پيبنور بنار د يو فرلانگ نه ديخوا خلق هم بے خبره دي۔ ما خو خپل د پيبنور بنار خلق خبر نه کرے شو، زہ په ڊير افسوس سره وایم چہ د اليکٽرانک ميديا نه مے ڊيره غټه گلہ ده، کاش چہ هغوی څنگه چہ په پنجاب کبن کيری، څنگه چہ په سندھ کبن کيری، څنگه چہ په نورو بنارونو کبن، په نورو صوبو کبن کيری او زما دا دکھ درد غم، زما هغه مٿيندے چہ د چا په غير کبن بچی نه وو، چغے سورے ئے وهلے چہ زما هغه بچی ڄہ شو، زما هغه رونره چہ د هغوی خوئيندے نه وے او چغے سورے ئے وهلے او در په در ئے منڊے وهلے چہ زما هغه خوئيندے ڄہ شوے؟ زما هغه مٿيندے، هغه زنانه چہ د هغوی د سر سوری هغه خاوندان وويائے رونره وويائے پلاران وو جناب سپيکر صاحب، در په در هغوی ٿولو منڊے وهلے، نه د چا په غير کبن بچی وو، بنڄے هم داوبولاندے شوے، سري هم داوبولاندے شو، د خلقو کورونه هم داوبولاندے شواو زہ وایم، زہ يو قوم يمہ، زہ وایمہ مونڱ پينتانه يو، مونڱ مسلمانان يو، زما په دے قوم دومره غټه بربادی راغله، نن که پرائيوٽ چينلے دي او که زما خپل چينل دے، په اليکٽرانک ميديا باندے هغه څيزونه ولے نه راځي، د هغے اليکٽرانک کيمرے په سترگه کبن ولے نشته دے، ولے هغه دے دنيا ته او نه بنود لے شو، ولے هغه مرکز ته او نه بنود لے شو، ولے يو اين او، يو اين ايچ سي آر او ورلد فوڊ والا ته هغه خبرے او نه بنود لے شوے؟ سپيکر صاحب! زما د قام سره ڊير ظلم اوشو، ڊير زياتے اوشو۔ راغلو سي ايم

صاحب تہ کینیناستو، اللہ د ورلہ عزت ورکری، د خپل وس مطابق سا رہے چار، پانچ کروڑ روپئى هغه ريليف كمشنر ته ورکړے خو هغوى چه کينيناستل نو لس کلو اوږه، يو کلو غوړى، يو کلو چينى، نيم کلو چائے، يو کلو دال، د دے ما ته پيکج جوړ شو، زه لاړمه، بڼه وو که خراب وو، هغوى ته مے اورسول خو جناب سپيکر صاحب، حل ئے دا نه دے۔ ما نه هغه بڼخے، هغه بچى غواړى او زما دن ورځے پورے هيڅ داسے دے حکومت څه اونکرل چه لاړ شى او په دغه لڼه کښ او په دغه اوبو کښ د هغوى هغه بچى را پيدا کړى۔ Missing خلق په سوؤنو دى، هغه Missing زه د کوم ځائے نه را پيدا کړم؟ زه بحیثیت د ایم پی اے څه او کړمه؟ زه ستاسو په وساطت باندے صوبائى حکومت ته سوال کومه، مرکزى حکومت ته سوال کومه که ستاسو د دواړو د وسه نه کيږى، تاسو په بره باندے د دے دنيا په سطح باندے يو اين او شته، يو اين ايچ سی آر شته، ورلډ فوډ پروگرام شته، هغوى ته سوال اوکړئ، را ئے ولى دلته کښ، ورته دا هر څه او بنائى او زما هغه خوئیندے، مټیندے چه د چا په غير کښ بچى وو چه هغه د دے خټو نه راوباسى، د چا چه خاوندان وو چه هغه خاوندان ورلہ د دے خټو نه راوباسى، د چا چه خوئیندے، ميندے ډوبے شوے دى چه هغه ورلہ راوباسى او چه کله په خپل لاس باندے هغوى بنخ کړى نو د دے غم نه به هغوى بے غمه شى او زړه به ئے تسلى اوکړى او چه دا مونږ راوستل، دا مونږ بنخ کړو، دريمه به ئے اوشى او خبره به ئے خلاصه شى۔ جناب سپيکر صاحب، دا کوم څه چه مونږه دے خپل قام له ورکړل، دا هيڅ نه دى، په لسو کلو اوږو باندے او په يو کلو دالو باندے قومونه نه آباديږى۔ زما په حلقه کښ، ستاسو په حلقه کښ، د طهماش خان په حلقه کښ، د ارباب ايوب جان صاحب په حلقه کښ، په دے حلقه کښ پوره مکمل ريليف پيکج په صحيح معنو باندے ورکول غواړى۔ دغه زما غريب خلق وو، زما قام وو، زه نن دے ستيج ته رسيدلے يم چه زه هلته نه دغه ريليف سامان ورکولو ته تلے شم او تاسو خو بهر تلى وئ، اوس راغلى يئ، د دے خپل مائیک نه تاسو ته وايمه چه انشاء اللہ درے، څلور ورځے سپيکر صاحب، ته هم خپلے حلقے ته بيا نه شے تلے۔ که څوک په خټو لوتو، په کمرو او خښتو مے اولى نو سپيکر صاحب، ستاسو، د ارباب صاحب، د طهماش خان، د ټولو به دا يو حال

وی۔ نن کہ مونبر راپانخیدو، مونبرہ د دے خلقو پہ دغہ زخمونو باندے خہ مرہم پتی او نہ کرلہ، نو دا درتہ زہ وایمہ چہ سبا ووتونہ خو ڊیر لری دی، سیاست ڊیر لری دے، نہ سیاست کوؤ، نہ ترینہ ووت غوارو، دے وخت کبئ لس ورخے پس دلته کبئ روژہ راروانہ دہ، ما تہ اللہ تعالیٰ د روژے بارہ کبئ خہ وائی؟ ورولی، اخوت، لس ورخے مخکبئ زما دے پبنتون قام، اللہ د دے رونرو خوئیندو سرہ ڊیر بنہ او کری، سوال مے ورتہ او کرلو د یو میاشتے تنخواہ رالہ د دے ہاؤس ممبرانو راکرلہ، سلوت ورتہ پیش کومہ خو دا ئے علاج نہ دے۔ علاج د دے دا دے چہ نن ورخ باندے زما د یو غریب ورور کور نشتہ، دے پہ خیمہ کبئ، زما ہغہ طریقہ کار دا دے چہ زما خوئیندے مئیندے پہ خیمہ کبئ نہ شی اوسیدے۔ خیمے تہ ہغہ خلق خئی چہ ہغہ د یو ملک نہ بل ملک تہ ہجرت او کری، ہغہ مہاجر شی، ہغہ Refugees وی، د Refugees د پارہ خلق Tented villages جوړوی پہ خپل بنار کبئ او پہ خپل کور کبئ زہ چا تہ Tented villages نہ شم جوړولے۔ چہ خو پورے دے خلقو لہ جناب سپیکر صاحب، د دے کورونو جوړولو د پارہ یو بہترین پیکج جوړ نہ شی، مونبرہ لار نہ شو او دوئی تہ مونبرہ پہ بہترین طریقہ باندے د دغہ کورونو جوړولو د پارہ چیکونہ ورنکرو، نغدے پیسے ورلہ ورنکرو، مونبرہ این جی او گانے راپانہ خوؤ، مونبرہ نور ڊونر حضرات راپانہ خوؤ، نو دا خبرہ، زما چہ خومرہ خیال دے کہ پہ دے لس اتہ ورخے کبئ دا مسئلہ اونہ شوہ او روژہ پرے راغلہ، نو پہ روژہ کبئ زما خیال نہ راخی، خہ خو سیلاب یورل، کورونہ ئے سیلاب تباہ کرل او باقی بہ د لوڑے مرہ شی، نو کہ ستاسو د دے ہاؤس، سپیکر صاحب، ستاسو کہ دا خوبنہ وی چہ دغہ زما خوئیندے مئیندے، دغہ بچی د دغہ شان سر تور سر پبنے آبلے پبنے پراتہ وی او بیا د د لوڑے مرہ شی نو کہ ستاسو پرے راسرہ صلاح وی نو دے حد تہ زہ تیار یمہ، زما خہ دی؟ یو پی ایف ون دے؟ دا ترینہ قربان شہ، زہ بہ استعفیٰ ورکرمہ، زہ بہ ترے لار شم او زما خیال دے چہ کہ تاسو ئے سر تہ رسولے شی او ئے رسوئی یا راپاخی ایک سو چوبیس زما دا خوئیندے رونبرہ دی، ٲول راپاخی، پہ خپل سر باندے یو قام شی، یو پبنتانہ شی، یو مسلمان شی او زما دے خوئیندو، مائیندو، دغہ رونرو، دے بے آسرے خلقو لہ راپاخی، خہ ورلہ

او کړئ۔ هسه نه چه دا لس ورځے راباندے تیرے شی، روژه راباندے راشی او خدائے د نه کړی چرته بل قهر راباندے اللہ تعالیٰ نازل نه کړی۔ زه ویریرم زما مشرانو به چه پخوا چرته ایکسیڈنٹ او شو، غونډ بنار به لاړو او هغه خلق به ئے لاسو کښ راواغستل، چا به وینے ورکولے، چا به دوايانے ورکولے، چا به ډاکټرانو ته رسول۔ نن زما په بنار کښ دومره غټ طوفان راغله دے، زما پیښور بنار ترے بے خبره دے۔ زما نو بنار بے خبره دے، زما صوابئ بے خبره ده، زما چارسده بے خبره ده۔ زما په دے بنار کښ یو فرلانگ دیخوا خلق اورے کیږی نو ډوډئ هم خوری، ترے کیږی، او به هم خښکی او چه د شپے په کټ کښ پریځوی او بالښت ته سر کیږدی نو خوب هم ورله ورځی، د دغے خویندو، مټیندو هیچا سره احساس نشته دے۔ دے حد ته مونږ رااوریږدو، په مونږ Militants هم راځی، په مونږ به طالبان هم راځی، په مونږ به قهرونه هم راځی، په مونږ به زلزله هم راځی۔ Main وجه د هغے دا ده چه مونږ دلته کښ دا خپله یکجهتی، مسلمانی، پښتو، غیرت، دا هر څه پریښودی دی۔ زه نن تاسو ته سوال کومه، خدائے ته او گورئ راپاځی، یو شی، ما له د یو پیښور بنار راپاځی، دا یو پیښور د راله، دا زما الیکټرانک میډیا او پریس والا ته سوال دے، دا د راته Mobilize کړی چه هر سرے، دا عالمزیم د د خپلے ښځے یو جوړه جامے راواخلی، دا ورور مے د خپله یو جوړه جامے راواخلی، یو کلو اوږه د راله راواخلی، یو د راله د ماچسو ډبے راواخلی، یو ورور د راله پتیله راواخلی، یو ورور د راله بستره راواخلی، یو ورور د د سر سپوټے، لوپټه راواخلی۔ زما د سوله لاکه خلقو دلته کښ آبادی ده او سوله لاکه کسان چه ما له یو یو څیز راوړی نو زما دا ایمان دے چه دا یونیم لکه، دوه لکهه کسان په هغے باندے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، پیر صاحب، دا خبره واوری۔

جناب عالمزیم: دے حالاتو کښ سپیکر صاحب، ما ته پته ده چه یواځے حکومت په دے هیڅ نه شی کولے، زما دے نورو پرائیویټ سیکټرز ته سوال دے، این جی اوز ته زما سوال دے، هغه د راپاځی، هغه د د دے خلقو په سر باندے لاس کیږدی۔ که څوک اوس هم دا وائی، زه تاسو ته تیار یمه، دا دولسمه ورځ ده چه

زہ شپہ او ورخ پہ دغه خائے کبن یمہ، زما نہ د شوک تپوس او کری چہ زہ ئے بوخمہ، مونزلہ د ہیخ نہ راکوی، زمونزہ پہ لاس د نہ کوی، چہ کومہ این جی او دہ، پہ خپل لاس د او کری، کہ کوم ډونر دے، پہ خپل لاس د او کری، زہ بہ ئے علاقے تہ بوخمہ، د هغه خلقو کورونہ بہ او گوری، شوک کہ ورلہ کور جوړولے شی، کہ شوک ورلہ رزق ورکولے شی، کہ شوک ورلہ جامے ورکولے شی، نو جناب سپیکر صاحب، زہ پہ دے وخت کبن د فیڈرل گورنمنٹ چہ کوم هغه میجر فاروق دے، کہ خہ نوم ئے دے، هغه جنرل چہ کوم د دے Disaster center انچارج دے، هغه تہ زہ ستاسو پہ وساطت دا سوال کومہ، هغوی سرہ پہ دغه فنڊ کبن اربونہ روپے دی، خنگہ چہ Earthquake په دغه خاوره او په دغه علاقه راغله وو، ډیره غټه تباہی ئے کرے وه، زہ ستاسو پہ نوټس کبن دا راوالمہ چہ د 2005 Earthquake نه پس د هغه په مقابلہ کبن دا یو بل ډیر غټ قهر پہ مونز بانده راغله دے، چہ تر شو پورے فیڈرل، دغه Disaster management والا چہ رانہ شی او هغوی هم دا خبرہ پہ خپل لاس کبن وانخلی، زما سوال ستاسو پہ وساطت فیڈرل گورنمنٹ تہ دے، کہ زما د وزیر اعلیٰ سرہ فنڊ نہ وی پینخہ کروړہ نو وزیر اعظم تہ دا سوال کومہ، فیڈرل گورنمنٹ تہ دا سوال کومہ، ستاسو پہ وساطت ئے هم کومہ، د رحیم داد خان صاحب پہ وساطت دا سوال کومہ چہ سر دست هم نن نہ د هغوی کم از کم پینخہ اربہ روپے ما تہ د دے خلقو د پارہ راولپری۔ کہ مونز نور هیخ نہ شو کولے نو چہ د دے خلقو د پارہ مونز چرتہ د ختو لوټو څه د سر د پتولو سورے جوړ کرو، دلته کبن ورلہ څه کور جوړ کرو، دلته کبن د هغوی د پارہ چرتہ د شپے د پارہ د کټ بسترے غم ئے او کرو، د خیتے د پارہ ورلہ چرتہ د خوراک بندوبست او کرو، د علاج د پارہ ورته چرتہ چہ مونز څه د میڈیسن بندوبست او کرو۔ زہ ستاسو پہ وساطت دا وینا دے ټولو ایجنسیانو تہ کومہ چہ هغوی د راپاخی، خدائے رسول ﷺ تہ او گوری، پرون پہ ریډیو پاکستان کبن یو پروگرام وو او هغه کبن زہ ولاړ وومہ او هغوی تہ مے پہ دے، خدائے حاضر دے، زما هلته کبن دا څلور خوئیندے ماسرہ وے او سلیم خان هم ناست وو، پہ ژړا شوم ورته چہ دا خنگہ قام شو، دا نن مونزہ پہ کوم خائے ولاړ یو؟ زمونزہ نہ هغه هر څه ختم شو؟ نور ونرو خوئیندو، دا خبرہ ستاسو پہ وساطت،

کہ دچا داین جی اوز سرہ خہ تعلق وی، کہ دچا د پونر حضراتو سرہ خہ تعلق وی او زما دا مشران خاصکر رحیم داد خان صاحب تہ زہ دا سوال کومہ چہ تاسو فیڈرل گورنمنٹ تہ لار شی، جرگہ پرے اوکری، منت ئے اوکری، چودہ اگست زما د آزادئ ورخ دہ خودغہ چودہ اگست چہ ما تہ خہ بنائی نو دا تش چراغان نہ دی، دا تشے جھنڈے پہ لاسو کبئ تاوہل نہ دی، دا تش د یو خو فنکشنونو خبرہ نہ دہ، سبا زما چودہ اگست دے او زہ پہ سرو سترگو ژارم، سبا زما د آزادئ ورخ دہ او زما بچی د ختولاندے دی، دھغوی د راویستو خہ بندوبست نشتہ دے، نن زہ پہ ہغہ بدبختئ کبئ ولا پریمہ، سبا زما چودہ اگست دے او نن زما بچو تہ د دوائی یوانجکشن نشتہ دے۔ سبا زما چودہ اگست دے، زما بچو سرہ کفن نشتہ۔ مہربانی اوکری راپاخی، سوال درتہ کومہ دغہ نزدے، دغہ ایزد کرہ مے دہ، دا زہ خہ چہ درتہ وایمہ، خدائے حاضر دے د دے زہ د کومی نہ ئے درتہ وایمہ، پہ منت ئے تاسو تہولو تہ وایم د دے خلقو غم اوکری او کہ دا غم مو اونکر لو نو دا ملک نہ آبادیری، نہ دا قوم جو پیری او نہ بہ اللہ تعالیٰ د طرف نہ پہ مونر بانڈے احسانات کیری۔ دغہ قہرونہ بہ راخی او مونر بہ د دے قہرونو سرہ بیا مخامخ کیری۔ نو خان ہم د دے اللہ تعالیٰ د قہر نہ اوساتئ، دا یو امتحان دے، دا امتحان صرف پہ ما، پہ سپیکر صاحب، پہ طہماش خان او پہ ارباب ایوب جان صاحب بانڈے نہ دے راغلے، دا تہول ممبران خپل خان بانڈے دا قہر اوکری چہ دا امتحان راغلے دے او کہ مونر تہول راپاخیدو او د دے امتحان مو پت کر مقابلہ اوکرلہ نو انشاء اللہ تعالیٰ، زما پوہہ دومرہ نہ دہ خو اللہ تعالیٰ بہ پہ مونر بانڈے نورے دیرے آسانتیاگانے راوی۔ دیرہ مہربانی۔ اللہ د ستاسو عزت اوکری او سپیکر صاحب، تاسو ملائیشیا تہ تلی وی، تاسو نہ وی، زمونر د تہولو سترگے تاسو تہ دی چہ تاسو نہ وی نو ستاسو کمے مونرہ پورہ کرے وو۔ نن تاسو راغلی یئ، دن نہ پس بہ زمونرہ تاسو تہ سترگے وی او کہ تاسو خہ اونکرل نو زہ بہ خپلہ حلقہ کبئ ہم دا وایمہ چہ زما سپیکر صاحب مونر لہ خہ نہ دی کری۔ دیر مہربانی، دیر شکریہ۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! تاسو ہم د دے زلمی دا فریاد واوریدلو۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، ستاسو ڊیره مننه۔ حقیقت دا دے، زمونڙ ورور چه کومه خبره او کرله، هغه بالکل د زره د درد نه او کرله او کوم نقصانات چه شوی دی، هغه دومره زیات دی او دومره زیات تعداد سره دلته کبن کورونه وران شوی دی، فصلونه تباہ شوی دی، زمونڙ دلته ستاسو حلقه یا ورسره دا ټول صوبه سرحد، چه کوم ځائے کبن هم فلډ راغله دے، زمونڙ غریبی ده یا زمونڙه ایگریکلچر دے او یا مال مویشی مونڙ ساتو او په هغه باندے مونڙ روزگار کوؤ نو په دے فلډ کبن خصوصاً په پینور کبن، نوبنار کبن، چارسده کبن او بیا پوره په صوبه کبن، په ټول جنوبی اضلاع کبن، ملاکنډ ډویژن کبن، په هر ځائے کبن د هرے ضلعے خلقو ته تکلیف رسیدلے دے۔ حالات دے ځائے ته راغلی دی چه نه د چا فصل پاتے شوے دے او په هره ایریا چه زیات فلډ راغله دے، نه په هغه کورونو کبن څاروی پاتے شوی دی او بیا چه کوم ځائے زیات فلډ راغله دے، دا خو هم د زندگی داسے ضرورتونه دی، بیا د زره هغه ټکرے، هغه ماشومان، هغه جینکئی، هغه زمونږه بودے گانے مئیندے خويندے په سیلاب کبن شهیدانے شوے هم دی او د افسوس خبره دا ده چه هغه تراوسه پورے په کثیر تعداد کبن لاپته هم دی۔ د هرڅه نه اول د انسان عزت نفس چه دے، ځدائے د نه کړی چه دا سرے ځان ته او گنډی چه زما د کوریو فرد وی او هغه لاپته شی، د هغه لاش ما ته نه ملاویری نو زما په کلی، زما په قوم، زما په کور به د هغه څه حال وی؟ دا زمونږ دے ورور خبره او کرله، حقیقت دا دے، دا خو وقتی هغوی ته دومره سامان چه ته ورکړے چه یوه هفته گزاره ئے پرے اوشی، خودا د دے قابله نه ده او بیا یا مونږ ورته یو ټینټ ورکړو۔ ټینټ هم داسے دے چه زمونږ کلچر نه دے، زمونږ خلق پرده دار دی، هغه په ټینټ کبن، که ته ټینټ ورکړے، هغه نه شی پاتے کیدلے، نوزه به دا گزارش کومه د دے پوره هاؤس، دیوان نه چه چونکه دا زمونږ شریک داسے تکلیف دے چه دا یواځے د صوبائی گورنمنټ په وسائلو باندے به اونه شی، دا صوبائی گورنمنټ نه هم زه مطالبه کومه چه، مونږه دا ریلیف پیکج زیات کړے وو، چه سرے به شهید شو، د هغه یو لاکه روپی او چه زخمی به شو، پنځوس زره روپی او ورسره د کور هم سیوا کړے وو، مونږه به

پچیس هزار فوری طور باندے د پاخه کور او د کچه د پارہ ور کرے ، نوپہ دے کبن مونر د صوبائی گورنمنٹ نہ ہم دا مطالبہ کوؤ خکھ چہ زمونر. منتخب رونرہ د شرمہ خپلے حلقے تہ نشی تلے۔ هلته کبن خلق دے خائے تہ راغلی دی چہ هغه کہ چرتہ اوپرہ ورکوی، هغوی ورپورے خاندی چہ دا تہ ما تہ خہ را کوے؟ پبنتون سرے چہ دے، دا کہ ڊیر نهر شی نو لسو پنخلسو ورخو پورے د شرمہ د چا نہ سوال هم نہ کوی او لوږہ به هم تیره کری۔ نو مونر. دا غوارو جی چہ فوری طور دوئ تہ د زخمی او د شهید پیکج ملاؤ شی او د کورونو معاوضه ملاؤ شی او بیا د دے اسمبلی نہ نن زہ به درخواست کومه چہ پرائم منسٹر صاحب د هم خصوصی وزب او کری، دے صوبے تہ د راشی، دے بنار تہ د راشی او (تالیاں) دے درد کبن د مونر. سره شریک شی او هلته نہ مونر. یو قرارداد هم پاس کرو چہ په دے کبن مونر. سره وفاقی حکومت مکمل تعاون او کری او صرف په دے باندے نہ، مونر. په هغه باندے هم شکریه ادا کوؤ، پبنتانہ یو۔ هغه متل دے چہ "پیا ز د وی خو په نیاز د وی"، خو کہ چرتہ دے ما تہ تیرک سامان رالیری، د هغه نہ په هغه کرایه زیاتہ راخی نو پکار دادہ چہ مونر. د خوراک په خائے دے خلقو تہ کیش پیسے ورکرو، نو چہ یو شریک قرارداد مونر. د دے خائے نہ راوړو او په متفقہ طور باندے ئے پاس کرو چہ وفاقی حکومت د زمونر. سره په دے کبن مکملہ مرستہ او کری۔ (تالیاں) بله خبره جی، ڊیره اهم ده۔ ما سحر تاسو نہ وخت او غوبنتلو، حقیقت دادے زہ پوهیدم، زہ د بز نس نہ هم خبریم، زہ ستاسو د اسمبلی د رولز نہ هم خبریمه خو خنے خبره چہ داسے راشی، په هغه باندے سرے چپ نہ شی پاتے کیدلے چہ هغه ملکی نقصان وی، هغه زمونر. د صوبے نقصان وی۔ په هغه کبن دادی چہ یو خود خدائے د طرف نہ په مونر. باندے فلډ راغلی دے او بل طرف نہ داسے حالات جوړ شوی دی چہ بل طوفان دا راغلی دے چہ پرون په باجوړ کبن، هغه زمونر. په هغه پبنتنو باندے، دا په تاریخ کبن چرتہ نہ دی شوی، بنگله دیش کبن، چہ په هغه وخت مشرقی پاکستان وو، دومره لوائے جنگ اوشو د خپل عوامو او د فوځ په مینځ کبن او په هغه باندے چرتہ جیت طیارے نہ دی استعمال شوے او پرون په باجوړ باندے جیت طیارے استعمال شوے دی او دلته لاشونه دی او پکبن هغه بے گناه خلق، هغه

خلق نن شهیدان کیری چه د هغوی د هیخ قسم کار سره واسطه نشته دے۔ نن ما ته روستو یو اطلاع راغله، زمونږ د دے ملک سلامتیا په مونږ ټولو باندے فرض ده آئنده، او نن دا اطلاع ده، خدائے د نه کړی چه دا بالکل حقیقت وی ځکه چه ما ته چه راغله ده نو د یو Source نه چه په کرم ایجنسی باندے اتحادی فوجونه راغلی دی د افغانستان نه او هغوی حمله کړے ده۔ اوس که چرته په دے بنیاد باندے زما په خاوره باندے داسے حملے کیری چه یو د خپل طرف نه په دے ځائے باندے زمونږ په کور باندے گولئی او بمونه وی او بل طرف نه هلته غیر ملکی راځی او زما په خاوره کین زما کور کین زمونږ خویندے مئیندے شهیدے کوی نو مونږه قطعاً دا برداشت کولے نه شو۔ مونږ پرون چه کوم قرارداد پاس کړے وو، هغه هم په دے بنیاد باندے وو چه دا تسلسل د دے پالیسی چه دے، مونږ د دے سره اختلاف لرو۔ هغه آپریشن که په هنگو کین وی، مونږ ئے مذمت کوؤ۔ که هغه په سوات کین وی، مونږ ئے مذمت کوؤ۔ که هغه په کرم ایجنسی کین وی نو مونږ دا د صو بانی گورنمنټ او وفاقی گورنمنټ نه مطالبه کوؤ چه دوی دا آپریشنونه بند کړی او زمونږ دا خپل خلق چه دی، د دوی سره د په جنگ باندے نه ورځی۔ دا لاره د د روغے واخلی دوی او مونږ سخت خفه یو په دے باندے چه دا کومه واقعه په باجوړ کین شوه ده، کرم ایجنسی کین ده، نوزه به د ټولو ته خواست کوم چه مونږ علامتی ټوکن واک آؤټ کوؤ، په دے باندے خفه یو چه دا زمونږه خاوره ده، د دے حفاظت په مونږ باندے دے او مونږ گله مند یو او مونږ د گلے اظهار کوؤ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف نے واک آؤټ کیا)

جناب سپیکر: نور سحر بی بی، دا د سیلاب Topic روان دے دے وخت کین، اوس سیلاب باندے تاسو څه وایئ؟ نور سحر بی بی۔ پیر صاحب، دوی نه پس۔ پیر صابر شاه صاحب، تاسو یو څو ملگری به، بشیر بلور صاحب، نور سحر بی بی، تاسو وایئ، فلډ باندے څه وایئ؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه چه تاسو ما له موقع راکړه۔ دا ټولے خبرے ما واوریدے او د دے نه مخکین هم یو څو ورځے شوه دی چه زه د سوات نه راغله یم، خبر شوه یم، دا چه کوم سیلاب راغله دے په

پيڻنور پي ايف-7 او پي ايف-8 باندے ، نو په دے زه ډير افسوس كوم چه اوسه پورے پرے خه خاص كارروائي نه ده شوه او زه دا دوه درے ورخے اولگيدم او زه روانه شوم، ټولو اين جی اوز سره ما خپل Contact او کړو، ايس آ ايس پي سره مے او کړو، د لائف اين جی او سره مے او کړو، ايشين ايد سره مے او کړو، گرین ستار اين جی او سره ما او کړو او هغوی ټولو ته ما دا ريكويست او کړو چه مونږ سره په دے کښن تعاون او کړئ۔ هغوی او وئيل چه په دے ورخ دوه کښن به مونږ خپله كارروائي جاري اوساتو او ستاسو سره به په دے کښن زمونږ نه څومره چه کيدے شی تعاون به او کړو۔ سرحد چيمبر ته مے هم ريكويست او کړو، دهغه زه ممبره هم يم، هغوی ته هم ما ريكويست او کړو چه په دے باندے تاسو مونږ سره تعاون او کړئ۔ زه دے خپل ورور ته يقين دلاؤوم چه په دے کښن به کافی اين جی اوز زمونږ سره تعاون کوی، څوک به نن او کړی او څوک به سبا او کړی او په دے هفته کښن به انشاء الله زمونږ سره تعاون او کړی او په دے باندے به مونږ بهرپور ساته ورکوؤ ځکه دا زمونږ د ټولو، يواځے د دوي مسئله نه ده بلکه زمونږ د ټول صوبه سرحد مسئله ده او دا به مونږ په شريکه Solve کوؤ او چه زمونږ نه څومره کيدے شی، مونږ به خپل ذاتی طور هم کوؤ خو هغه اين جی اوز ته مونږ ځکه ريكويست او کړو چه هغوی په بهاری پيمانه سره زمونږ سره تعاون کولے شی په دے کښن او دا كوم چه اين جی اوز سره ما رابطه کړے ده نو هغوی وئيل چه مونږ خو مخکښ نه هم کوؤ خو تاسو مونږ پسے راغلئ د سپيکر صاحب په حوالے سره نو مونږ به تاسو سره بهرپور تعاون کوؤ او انشاء الله په دے کښن به زه په خپل کار باندے پوره اوخيژم۔ تهينک يو۔

جناب سپيکر: حاجی هدايت الله خان، دوي اول، دے پسے تاسو۔ حاجی هدايت الله خان۔ دے پسے به بيا کوؤ۔ دا د فلپ اول، اول سيلاب دے، دا کورونه روغ کړه۔

جناب هدايت الله خان (وزير تحفظ حيوانات): بسم الله الرحمن الرحيم۔ جناب سپيکر صاحب، ډيره زياته شكريه چه تاسو ما له وخت را کړو۔ دا درانی صاحب خبره چه کومه او کړه، په هغه کښن د باجوړ خبره جی مونږ په دے فلور باندے کوؤ چه هلته کښن کومه بمباری شروع ده يا کوم د مختلفو قلعه گانو نه فائرنگ

شروع دے نو ہغہ پہ مختلفو علاقو باندے کیری او د ہغے پہ نتیجہ کین کوم خلق راروان دی، زمونہ پہ ضلع دیر کین دا خلیری او خصوصاً بیا زما چہ کومہ حلقہ دہ، پی ایف۔95، دا بالکل پہ باؤندری باندے دہ چہ د باجوہ سرہ تقریباً د ہغے چالیس کلومیٹر پورہ لائن جنگیدلے دے او بیا د دے پہ مینخ کین جی، یو پل دے چہ ہغہ پل زمونہ او د ہغے پہ مینخ کین د تلور اتلو یو ذریعہ دہ یعنی خوک چہ د ہغہ خائے نہ، د باجوہ نہ راخی نو ہغہ ہم پہ دغہ پل باندے دا خلیری او دا پل چہ دے نو دا د منہ پہ مقام باندے دے کوم چہ زما خپل کلے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہدایت اللہ خان! زما خیال دے Topic اوس فلہ روان دے، دے لہ بل وخت ورکوؤ، دے پسے بہ بیا دا Topic وی۔ اوس فلہ باندے تاسو خہ وائی، تاسو خہ کری دی؟

وزیر برائے تحفظ حیوانات: زہ مختصر کوم خبرہ۔ پہ فلہ باندے خو سر، مونہ دا کری دی چہ مونہ خپل یولس کیمپونہ لگولی دی د خپلے محکمے د طرف نہ، او بیا د ہغے نہ علاوہ چہ کوم گیا گانے مونہ تقسیم کرے پہ مختلفو خایونو باندے، او جی او۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ ایک بندہ تو Conclude نہیں کر سکتا، اس میں دس بندے اور بھی Involve ہیں۔ ان سے خالی ان کے ڈیپارٹمنٹ کا پوچھ رہا ہوں کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے؟
وزیر برائے تحفظ حیوانات: میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کیلئے جواب دہ ہوں سر، میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے بارے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سارے مال مویشی بہ چکے ہیں، آپ نے کیا کیا ہے؟

وزیر برائے تحفظ حیوانات: ہاں جی، ہغے کین مونہ باقاعدہ د ہغے کسان لیبرلی وو نو پہ موقع باندے درے نیم سوہ خاروی چہ کوم مہہ پراتہ وو، ہغہ ہغوی د خان سرہ لیکلی دی۔ د دے نہ علاوہ د خلقو چہ کوم زبانی شکایات وو چہ یرہ زمونہ دو مہہ مہہ دی، ہغہ تقریباً پندرہ ہزار تہ رسی خو بہر حال چہ کوم پہ موقع باندے زمونہ کسانو موندلی دی پہ ہغہ وخت کین، ہعہ تقریباً درے نیم سوہ دی او د دے نہ علاوہ مونہ گیا گانے تقسیم کرے دی، یولس کیمپونہ مونہ پہ مختلف

علاقو کبڻ لڱولے دی۔ بیا چه کوم بیماران خاروی وو یا سیلاب وهلے وو، د هغے د ویکسینیشن د پارہ مونږ پروگرامونہ کړی دی۔ مونږه هغے کبڻ دا ونډه دغه چه کوم دی، دا مونږه باقاعده تقسیم کړی دی۔ په هغے کبڻ زه تقریباً ډیرو علاقو ته تلے یمه او په هغے کبڻ مونږه جی د خپل وس مطابق د ډیپارٹمنٹ چه شه کیدل نو هغه مونږ کړی دی۔ سر، په دے بله خبره به ما له لږ بیا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بل وخت به بیا۔ عبدالاکبر خان، په فلډ باندے صرف۔۔۔۔۔

وزیر برائے تحفظ حیوانات: ځکه چه دا خلق راروان دی چه د هغوی شه غم اوشی۔

جناب سپیکر: صرف فلډ Topic دے دے وخت کبڻ، مائیک آن کړی عبدالاکبر خان

تہ۔ Single touch ور کړی نو بیا به۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ کی مرضی ہے کیونکہ یہ ایک انتہائی اہم Topic ہے۔ ویسے تو یہ ایجنڈے میں نمبر 9 پر تھا، 8 میں وہ پولیٹیکل ڈسکشن تھی لیکن چونکہ اس کی اہمیت کا ہمیں اندازہ ہے تو آپ نے اس کو پہلے لیا، ہم بھی اس پر بات کر رہے ہیں لیکن ہماری ریکویسٹ ہوگی، جس طرح کل وعدہ کیا گیا تھا کہ پھر نمبر 8 پر بھی ہمیں ڈسکشن کی اجازت دی جائیگی۔ جناب سپیکر! میں بالکل متفق ہوں، عالمزبیر خان نے جو بیان کیا اور جو انہوں نے تقریر کی، یقیناً ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ تقریباً ہر سال نہیں تو دوسرے سال یہی فلڈ آتے ہیں، کہیں ایک مقام پر آتے ہیں، کہیں دوسرے مقام پر آتے ہیں اور پھر یہاں پر اسمبلی میں ہم اس پر ڈسکشن کرتے ہیں۔ حکومت ہمیں تسلی دیتی ہے کہ ہم پوری کوشش کریں گے اور آخر میں پھر جناب سپیکر، کچھ نہیں ہوتا۔ میں اسی لئے کہہ رہا ہوں جناب سپیکر، کہ فلڈ کو تو روکا نہیں جاسکتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لیکن انسان کے بس میں جو وسائل ہیں اور جو طریقہ کار ہے، ان کو استعمال کر کے کم از کم نقصانات کو تو کم کیا جاسکتا ہے۔ مسئلہ تو یہ ہے جناب سپیکر، کہ یہاں پر ایک فلڈ آتا ہے اور ڈیپارٹمنٹس کے درمیان کوئی کوآرڈینیشن نہیں ہوتا اور وہ پھر تباہی مچا دیتا ہے۔ پھر لوگوں کی جان اور مال کی تباہی، جس طرح آپ سب کو پتہ ہے کہ یہاں پر ابھی جو فلڈ آیا ہے، اس نے تباہی مچادی، لوگوں کے گھر ویران کر دیئے، یہاں تک کہ مویشیوں کی جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔ جناب سپیکر! اگر ہم دیکھیں تو ہمارا جو ایریا ہے این ڈبلیو ایف پی کا اور خاصکر یہ Territory جو ہے چونکہ بہاؤ نزدیک ہیں جناب سپیکر، اور جب بارش ہوتی ہے تو پانی کی سپیڈ بہت تیز ہوتی ہے اور وہ تیزی سے نیچے Drains میں، جو Natural

drains ہیں، ان میں وہ داخل ہوتا ہے اور یہاں پر محکمہ انہار کا اور محکمہ موسمیات کا کوئی کوآرڈینیشن نہیں ہے جناب سپیکر، یہاں پر ابھی تو یہ دور ہے کہ محکمہ موسمیات کو تو تین چار دن پہلے پتہ ہوتا ہے کہ کب زیادہ بارشیں آ رہی ہیں اور کب بارشیں زیادہ ہوں گی اور کس علاقے میں ہوں گی چونکہ ان Drains کا اور اس سارے کینال سسٹم کا انچارج ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، Drains کے ذریعے جو پانی آ کر پھر Main drain میں آتا ہے اور اس میں جو کینال سسٹم ہے جناب سپیکر، یہ بذات خود ایک Drainage system بھی ہے، اگر اس کو In time بند کر کے اس میں پانی کا Flow بند ہو جائے، جس طرح پہلے ہوتا تھا، جب اس میں In time پانی کا Flow بند کر کے فلڈ کا پانی اسی کینال میں، 1800، 2000 کیوسک، یہ آپ کا نر اپر سوات ہے، ایک نر لوئر سوات ہے، (تالیاں) جناب سپیکر، یہ آپ کا ایک نیچرل Drain کا کام بھی کرتے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ نہ تو محکمہ موسمیات ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو In time inform کرتا ہے اور اگر ان کو پانی آ بھی جائے تو نہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے اہلکار اس پر in time کوئی ایکشن لیتے ہیں۔ اب جناب سپیکر، آپ دیکھیں کہ آپ کا جو سارا پانی آتا ہے اوپر پہاڑوں سے وہ نیچے جب Gradually drains میں آتا ہے تو آج آپ ان کی حالت دیکھیں کہ اتنی Improvement ہو چکی ہے ان Drains میں، میں یہ بات اسلئے کہہ رہا ہوں جناب سپیکر، کیونکہ تقریریں، خدا نہ کرے اگلے سال بھی یہ فلڈ آئے گا اور پھر بھی ہم اسی اسمبلی میں اس پر بحث کریں گے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس کا کچھ بندوبست کریں۔ ایک تو جو واقعہ ہوا ہے، اس کے متعلق اور جو آئندہ کیلئے اس کے بچاؤ کیلئے بھی میں تجاویز دیتا ہوں جناب سپیکر، کہ آپ اگر دیکھیں، 1937 کا جو بحث ہے این ڈیلوی ایف پی کا، اس سے لیکر 1992 تک جناب سپیکر، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ 2002 تک دو ڈیمانڈ ہوتے تھے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے، ایک ڈیمانڈ نمبر 8 اور ایک ڈیمانڈ نمبر 9، یہ 1937 سے لیکر اب تک آتا تھا، وہ اسلئے کہ یہ انہی Drains کو صاف کرنے کیلئے اور اس سسٹم کو ٹھیک کرنے کیلئے تاکہ وہ فلڈ کا پانی زیادہ لے سکے اور نقصان کم کر سکے، اس کیلئے پورا ڈیمانڈ تھا جناب سپیکر۔ ابھی 2002 میں ان ڈیمانڈز کو ختم کر کے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک ڈیمانڈ رکھا گیا ہے جناب سپیکر، ڈیولپمنٹ سائڈ پر۔ اب اسی سے مسئلہ یہ پیدا ہو گیا کہ جو سارے نیچرل Drains ہیں، ان پر Encroachments ہوئے اور ان پر لوگوں نے درخت کاشت کر دیئے۔ اس سے ان کی سائز کم ہو رہی ہے اور اس میں جب پانی زیادہ آتا ہے تو نیچے Naturally جب وہ اس کو نہیں لے سکتے تو جب پانی

کو نہیں لے سکتے تو وہ پانی پھر پھیل جاتا ہے اور پھر وہ تباہی مچا دیتا ہے اور پھر خاصکر جو سکارپ ہے جناب سپیکر، صوابی سکارپ یا مردان سکارپ کا جو پراجیکٹ چلا، وہاں پر تو Drains کو انہوں نے کھلا کر دیا لیکن نیچے Drains جو ہیں، تو Encroachment کی وجہ سے نیچے Drains آنگ ہیں تو Naturally جب بڑے Drains میں پانی زیادہ آتا ہے اور نیچے Drains اس کو نہیں Absorb کر سکتے تو Naturally وہ پانی پھر پھیل کر تباہی، جس طرح ابھی یہ تباہی ہوئی، ایک دوسری جناب سپیکر، محکمہ ایریگیشن کے پاس اگر سٹاف نہیں ہے تو یہ میں نہیں سمجھتا لیکن یہ کم از کم بارہ چودہ گھنٹے لیتا ہے جب پانی آپ کے بہاڑوں سے آکر یہاں پر پشاور تک پہنچتا ہے، ہو سکتا ہے ورسک کو جلدی پہنچتا ہو لیکن باقی اوپر سے جب آتا ہے تو بہت کافی ٹائم لیتا ہے چونکہ وارنگ سسٹم اس کا نہیں ہے تو کیوں سسٹم نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو پہلے سے Inform کر لیں کہ وہ اپنے گھروں سے جو ان کا قیمتی سامان ہے، کم از کم اگر سامان نہیں نکال سکیں تو اپنی جانوں کو تو بچا سکیں گے لیکن کوئی وارنگ سسٹم جناب سپیکر، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں ہے اور حکومت کے پاس نہیں ہے اور جو اصلی چیز ہے جناب سپیکر، وہ Crisis Management Cell نہیں ہے، As such کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نہیں ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، یہ بہت Important ہے، ہر ملک میں، ہر صوبے میں ہر جگہ پر ایک Crises Management Cell ہوتا ہے جس کا کام یہی ہوتا ہے کہ جب Natural disasters آتے ہیں، ان کے ساتھ پورا سامان ہوتا ہے، ان کے پاس پوری چیزیں ہوتی ہیں اور جب ان کو کوئی انفارمیشن ملتی ہے تو وہ فوراً موقع پر پہنچ جاتے ہیں۔ یہاں پر تو سیلاب کے بعد ٹینٹوں کیلئے بھاگ دوڑ شروع ہوئی، یہاں پر تو سیلاب کے بعد لوگوں کو نکالنا شروع ہوا۔ جب سیلابی پانی نے تباہی مچادی تو ہیلی کاپٹر بھی آگئے اور سب کچھ آگیا، یہ چیزیں تو پہلے ہونی چاہیے تھیں۔ آپ نے جو سیل بنوایا ہے Crisis Management Cell، اس میں یہ چیزیں بالکل تیار ہوتی ہیں۔ ہم نے زلزلے سے بھی سبق نہیں سیکھا، ہم نے جو بہت زبردست زلزلہ آیا تھا، اس سے بھی سبق نہیں سیکھا کہ ہمیں Crisis Management Cell کم از کم اس صوبے میں بہت Effective طور طریقے سے بنانا اور استعمال کرنا چاہیے۔ تو ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ موسمیات کے درمیان کوآرڈینیشن بالکل نہیں ہے اور جو دوسرے وارنگ سسٹمز ہیں، خاصکر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر وہ سسٹم بھی نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو

پہلے سے Inform کر دے کہ جی، سوات سے اتنی سپیڈ سے اتنا پانی آ رہا ہے یا مردان سے پانی آ رہا ہے یا اوپر ورسک سے پانی آ رہا ہے تاکہ آپ پہلے سے Inform ہو جائیں، تو جناب سپیکر، تمیری جو Main بات ہے، آپ دنیا کے-----

جناب سپیکر: حالانکہ میڈیا کہاں تک پہنچ گئی ہے، کتنی Develop ہوئی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، لیکن ہمیں افسوس ہے الیکٹرانک میڈیا پر، جب پنجاب میں تو ان کو تو دو چار دن پہلے پتہ لگ جاتا ہے کہ جی فلڈ آ رہا ہے کیونکہ اس کی جو سپیڈ ہے، وہ بہت نیچے ہے لیکن وہاں پر تو میڈیا ان کو اتنی کوریج دیتی ہے، یہاں پر تو جو ہماری تباہی ہوئی، اس کو میڈیا نے اس طریقے سے پاکستان کے عوام کے سامنے پیش نہیں کیا۔ صرف خبر کی ایک پیٹی چلتی ہے نیچے ہمارے ٹیلی ویژن میں، اس میں ایک پیٹی چلتی ہے، باقی جو تباہی مچی، الیکٹرانک میڈیا نے اس کو بالکل پروجیکٹ نہیں کیا، پاکستان کے عوام تک اس کو نہیں پہنچایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھائی جو ہمارے یہاں پر بیٹھے ہیں یا جناب سپیکر، آپ تو موقع کے گواہ ہوں گے، آپ کو تو سب پتہ ہوگا، آپ یقین کریں کہ مجھے پورا پتہ نہیں ہے کہ کتنی تباہی ہوئی ہے، اسلئے کہ اس کو کوریج ہی نہیں مل رہی ہے۔ تو اسلئے جناب سپیکر، یہ ضرور ہوتا ہے تاکہ جو صوبے کے عوام ہیں، ملک کے عوام ہیں، وہ ایسے ایسے لوگ ہیں جو بڑے مخیر حضرات ہیں، اگر وہ اس فلڈ کی تباہی کو دیکھتے تو شاید آپ کو یا میرے بھائی کو یہاں پر اسمبلی میں یہ نہ کہنا پڑتا کہ ہمیں پیسے دو یا تنخواہ دو۔ اب اگر ہم آپ کو، ایک مہینے کی آٹھ ہزار روپے میری تنخواہ ہے، دے دیں گے بے شک۔-----

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، Basic pay آٹھ ہزار روپے ہے، اگر آپ ایک سو چوبیس ممبران کی لے لیں تو دس لاکھ روپے بنتے ہیں، اس سے آپ کے لوگوں کا کچھ نہیں ہوتا لیکن یہ ایک Gesture ہے۔ یہ اصل Gesture ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اس میں جو بھائی ہمارے Affect ہوئے ہیں، ان کے ساتھ تیجستی کا اظہار کرتے ہوئے میں تو کم از کم اپنی ایک مہینہ کی تنخواہ فلڈ کے جو Affectees ہیں، ان کو دینے کیلئے یہاں پر کہتا ہوں کہ ذاتی طور پر میری تو ایک مہینے کی تنخواہ آپ اگر لیتے ہیں تو لے لیں لیکن جناب سپیکر، دنیا کی جو فیڈریشنز ہیں، آپ اس کو دیکھیں پہلے جناب سپیکر، جب این ایف سی، نیشنل فنانس کمیشن کا جو ایوارڈ Announce ہوتا ہے تو اب، باقی جائیں انڈیا میں دیکھیں، وہ جو ٹوٹل Divisible Pool ہوتا ہے، کم از کم تین چار پرسنٹ وہ ہر ایک این ایف سی ایوارڈ میں Natural

disasters کیلئے وہ رکھتے ہیں اور وہ اس ملک میں جہاں پر جس صوبے میں بھی اس طرح کے حالات پیدا ہوتے ہیں، وہ چار پرنسٹ اربوں روپے میں ہوتا ہے کیونکہ Divisible Pool آپ کا کھربوں میں ہوتا ہے، تو وہ چار پرنسٹ آپ کے اربوں روپے بن جاتے ہیں، تو وہ جس صوبے میں بھی اس طرح ایمر جنسی یا جس طرح کی حالت پیدا ہوتی ہے، فیڈرل گورنمنٹ فوراً اس صوبے کو وہ امداد روانہ کر کے اس کے مسئلے کو ٹھیک کرتی ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے مطالبہ کرنا چاہیے، فیڈرل گورنمنٹ سے یہ بات، میں تو کہتا ہوں ایک ریزولوشن لانی چاہیے کہ ہمارے جو Flood affectees ہیں، ان کو براہ کرم، مطلب ہے پانچ لاکھ، دس لاکھ یا پانچ کروڑ سے یہ مسئلے حل نہیں ہوتے، مہربانی کر کے سب سٹیشنز، جتنی بھی انہوں نے Calculation کی ہوگی کہ کتنے نقصانات ہو چکے ہیں، یقیناً جو لوگ مرے ہیں، ہمارے بھائی یا بہنیں مری ہیں، ان کا تو ہم کوئی مداوا نہیں کر سکتے لیکن جو زندہ ہیں اور جن کے نقصانات ہوئے ہیں، کم از کم ہم ان کو Compensate کر سکتے ہیں، تو بجائے اس کے کہ ہم سڑک بنائیں، بجائے اس کے کہ فیڈرل گورنمنٹ کسی اور چیز پر، پی ایس ڈی پی میں کھربوں روپے پڑے ہیں، تو ہم ایک قرارداد لے آئیں، اس قرارداد کو اس اسمبلی سے Unanimously پاس کرائیں اور فیڈرل گورنمنٹ سے مطالبہ کریں کہ جی یہ پانچ دس کروڑ سے نہیں، یہ اربوں روپے کی بات ہے اور ہمارے جو بھی نقصانات ہوئے ہیں اس صوبے کے، براہ کرم ہمیں وہ دے دیں کیونکہ ہمارے اپنے صوبے کے وسائل اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ ان سارے نقصانات کو پورا کیا جاسکے۔ تیسری جناب سپیکر، میں چاہتا تھا کہ آپ نے یہ ایک انتہائی Important subject پر ڈسکشن رکھی ہے لیکن چیف منسٹر صاحب کو یہاں پر ہونا چاہیے تھا کیونکہ وہ صوبے کے چیف ایگزیکٹو ہیں اور بڑی Important discussion ہے اور بہت اہم مسئلہ ہے اس صوبے کا، تو اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ بھی ہوتے تو پانچ کروڑ کی بجائے وہ دس کروڑ کا کم از کم اعلان تو کرتے لیکن انہوں نے بھی کہا کہ چلو پانچ کروڑ سے کام چلائیں گے۔ پانچ کروڑ سے کچھ نہیں ہوتا، یہ آٹھ دس لاکھ روپے سے کچھ نہیں ہوتا، یہ اربوں کروڑوں روپے کا نقصان ہے اور یہ صرف فیڈرل گورنمنٹ اگر چاہتی ہے، تو اگر کسی اور کو دے سکتی ہے تو ہمیں کیوں نہیں دے سکتی؟ اب اگر پنجاب میں یہ ہوتا تو آپ یقین کریں کہ اربوں روپے وہاں پر Divert ہو جاتے، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس سارا Unanimously ایک ریزولوشن لائے اور دوسری بات جناب سپیکر، میں یہ کہتا ہوں کہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ، یہ تو جناب سپیکر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں، اس کو کوئی کنٹرول تو نہیں

کر سکتا لیکن کم از کم نقصانات کم کر سکتے ہیں، کم از کم جانوں کا نقصان تو کم کر سکتے ہیں اور نقصانات تو کم کر سکتے ہیں تو اگر ایریگیٹیشن اور دوسرے جوڈیپارٹمنٹس ہیں، آپ کا یہاں پر ہیلتھ منسٹر بھی نہیں ہیں جناب سپیکر، وہاں پر وہاں پھیلنے کا بھی خطرہ ہو سکتا ہے جناب سپیکر، کیونکہ جب فلڈ کا پانی اتنا نقصان کرتا ہے تو Naturally پانی سے جو امراض پھیلتے ہیں، تو یہاں پر بھی کوئی نہیں ہے کہ وہ ہمیں ہیلتھ کی طرف سے بتادیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ Already شروع ہو چکا ہے، Snakes biting اور بدبو شروع ہو چکی ہے۔ میں کل خود وزٹ کر چکا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ بہت خطرناک ہے، اگر ایک دفعہ یہ مرض پھیل گیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہیلتھ سیکرٹری اور ہیلتھ منسٹر صاحب کہاں ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر صاحب گھر میں سوئے ہوں گے جی۔ (تقصے)

جناب سپیکر: ہیلتھ سیکرٹری صاحب؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اور منسٹر اس کام کو لے لیں کیونکہ وہ بڑا Serious ہے۔ ایک دفعہ اگر یہ Diseases وہاں پر پھیل گئے تو پھر آپ کیلئے مشکل ہو گا کہ اس کو آپ کنٹرول کر سکیں۔ اسلئے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس اپنی تنخواہ بھی دے دے، ساتھ فیڈرل گورنمنٹ سے مضبوط مطالبہ کرے اور ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب سے مطالبہ کرے کہ پانچ کروڑ کی بجائے کم از کم پندرہ کروڑ روپے کا اعلان اس کیلئے کر دیں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک طہماش خان۔

ملک طہماش خان: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، د موقعے راکولو ڈیرہ شکریہ ادا کومہ۔ بدقسمتی نہ زمونر۔ مرئی ہم خرابہ دہ خو یو دوہ خبرے بہ کوم۔ سپیکر صاحب، پہ کوم تاریخ باندے چہ سیلاب راغلیے وو زمونر او ستاسو پہ حلقہ باندے، پہ ہغے کبن چہ خہ تیر شوے دی، داسے حلقہ، لہر غوندے تائم بہ اخلم، چہ پہ ہغہ ورغ باندے زمونرہ حلقہ د ہر طرف نہ گھیرہ وہ، پہ کوم ایریا باندے چہ فلڈ راغلیے وو او پہ ہغہ خائے کبن مونر بیا د سردریاب د طرف نہ، چہ د چارسدہ روڈ ہغہ سائڈ مونر تہ کھلاؤ وو، خوتاسو

یقین او کړئ چه په هغه ورځ باندے ، زمونږ د وطن د خلقو کله چه روژه شی نو گرانى سیوا شی، کله چه په مونږ خلقو باندے زور راشی نو کرایانے سیوا شی، په هغه ورځ باندے په پینځه، پینځه او شپږ، شپږ زره روپۍ باندے مونږ کشتۍ راوستے وه او بیا په هغه کبن زه د سى ایم صاحب او رحيم داد خان، دوئ سره زما هم رابطے وے او شکريه ئے هم ادا کوم چه مونږ دوئ ته او وئیل او دوئ نه مونږ امداد او غبنتو د هیلې کاپټر په ذریعہ او هیلې کاپټرے راغلے۔ په هغه ورځ باندے دومره تباہی جوړه وه چه مونږه خپله هغه خلقو ته خان رسولے وو او هغه کیشتو کبن مونږ خلق را کبنینول او په څه ځائے کبن چه بروقت کشتۍ راوړسیدے نوزه خپله، مونږ هغه ځائے کبن ولاړ وو او هغه کشتۍ لاړه او د یو کور نه ئے ماشومان او زنانہ را کبنینولے او تاسو یقین او کړئ چه څلور واړه طرف نه هغه کور کبنیناستو۔ زمونږ د علاقے چه کوم لوکل خلق وو په دغه ټاټم کبن، هغوی ته اوبه نه وے رسیدلے، هغوی خپل Help کړے وو خو دلته زما صرف گلہ داده د ذمه دارو خلقو نه چه په گل آباد باندے ساړهے چار بجے دا فلډ راغلے دے، چه دا حلقه پی ایف-5 ده، بیا جی ستاسو په حلقه ریگی باندے ساړهے سات بجے خواؤ شا دا رارسیدلے دے۔ ورسره نهه بجے په بډهنی چه زمونږ د عالمزیب خان حلقه ده او د هغه بعد زما په حلقه پی ایف-8 باندے په یوه بجه رارسیدلے دے او دغه رنگ د ارباب ایوب جان صاحب په حلقه باندے هم راغلے دے خو دلته زما گلہ داده چه ساړهے چار بجو او تریوے بجے پورے یا دوه بجو پورے څومره ډیر لوتے Gap راځی او په هغه کبن مونږه خبریرو نه، مونږ ته اطلاع نه کیږی، افسران او ده دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډاکټر فنا صاحب! دومره اهم ایشو ډسکس کیږی خو ته په غر پروت یے او ته نه یے خبر د دے، نه کنه د وزیر صاحب توجه مه خرابوه، دوئ نه به مونږ جواب اخلو۔

ملک طہماش خان: جناب سپیکر صاحب! دا یو ډیره اهمه ایشو ده۔ که تاسو سوچ او کړئ، چرته د سحر درے نیمے بجے او چرته د ورځے دوه بجے، په درے نیمو بجے په ځائے کبن نقصان کیږی او مونږ ته دا اطلاع نه ملاویږی چه د دے ځائے نه تاسو خپل ځان بچ کړئ او خپله دفاع او کړئ او د بخشو پل کوم Drain چه دے

چه هغه کبن زما او د ارباب ایوب جان صاحب حلقه Touch ده او هغه ځائے سره تقریباً لس اته کلی ئے داسے تباہ کړی دی چه په هغه کبن اوس هم د گرځیدو شان نشته، بالکل زمکے سره یو شان شوی دی۔ بیا دغه رنگ ستاسو په حلقه کبن ساړه سات بجه دا فلډ دغه ځائے ته رارسیدلے وو، نقصانات ئے شروع کړی دی۔ ریگے زما په خیال ځان له یو غټ یونین کونسل دے، هغه یو دومره غټ کلے دے چه ځان له یو یونین کونسل دے او په هغه کبن خلق، هغوی، د هغوی زنانہ پکبن مړے شوے او یو گلہ زه دا هم کوم، د انفارمیشن نه هم چه یره دا دومره Highlight ولے نه شو؟ دومره خلقو ته نقصان اورسیدو، په سوؤنو څاروی پکبن مړه شو، په زرگونو کورونه پکبن تباہ شو، منهدم شو او د اربونو روپو تاوان اوشولو او هغه داسے خاموشی کبن چه زما په خیال که د پینور دا نزدے ضلعے خبر وے نو تهپیک ده گنی نور به نه وی خبر۔ مونږ جی دا وایو، ارباب عالمگیر صاحب زمونږ د این اے - 2 ایم این اے او جناب نور عالم خان صاحب زمونږه د این اے - 3 ایم این اے مونږ سره دلته منډے وهلے، د آر سی او صاحب هم مونږ شکر به ادا کوؤ چه زمونږ توجه ئے، په دغه ټائم کبن د هر سپری ذهن منتشر وی خو مونږ ئے راغونډ کړو او یوه خبره روانه ده۔ دا کوم ریلیف چه ملاویری، زما په خیال دا هسے گپ دے۔ دا خو که هلته تاسو او گورئ، دے ته چه کوم پوائنتونه کهلاؤ کړی دی، هغه ځائے چه مونږ دا یو څو، نو هغه ریلیف د پینڅو کسانو وی او ولاړ نهه سوه، زر کسان په هغه یو پوائنت باندے وی۔ مونږ ته هم بیا لار نه وی معلومه چه مونږ چا له ورکړو؟ هغه خلقو مونږ له عزت را کړے دے، هغه خلقو مونږ له دا مقام را کړے دے او چه کوم ریلیف مونږ ته ملاویری نو اول تاسو یقین او کړئ، لار شی او دا نمبر ایک سکول زمونږه مرکزی کیمپ دے، په هغه کبن چه کومه جهگره شروع ده، په هغه کبن د عزت سرے Enter کیدے نه شی ولے چه هر سرے، د چا په سر باندے سورے نشته، مونږ خو پښتانه خلق یو، مونږ خو تینټ کبن نه شو او سیدے چه بهر یو کیمپ جوړ شی او په هغه کبن د، مونږ خو جی دا وایو چه فوری طور زمونږ د Rehabilitation د پاره بندوبست او کړے شی۔ مونږ له د کورونو د پاره پیسے را کړئ، تینټونو باندے دوئ پیسے ولے خرابوی؟ هغه چه کوم راشن رارسی،

هغه هم هسے زمونڙ او ستاسو د ٽولو مشرانو بدنامی ده۔ چه کوم ريليف ملاويږي، زمونڙ سي ايم صاحب د پانچ کړو روپو فنډ مختص کوي نو دوي زمونڙ ډير معزز دي، زمونڙ د دے ايوان مشر دے خوبے ادبي د معاف وي، دا خو ډيرے کمے پيسے دي، کم از کم عبدالاکبر خان چه او وئيل چه پندرہ کړوږ خو زه واييم چه دا هم کمے دي خو څه تههیک ده زه د هغوي د خبرے تائيد کوم او بيا ورسره دا هم وایمه چه جي، تنخواه چه کوم زمونږه د ايم پي ايز صاحبانو نه، نن زمونږ څلورو، پينځو، شپږو ايم پي ايز صاحبانو ته دا مشکلات دي، سبا به دغه رنگ نورو ته هم وي نو زه دا واييم چه اخلاص دل سره دا قام ته ورکړي، دا خو زمونږ پرسنل نه ده، دا خو جهاد کبن راځي۔ دا خود الله د لارے کار دے، دا خو تاسو راشي او گوري هغه خلق چه د عزت خلق دي، درے درے ورځے نهاري ئے تيرے کړے، هغوي کيمپ ته هم را نغلل، شرميدل چه مونږ به اوس سوال کوؤ؟ مونږ به دے لوخو ته او دے اوږو ته او دے معمولي راشن ته لاس نيسو؟ چه کوم تکليف هغه خلقو ته دے، هغه خو تاسو ته دلته نه معلوميري۔ هغه حالات مونږ ليدلي دي، هغه څره گانے او هغه تکليفونه مونږ ليدلے دي۔ هغوي چه په محنت باندے هغه پيسے گټلے دي، تاسو يقين او کړي چه پرون يو سرے راغلو وئيل ئے جي يو بچي له مے يو دوه کمرے روانے کړے وے، ما وئيل چه ده له به زه کور آبادوم۔ وئيل ئے چه يو کال کبن ما آبادے کړے، په سيکنډونو کبن دا سيلاب راغلو او را نه ئے يوږلے۔ بل جي، زه دا واييم، زمونږ پرويز خټک صاحب ناست دے او دوي سره چه کوم فنډ دے او کوم دا چينلے دي چه هغه کچه دي يا د هغه صفائي کول غواړي يا هغه ته پشتونه ټرل غواړي، نو مهرباني د اوکړي چه کومه تباهي اوشوه، هغه خو هسے هم اوشوه خو آئنده د پاره دے له داسے پلاننگ پکار دے چه بيا نوره تباهي او نه شي۔ هغه کوم فنډ چه دے، هغه د Utilize کړي، هغه باندے د عملدرآمد اوکړي۔ څنگه چه سپيکر صاحب، تاسو تلي وئ، تاسو دوره کړے وه، ما ته هغه خبره لږه لپت رايا ده شوله خوزه تاسو ته دا واييم چه تاسو يو ډير ذمه دار شخصيت يئ، تاسو لاړئ، تاسو دوره اوکړه او تاسو ډيپارټمنټ ته Instructions ورکړل چه په دے باندے فوري عملدرآمد شروع کړه او بيا څلور مياشته پکبن تيرے شولے او په هغه باندے عملدرآمد

او نه شو۔ سپيڪر صاحب! ڇهه ستاسو ٻه خله باندے يو ڪار نه ڪيري، مونڙن جو ايم پي ايز يو، مونڙن ڪشراڻ يو، زمونڙن ٻه خله باندے به ڇهه اوشي؟ ٻه دے ڪنن زه جي دا و ايم ڇهه ڪوم افسراڻ ٻه هغه موقع باندے تاسو سره وو، تاسو ورته او وئيل ڇهه د دے نه مونڙن ته نقصان دے، دے علاقه ته نقصان دے، ٻه دے ڪنن زما خيال دا دے ڇهه سي ڊي اينڊ ايم ڊي Violation ڪرے دے، هغه خوبيا تاسو انڪوائري ٽيم مقرر وئ يا به مو ڪرے وي او ٻه هغه ڪنن تاسو هغه متعلقه افسراڻو سره، تاسو سره به ريكارڊ هم وي، هغه خلق جي او ڪورئ، زه دا نه و ايم، هغه به هم زمونڙن د دے وطن خلق وي خو ڇهه ڪوم سرے د سزا قابل دے، هغه له سزا پڪار ده، ڇهه ڇا به غوري ڪرے ده، هغه سري له سزا، زه خو و ايم جي ڇهه Suspend ٿے ڪرئ ڇهه آئنده د پاره بيا داسے ڇوڪ نه ڪوي۔ دا يو سري يا لسو ڪسانو به غوري او ڪرھ او هلته ٿے د لکھونو خلقو تباھي او بربادي او ڪرھ، هلته ٿے د اربون روپو تاوان او ڪرو، هلته ٿے زرگونو ڪورنه تباھ و برباد ڪرل۔ سپيڪر صاحب! زه د خيال ايم اين ايز صاحبانو هم شڪريه ادا ڪوم ڇهه هغوي سنٽر سره رابطے دي او دے ڪنن جي زه يو قرارداد وړاندے ڪول غواړم او معززينو ته زما خواست هم دے ڇهه دا منظور ڪري۔ ٻه دے ڪنن جي رول د Suspend ڪرے شي او مونڙن۔۔۔۔۔

جناب عبدالڪبر خان: جناب سپيڪر! دا داسے پڪار دے ڇنگه ڇهه ما خيله هم تقرير ڪنن دغه خبره او ڪرھ خودا به بنه وي ڇهه دا درے څلور پاليمنٽري ليڊران به وي، هغوي او مونڙن به ڪنن، دا قرار داد جائنت به ٿے ڊرافٽ ڪرو۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: او، قرار داد به روستو جائنت پيش ڪيري۔

جناب عبدالڪبر خان: او خبرے به او ڪرو، د هغه نه پس۔

جناب سپيڪر: هغه به روستو پيش ڪيري۔ تاسو ڪه نور ڇهه وي، هغه او وائئ جي۔ قرارداد خو مشترڪه پيش ڪيري۔

ملڪ طهماش خان: بس سپيڪر صاحب، زه خو ڪه ڇهه وئيل غواړم جي، زما دا آخري پوائنت وو ڇهه د ڇا نه دا غلطئ شوي دي، نن خو مونڙن دا و ايو ڇهه يو راروان رمضان دے، مبارڪه مياشت ده، هغه خلق به ڪورھ پراته دي، هغوي له د صحيح ريليف بندوبست پڪار دے۔ ڪه نه وي، زما ٻه خيال نن تاسو دلته بي او سبا به

تاسو کلی ته نه شئ تلي، تاسو به کور ته نه شئ تلي۔ مونږ په هغه دويمه ورځ نه شو تلي، تقريباً دلته زمونږ ډير منسټران صاحبان ناست دي، هغوی دوره کړې ده، مونږ د هغوی شکريه ادا کوو چه زمونږه دلجوئي ئې کړې ده خو زه جی دا وایم چه دا مشران ئې، زمونږ تاسو مشران یی، زمونږ آواز به تاسو اوچتوئ، سنټر ته به رسوئ۔ مختلف این جی اوز ته هم مونږه دا ریکویسټ کوو چه هغوی مونږ سره امداد او کړی۔ که داسه وی جی، که دا کوم ریلیف مونږ ته ملاویری نو مهربانی د او کړې شی، دا د هم بند کړې شی، دا مونږ ته نه دے پکار ځکه چه مونږه هم د دے وطن حصه یو، مونږه هم د دے خاورے پیداوار یو، زمونږ هم په دے وطن باندے حق شته، زمونږ هم د دے قام په دے وطن حق دے۔ تاسو زمونږ مشران یی، زمونږ ډیره توقع ده جی۔ مهربانی او کړی، سوال درته کوو، منت درته کوو چه کوم تکالیف نن زمونږ حلقے ته دی، هغه زه دے ټول ایوان ته وایم چه نن دے درد کښ مونږ سره شریک شئ جی۔ ډیره ډیره مننه، شکريه۔

جناب سپیکر: پیر صابر شاه صاحب! په دے باندے تاسو څه، فلپ باندے۔۔۔۔

سید محمد صابر شاه: د فلپ حوالے سره، دا یو ډیر اہم مسئلہ ده۔ دا چه کوم فلپ راغلی دے او په دے کښ کوم نقصانات شوی دی او څنگه چه دے فاضل ممبرانو په دے باندے بحث او کړو او د میدیا په ذریعہ باندے هم مونږ ته حقائق راغلی دی لیکن حقیقت دا دے چه دا څه چه بنکاره دی یا څه چه په خلی باندے وینا کیږی، د دے نه ډیر زیات نقصانات شوی دی او خلق بالکل بے یار و مددگار په داسے پوزیشن کښ دی چه دا وخت هغوی ته د خصوصی توجه ضرورت دے۔ یقیناً زمونږ چیف منسټر صاحب ډیر بروقت په دے باندے اقدامات کړی دی لیکن د صوبے وسائل چه کوم دی یا روایتی Mismanagement چه زمونږ د ادارو کوم دے او بدبختی دا ده چه زمونږ د ادارو هغه Erosion چه کوم دے، هغه شروع دے او نن د هغے نتائج چه مونږ ته بنکاره کیږی۔ دا زما ورور خبره او کړله چه یو سرے ما ته راغے او هغه اووئیل چه ورځ شپه مے محنت کړے دے او ځان له مے کور جوړ کړو، پکښ مے سامان کیښودو او په سیکنډونو کښ سیلاب راغے او زمائے هر څه یورل نو جناب سپیکر، اصل خبره خودا ده چه نن دا سیلاب راغے او دا تباہی اوشولہ، مونږ به د هغوی امداد او کړے شویا به اونه کړے شو، دا

وخت به تیر شی او سبا به مونر د یو بل Disaster په انتظار کین ناست یو چه پینځه کاله، لس کاله روستو به بیا راخی او بیا به مونر ه ماتم کوؤ۔ په دے هاؤس کین به مونر کبینو او په دے به خبرے او کړو او هنگامی امدادونو د پاره گزارش او کړو، چرته نه به زیات ملاؤ شی او چرته نه به کم او خبره به ختم شی۔ زما خیال دا دے، ایوان چه کوم دے، دا انتھائی ذمه دار ایوان دے او د هر شی ذمه داری په مونر باندے پریوخی چه داسے معاملات راشی، د دے معاملاتو مونر Immediate فوری اقدامات، دوه پہلو دی د دے جی، یو چه کوم فوری طور دوی له څه کولے شو او دویمه خبره دا ده چه راتلونکی ټائم د پاره مونر هغه کوم بنیادونه فراهم کولے شو، هغه کوم اقدامات کولے شو چه بیا داسے قسم څه Disaster راخی، داسے قسم څه مصیبت راخی چه کم از کم زمونر ادارے د هغه مقابلے د پاره تیار وی؟ لکه څنگه چه عبدالاکبر صاحب خبره او کړه چه دلته کین زمونر د ایمرجنسی آلاتو سره مقابلے د پاره کرائسز مینجمنټ سسټم، دا یو سسټم چه کوم دے، مونر له پکار دی چه یو داسے سسټم جوړ کړو چه هغه لکه زلزله، سیلاب، اور لکیدل یا داسے قسم څیزونه، Well equipped یو اداره هر وخت مستعدئ سره، په هغه کین زمونر هیللی کاپټرے هم پکار دی، هغه کین داسے یو سسټم پکار دے چه د مرکز نه هم مونر ته فوری امداد ضرورت وی نو چه د هغوی امداد مونر ته رارسی، د داسے څیزونو اقدامات۔ بل زمونر منسټر صاحب ناست دے، د ریونیو منسټر، انتھائی Competent منسټر صاحب دے جی، زما دوی ته دا گزارش دے ستاسو وساطت سره چه براه مهربانی تاسو پتواریانو ته، دے خپل تحصیلدارانو ته یو هدایت او کړئ چه هغوی د پوره صوبے سروے او کړی او په هغه سروے کین دا شے اوگوری چه دا چه کوم د اوبو لارے دی او هغه لارو کین Encroachment دومره تیزئ سره شوی دے او زه به وایم چه زمونر بدبختی وی چه روستنو اته کالو کین نوے سسټم چه زمونر کوم Introduce شوی دے د بلدیاتو، په هغه سسټم کین هر سړی په سرک کین Encroachment کړے دے، د اوبو لارے چه کومے دی، په هغه کین ئے Encroachments کړی دی، لارے ئے بند کړے دی او زه دا وایم چه نن مونر ته دا کوم حالات مخامخ دی نو په دے کین لویے

کردار زمونڊ جنرل مشرف صاحب چه دا مونڊ ته كوم سسٽم راڪري دے، دا د هغوى هغه تحفه ده چه نن مونڊ د هغه نه فيضياب ڪيرو، نوزه دا گزارش كوم چه مونڊ له په دے خيزونو باندي غور پڪار دے۔ نن كه زه اووايمه چه منسٽر صاحب به سروے اوڪري ليكن د هغه Implementation چه كوم دے، هغه به بيا ځي زمونڊه ضلعي حكومتونو ته او زمونڊ د ضلعي حكومتونو چه هغه كوم Writ د دے سسٽم راتلونو نه مخڪبن وو، هغه Writ بالكل نشته دے۔ هغوى هغه يو ڪانڊرے هم د چا د لارے نه، د سرڪاري ڄاڻے نه د اوچتولو اهليت او صلاحيت نه لري۔ خو منسٽر صاحب كم از كم مونڊ له پڪار دي، آيا د دے سسٽمونو په وجه باندي زمونڊه بچي، زمونڊ ڪورونه به ورائيري او مونڊ به د هغه تماشه ڪوؤ؟ پڪار ده جناب، چه دے د پاره د دے هاؤس يو خصوصي ڪميٽي جوږه شي او دے له عام حالاتو ڪبن چه بلا راغله او بلا لاره او بس مونڊ په آرام باندي ڪنينو، مونڊ كه دے هاؤس، يا نن مونڊ منسٽران يا په حكومت ڪبن يو يا نه يو ليكن حكومت كه د هر چا وي خور اتلونكي وخت ڪبن چه كوم مصيبت به راځي نو زمونڊه رونه به وي، زمونڊ نه به وي، دانن چه كوم مصيبت راغله دے، زمونڊه رونه دي، دا په بل ڄاڻے ڪبن هم راتلے شي نو دے سلسله ڪبن يو خودا ڪميٽي چه مونڊ د دے لانگ ٽرم، زمونڊه څه اقدامات ڪيدے شي او د شارٽ ٽرم، زه به دا اووايم لکه دا اته زره روپي ممبران، ڊيره بنه خبره ده، دا يو توکن امداد به زه دے ته اووايمه، دے سره مونڊه څه دوئ ته ريليف نه شو ورکولے خودا يو صرف يو توکن رقم هغه خلقو ته دے چه څوڪ دا استطاعت لري چه فوري طور باندي راشي او په دے ڪبن خپل Participation اوڪري۔ زه د مرکزی حكومت نه، زما په خيال صدر صاحب ناست دے، زه به دوئ ته گزارش كوم چه تاسو خپل وزيراعظم صاحب، زمونڊه وزيراعظم صاحب هم دے، خو لږ تاسو، دا فيصله زه څڪه كوم چه دے ڪبن زه يو بل Opportunity پيدا ڪولو ڪوشش كوم چه تاسو وزيراعظم صاحب ته اووايي چه راشي، د پانچ اربو خبره شوے ده، زه وايم چه دس ارب روپي چه كومے دي، دا د راڪري شي چه دوئ د خلقو هغه امداد اوڪري شي۔ تاسو خپل وزيراعظم صاحب ته اووايي او زه به خپل قائد ميان نواز شريف صاحب ته دا اووايم چه پنجاب ڪبن زمونڊه حكومت دے او څنگه چه

پہ بلوچستان کبں، د بلوچستان کبں دنہ، ہلتہ یو غت پیکج ہغوی پنجاب تہ ور کرے دے فوری طور باندے، زہ انشاء اللہ خپل قیادت تہ بہ دا اووایم چہ شہباز شریف صاحب، نواز شریف صاحب راشی او دلته کبں فوری طور باندے د دے خلقو د امداد د پارہ، د ہغوی مدد د پارہ، ہغوی ہم پہ دے مدد کبں حصہ واخلی۔۔۔۔۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: طہماش خان! دا Appreciate کریں، خومرہ بنہ خبرہ ئے درتہ او کرہ۔ تاسو دا نہ Appreciate کوئ۔ (تالیاں)

سید محمد صابر شاہ: نو انشاء اللہ تعالیٰ زمونر طرف نہ بہ پہ دے کبں خہ قسم دغہ نہ کیری۔ قرارداد ضرورت دے چہ مونر یو قرارداد پیش کرو۔ د پارلیمانی پارٹو مشران د کبنینی چہ دے کبں مونرہ Jointly یو قرارداد پاس کرو۔ بلہ چہ کومہ اہم خبرہ دہ جی، ہغہ ڈیرہ Alarming، ڈیرہ خطرناکہ دا دہ چہ یو خو پہ باجوڑ کبں وائی زمونر جیت طیارے استعمال شوے دی، دویم چہ کومہ خطرناکہ خبرہ دہ، خدائے د کری چہ دا، دوئی تہ خو چونکہ چت راغلے دے او اللہ د کری چہ داسے نہ وی خو کہ داسے وی چہ پہ کرم ایجنسی باندے اتحادی فوؤونہ چہ کوم دی، ہغوی حملہ کرے دہ نو جناب سپیکر، دا خو یو انتہائی خطرناک اقدام دے۔ ن کہ اتحادی فوؤونہ راخی او پہ کرم ایجنسی کبں حملہ کوی، د دے مطلب دا دے چہ ن نہ پاکستان باندے براہ راست حملہ اوشولہ، نو پہ دے مسئلہ باندے جناب سپیکر، ن مونر لہ ہم پہ دے باندے ناستہ پکار دہ او یو قرارداد مونر لہ پاس کول پکار دی او مرکزی حکومت تہ ہم چہ صرف مونر قرارداد پیش کولے شولیکن مرکزی حکومت تہ مونرہ لہ وینا پکار دہ چہ ہغوی پہ دے باندے سختی سرہ، د نیتو فورسز چہ کومے حملے دی، ہغوی تہ د دوئی اووائی حملے بند کریں۔ کہ حملے نہ بندوی نو دا جنرل مشرف چہ کوم Americans تہ مراعات ور کرے وو، دا د ترے فوراً واپس کریں۔ مونر د خپل د ملک د دے خاورے، د دے پہ آزادی پہ دے قیمت باندے مونر قطعاً سودا نہ شو کولے (تالیاں) مونر سختی سرہ دا خبرہ خپل حکومت تہ وایو۔ باقی د باجوڑ د جیت طیارو حملہ چہ دہ یا آپریشنے چہ دی جناب، پہ دے کبں زمونر ڈیر

واضح موقف دے، آپریشنے، زہ د صوبائی حکومت چیف منسٹر صاحب Appreciate کوم، هغوی پهلا بریفنگ ورکړے دے، بیا هغه ورځ هم په لاء ایند آرډر باندے بریفنگ ورکړو خو زه دا وایم چه جناب، مونږ له په مرکز کښ یو پالیسی Adopt کول پکار دی، یو قامی پالیسی د اسمبلی نه، زمونږ د پارلیمنٹ نه یو قامی پالیسی پکار ده او هغه پالیسی لاندے بیا څه چه هغه زمونږ قامی پالیسی وی، د هغه مطابق موجوده چه کوم حالات دی، هغه مونږ له Deal کول پکار دی۔ دا نه چه جناب، څه وخت زړه له راشی، مونږ په سوات کښ آپریشن به شروع کړو، مونږ به په باجوړ کښ آپریشن شروع کړو، جیت طیارے به راشی او زمونږ په خلقو باندے حملے شروع کړی، دا جناب، په هنگو کښ به راشی، هلته کښ به، په بونیر کښ، په هنگو کښ دا داسے څیزونه دی۔ نن چه کوم صورتحال دے جناب، نن زمونږ په دے بیلٹ کښ، نن نوم د طالبانو اغستلے کیری، د طالبانو ایجنډا خو ما ته ډیره صفا، چه په په افغانستان کښ دننه هغوی کوم حکومت کړے وو، هغه خو ډیره واضحه وه۔ چه په افغانستان کښ د دیرشو کالو، شلو کالو چه کوم بدامنی وه، هلته کښ چه کوم قتل عام وو، هغه افغانستان چه کوم د اسلحه ډهیر وو، د دنیا جهان چه څومره کریمنز وو، هغه په افغانستان کښ جمع شوی وو، خود طالبانو حکومت چه راغے نو په هغه وخت کښ امن راغے (تالیان) نو د طالبانو ایجنډا خو مونږ ته، زما په خیال هغه ایجنډا ډیره واضحه ده۔ نن چه کوم کرائمز کیری، نن چه کوم لکیادے قتل عام کیری، نن چه زمونږ دے صوبے کښ ځائے په ځائے باندے خلق وژلے کیری، پرون واقعه شوے ده زمونږ د ائرفورس نوجوانان وژلے شوی دی، نن زمونږ د پولیس نوجوانان شهیدان کیری، په بونیر کښ پرون نه بل پرون زما په خیال اته زمونږ پولیس والا بے گناه قتل شوی دی۔ جناب! دا مونږ چه خله کهلاوؤ نو طالبان، طالبان، طالبان تسییح زمونږ په لاس کښ دی۔ خدائے د پاره دا تسییح وئیل پرېږدوئ، راشی او گورئ دا وخت دا ستاسو "را" چه کوم دے، هغه لگیا دے ستاسو په افغانستان کښ ناست دے او زمونږ د Destabilization، اسرائیل لگیا دے، سی آئی اے لگیا دے، زمونږ نور د دنیا ملکونه دی چه د هغوی نوم زه اغستل نه غواړم، درے څلور ملکونه داسے دی چه د هغوی نوم زه

اغستل نہ غواہم لیکن ہغوی لگیا دی، ہغوی دلته Destabilization کوی۔
 زمونہ خیل ادارو کبن دنہ انتشار دے، زمونہ یو ایجنسی چہ کوم دہ، ہغہ یو
 تن لگیا وی سپورت کوی، د ہغے مقابلہ کبن یوہ بلہ ایجنسی راخی، خدائے د
 پارہ دا ایجنسی ہم ہغہ چہ قامی پالیسی وی، د ہغے پالیسی لاندے ہغہ
 ایجنسو لہ ہم پکار دی او ہغوی ایجنڈا دا نہ دہ پکار چہ فلانے گروپ پروموت
 کرو، فلانے گروپ، د ہغوی ایجنڈا چہ کوم دہ، ہغہ د پاکستان ایجنڈا پکار دہ،
 ذاتی ایجنڈے نہ دی پکار۔ دے د پارہ زہ دا وایم چہ دا کوم فورسز لگیا دی،
 زمونہ دا خطہ دوی Destabilize کوی، دے د پارہ پکار دہ چہ یو قامی پالیسی
 جوہ شی پہ قامی اسمبلی کبن، د ہغے پالیسی لاندے بیا مونہ جدا کرو چہ
 کوم طالبان دی، ہغہ یو سائڈ تہ کرو، چہ کوم کریمینلز دی، ہغوی یو غارے تہ
 کرو، چہ کوم د نورو ملکونو پہ ایجنڈا باندے کار کوی، یوے غارے تہ کرو او
 ہر مریض تہ چہ کومہ دوائی پکار دہ، د ہغے مرض پہ مطابق ہغوی لہ مونہ
 دوائی ور کرو۔ تولو خلقو لہ چہ مونہ یوہ دوائی ور کرو نو دے کبن بیماری چہ
 دی، ہغے کبن بیا اضافہ کیری او تاسو گوری چہ نن زمونہ اصل مسئلہ چہ
 کومہ دہ، مونہ تہ چہ درپیش کوم مسائل دی نن سپیکر صاحب، نقل مکانی د
 قبائلی علاقو نہ نہ، نن ستاد پینور نہ خلق لگیا دی نقل مکانی کوی، نن خلق
 لگیا دی پہ پنجاب کبن کورنہ اخلی۔ خو پورے بہ مونہ خیل کورنہ پریردو، دا
 خیلہ زمکہ بہ مونہ پریردو؟ مونہ خو وایو چہ زمونہ ژوند ہم دے زمکہ کبن دے
 او دے خاورہ کبن دے، زمونہ مرگ ہم پہ دے خاورہ کبن دے، مونہ خیلے
 خاورے سرہ بے وفائی نہ شو کولے لیکن مونہ دا ہم نہ شو کولے چہ طوفان مونہ
 تہ مخا مخ دے او مونہ سترگے پتے کرو او پہ ہغے باندے مونہ خاموشہ پاتے
 شو۔ لہذا نن پہ دوہ خیزونو، یو زمونہ پہ سیلاب باندے مونہ لہ پکار دی چہ
 جائنت زمونہ قرارداد راشی او بل خصوصاً سرحداتو باندے چہ زمونہ کوم
 مداخلت کیری، د ہغے حوالے سرہ مونہ لہ قرارداد پاس کول پکار دی۔ ستاسو

(تالیان)

دیرہ مہربانی چہ تاسو ما لہ تائم را کرو۔

جناب سپیکر: سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ڊیره مهربانی جناب سپیکر، تاسو ما له موقع را کره یو اهم موضوع باندے د خبرے کولو۔ جناب سپیکر! په تیر یو خو ورخو کبښ چه کوم زمونږ په صوبه کبښ او بیا خاصکر په پېښور ضلع کبښ چه کوم د سیلاب د وجے نه یو آفت راغله دے او زرگاؤ کورونه، زرگاؤ خلق، د خپل کورونو نه Displaced شوی دی، خلق د سلگونو په تعداد کبښ پکبښ قیمتی خانونه ضائع شوه دی۔ دلته کبښ په پېښور ضلع کبښ کومے طریقے سره او خومره تعداد کبښ چه خلق د یو مصیبت نه تیریری لگیا دی، د هغه اندازہ دلته کبښ ناست په دے هال کبښ خو نه کیری خو جناب سپیکر، چه هغه خلقو له لار شئی او د هغوی هغه حالات او گورئی نو سړی ته اندازہ اوشی چه یو لوتے آفت په هغوی باندے تیر شوه دے۔ جناب سپیکر، دغه شان په چارسده کبښ هم مختلف ځایونو کبښ سیلاب راغله دے گوچه هغه هومره تباھی نه ده کرے خو دا ده چه هلته کبښ هم بعض ځایونو کبښ لږ ډیر نقصان شوه دے او افسوس سره زه دا وایمه چه پېښور کبښ به خو لږ ډیر توجه ورکړے شوه وی خو هلته په چارسده کبښ چه اوس هم داسے بعض کلی دی چه هغه ته د حکومت د طرف هډو څوک ورغله نه دے، نه د هغه خلقو څه تپوس شوه دے۔ جناب سپیکر، زه په دے خبره نه پوهیږمه په تیر څلور پینځو کالو کبښ دا دریم، څلورم سیلاب دے چه په پېښور ضلع کبښ راخی، دریم، څلورم سیلاب دے چه په چارسده ضلع کبښ راخی، په دے وخت سره په اسمبلی کبښ دا خبره هم چه کوم د هغوی کار بنیادی دا دے چه دا خلق د دے مصیبتونو نه بچ کړی، هغوی ولے دے طرف ته توجه نه ورکوی؟ جناب سپیکر، دا خو به هر کال مونږه راپاخو، هر کال به مونږه دا وایو چی چه دا سیلاب راغے او دومره خلقو ته نقصان اورسیدو خواصلی حل خو به هله راوخی چه مونږه دے طرف ته توجه هم ورکړو او د هغه مسئلے حل رااوباسو۔ که تاسو او گورئی جناب سپیکر، ستاسو حلقه ټولو کبښ زیاته ترینه Affect شوه ده او تاسو ته پته ده چه دا دغه ځائے کبښ د بعض محکمو د ناقص کارکردگی یا د غفلت وجه ده چه دا سیلاب راخی ځکه چه نن نه څلور پینځه کاله مخکبښ داسے قسمه سیلابونه ستاسو دے علاقے کبښ نه راتلل خو دے درے څلور کالو نه چه دا حالات شروع شوی دی نو د دے څه بنیادی وجه ده او جناب سپیکر، د دے

تحقیقات ڀیر زیات لازمی دی۔ کہ هغه مونڙه Encroachment هم وایو، که هغه نور خه وجوهات دی، بعضے غلط پلاننگ شومے دے، بعضے غلط پراجیکٹس جوڙ شوی دی چه د هغه د وجے نه دا آفت په خلقو باندے راخی نو جناب سپیکر، د دے تهه ته رسیدل ڀیر لازمی دی۔ جناب سپیکر، زه ستاسو په وساطت، د دے هائس په وساطت، دے نورو ملگرو هم دا خبره او کړله چه پکار دی چه مونڙه د مرکزی حکومت نه مطالبه او کړو چه هغوی هم راشی او د دے مصیبت په وخت کبن زمونڙه د صوبے دے خلقو له، زمونڙه هغه خلقو له، هغه غریبانو له چه چا په ڀیر توقعاتو سره، چا په ڀیر طمعو سره مونڙه دے هائس ته رالیږلے وو چه مونڙه به دهغوی د حقوقو دفاع کوؤ، دهغوی د حقوقو تپوس به کوؤ، چه د هغوی امداد او کړی۔ جناب سپیکر، زما خیال دے پیر صاحب هم خبره او کړه، عبدالاکبر خان هم خبره او کړه چه دا ضروری ده چه نن مونڙه چه دلته نه پاڅونو چه یو Message مرکز ته هم ورکړو چه دے وخت کبن د دے صوبے غریبانو ته د مرکز د امداد ضرورت دے او ورسره ورسره جناب سپیکر، دا هم یو Message دے خپل بیورو کریسی له هم ورکوؤ چه نور به مونڙه غفلتونه نه برداشت کوؤ، نور به مونڙه دا قسمه ناقصه کارکردگی نه برداشت کوؤ او دے ځل به د دے مسئلے حل رااوباسلو کوشش کوؤ۔ جناب سپیکر، ورسره ورسره زه داشے هم سپورٹ کومه چه دا کوم فوډ آټیمز چه مونڙه کله ریلیف کبن ورکوؤ، د دے هغه فائده نه رسی ځکه چه تاسو ته هم پته ده څه خود محکمو د طرفه، که یو ځائے کبن لس څیزونه رااوځی نو Actual چه هغه خلقو ته چه رسی نو یو یا دوه هغوی له رسی، نور څیزونه په لار کبن اخوا ته دیکخوا ته چرته لار شی۔ اکثر که مونڙه گورو چه کله هم داسے څه آفت راشی نو دهغه نه یو څو ورځے پس به هغه ټینټونه او هغه څیزونه په بازار کبن په یو څو روپو باندے خرڅیږی لگیایو۔ نو جناب سپیکر، دے کبن مونڙه له یو ځل نه، یو داسے صحیح طریقہ کار پکار دے چه د هغه خلقو چه مونڙه امداد کول غواړو، نو چه صحیح معنو کبنے امداد اوکړو۔ داسے امداد د اوکړو چه هغوی ته هم دا محسوس شی چه او زمونڙه تپوس اوشو او زمونڙه په دے مشکلاتو کبن کمی راغله او زمونڙه د مسئلے حل کیدو طرف ته یو اقدام اوچت شو۔ د هغه څه فائده نه ده چه بعضے کسان راشی،

خان سرہ دیگونہ راوہری، نور داسے سامان راوہری او ہسے ہغہ Photo opportunity جوہہ شی او بیا ہغہ شان خلقو تہ د ہغے خہ فائدہ اونہ رسی۔ جناب سپیکر، ستاسو پہ وساطت بہ زما د صوبائی حکومت نہ دا ہم خواست وی چہ د چارسدے، خاصکر شاہرہ او بیلہ کورونہ، د بشیر خان حلقہ ہم دہ او د شکور خان حلقہ دہ، پہ ہغے کبن اوس ہم خلق بغیر خہ امداد پاتے دی او د ہغوی سرہ خہ لارہ ہم نشتہ، نہ کشتی ہلتہ کبنے تلے دی، چہ ہغے طرف تہ ہم، کہ دی سی او تہ ہدایت اوشی او اخوا تہ توجہ ورکھے شی۔ دغہ سرہ سرہ پروں ہم، ارشد خان ہم ہغے جنازے کبن موجود وو او شکور خان ہم موجود وو، پروں پہ چارسدہ کبن یو کور ہم د دے سیلاب پہ وجہ را او غورخیدو، دیو کور اتہ کسان پہ یو وخت مرہ شو نو جناب سپیکر، زما بہ دا خواست وی خکہ چہ واحد د ہغے کور چہ خوک ژوندے پاتے شوے دے، ہغہ د شیرو اووہ کالو یو ہلک وو، صرف ہغہ پاتے شوے دے نور د ہغہ مور پلار، ورونہ، خوئیندے تول مرہ شو نو جناب سپیکر، چہ د ہغے د پارہ ہم توجہ ورکھی او د ہغوی د امداد د پارہ حکومت خہ بندوبست اوکری۔ ورسرہ ورسرہ جناب سپیکر، چونکہ پیر صاحب ہم د باجوہ بہ سلسلہ کبن خبرہ اوکریہ او د کرم ایجنسی بارہ کبن خبرہ اوکریہ، ما تہ پتہ دہ چہ دا خو سیلاب باندے بحث کیہی خو چونکہ دا خبرہ اوچتہ شوہ او دیرہ اہم خبرہ دہ نو دے باندے زہ ہم خبرہ کومہ چہ جناب سپیکر، زمونہہ خو دا طمع وہ چہ موجودہ حکومت دا خبرہ کریے وہ چہ دوئی بہ مذاکرات پہ ذریعے مسئلے حل کوی خوزہ دیر افسوس سرہ وایمہ چہ د دے ملک پہ تاریخ کبن دا پرمبنے حل دے چہ زمونہہ خپل ایف 16 جہازونہ زمونہہ د خپلو خلقو خلاف استعمالیہی، لگیا دی۔ ہلتہ کبنے بمباری کیہی لگیا دی او روزانہ کہ اخبار ہیڈنگ تاسو گوری نو پنخوس او شپیٹہ ہلتہ کبن وفات کیہی۔ ورسرہ ورسرہ جناب سپیکر، پہ زرگونو فیملیز راغلی دی، ہلتہ نہ را اوخی لگیا دی۔ کہ نن شبقدر تہ لار شی نو شبقدر تہ پہ سوونو فیملیز راغلی دی، چارسدے تہ راغلی دی، تنگی تہ راغلی دی، مردان تہ راغلی دی۔ د ہغہ خلقو تپوس د پارہ خہ نشتہ، خوک ئے ہغہ شان، خہ د ہغوی د پارہ خہ کیمپ یا خہ خائے ہم نہ دے جوہر شوے، نو زما بہ د صوبائی حکومت نہ دا خواست وی چہ دے طرف تہ ہم

توجه ورکری چه هغه خلق چه کوم دلته کین راروان دی، چه د هغوی د ریلیف د پاره یو کیمپ یا څه داسه ځای جوړ کړی شی چه هغه فیملیز ته چه هغوی هلته نه د خپل ځان بچ کولو د پاره، د باجوړ نه راروان دی چه هغوی ته هم څه نه څه ریلیف ملاؤ شی۔ ورسره کرم ایجنسی کین پیر صاحب هم خبره او کړه، دا کومه واقعه چه شوې ده، په دې باندې مخکین هم زمونږ اسمبلئ یو قرارداد پاس کړی وو او زه به دا غواړمه چه بیا نن مونږ پرې یو قرارداد پاس کړو او چه دا جواب مونږ مرکز ته هم اولیږو او دا جواب مونږ بهر قوتونه ته هم اولیږو چه یره مونږ به د خپل ملک په سرحداتو کین د چا مداخلت نه منو۔ جناب سپیکر، زما به ورسره دا هم یو خواست وی چه پکار دا ده چه په قومی اسمبلئ کین په دې باندې قرارداد راشی او هلته نه هم جواب لار شی ځکه چه زمونږ دې صوبې نه خو تهپیک ده یو آواز به لار شی خو چه قومی اسمبلئ نه دا آواز لار شی نو د هغه به زیات یو اثر وی او مونږ به دا طمع لرو چه دا به صوبائی حکومت مرکزی حکومت سره خبره او چتوی او په سفارتي سطح باندې هم د دې احتجاج کوی او د دې د پاره به د یو ځل نه روک تهام کولو د پاره د دې څه نه څه حل راوباسی به۔ زه آخره کین یو ځل بیا جناب سپیکر، ستاسو مشکوریمه چه ما له مو موقع راکړه چه په اهم موضع باندې یو څو ما خبرې او کړې۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه، سکندر خان۔ شکیل بشیر خان عمرزئی صاحب۔

جناب شکیل بشیر عمرزئی: بسم الله الرحمن الرحيم۔ ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ زما نه مخکین زما مشرانو صوبه کین چه کوم سیلاب راغلی دې، په هغه بحث او کړو۔ زه ستاسو وخت نه اخلم، خپله خبرې صرف خپله حلقې پورې محدود کوم۔ عزتمند سپیکر صاحب، په چارسده کین هر کال تقریباً د ډیر بارانونو په وجه په خیالی او په جیندی کین سیلابونه راځی، د څه په وجه چه چارسده کین ډیره تباهی راځی۔ چارسده کین د بدقسمتی نه چه دا ځل د سیلاب په وجه کوم نقصانات شوی دی او کومه علاقه زیاته متاثره شوې ده، نو بدقسمتی نه هغه زما علاقه ده، زما حلقه ده۔ څنگه چه سکندر خان او وئیل چه شاپره او شولگره چه زمونږه د چارسده زرخیزترین علاقه دی، هلته سیلاب ډیر زیات نقصانات کړی دی۔ د خلقو کورونه غورځیدلې دی، اوبه پکین ولاړې دی، څاروی مړه

شوی دی او فصلونہ تباہ شوی دی۔ گنے او تمبا کو چہ کوم زمونہر اہم فصلونہ دی، د چنی او د بارانونو وجے مخکین نہ بالکل تباہ شوی دی او اوسنے فصل، جوار دے سیلاب او د بارانونو د وجے نہ بالکل تباہ شوی دے، نوزہ ستاسو پہ وساطت صوبائی حکومت تہ خواست کوم چہ خومرہ کیدے شی، د چا چہ کورونہ وراں شوی دی، د چا خاروی مرہ شوی دی او چہ د چا فصلونہ خراب شوی دی او نور نقصانات شوی دی، نوزہ صوبائی حکومت تہ خواست کوم چہ خومرہ کیدے شی، دے خلقو تہ د ریلیف ورکھے شی او آخیرنی خبرہ ستاسو پہ وساطت، ایریگیشن منسٹر صاحب ناست دے، د دے خہ حدہ پورے حل دا ہم دے چہ Protection walls او Spur د پہ مختلف علاقو کین جوڑ کرے شی۔ دایو خو خبرے وے چہ ما کول غوبنتل۔ ڊیرہ ڊیرہ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: فضل شکور خان۔

جناب فضل شکور خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، ڊیرہ مہربانی، تاسو مونہر لہ موقع را کرہ۔ خبرے خو تو لو مشرانو او کرے خو ہم دغہ مسئلہ د فلڈ ما تہ ہم دہ او نور چہ دلته کوم ملگری خبرے او کرے، ہم دغہ مسئلے دی۔ جناب سپیکر صاحب، زہ خواست کوم ستاسو وساطت سرہ چہ یو خو چہ کوم زمونہر د ہغے کورنی دا ماشوم یو پاتے شوی دے، د دے د پارہ د خامخا خہ پیکیج اعلان او کرے شی او نن د او کرے شی۔ ہغہ دیو او وہ کالو ماشوم دے چہ مور، پلار او د ہغہ تول خاندان پہ دے حادثہ کین ختم شو۔ د ہغہ د سکول د پارہ، د ہغہ خہ نور پرهائی لکھائی چہ وی، ہغہ د حکومت د ہغے تولہ ذمہ واری واخلی۔ بلہ د ہغے خلقو، خنگہ چہ درانی صاحب ہم او وٹیل، اوس ہغوی موجود نشتہ، خوراک ضرورت خو دے خو زیات تر ہغوی تہ د مالی امداد ضرورت دے۔ چہ خنگہ Earthquake hit areas کین دوی Financial aid ورکول، دغہ شان دے خلقو لہ د ہم دے فلڈ کین Financial aid ورکھے شی او بل سینیٹر وزیر بلور صاحب تہ زما یو ریکویسٹ دے، چارسدہ کین دننہ دا خو سیلاب وو خو ہغہ ہر باران کینے سیلاب راعی، د ہغے وجہ دا دہ چہ ہغے کین یو مین ڊرینج دے، چہ د ہغے Depth چہ دے، ہغہ Seven feet دے او نن پہ ہغے کین Six inch کین اوبہ خی او Completely یو کلو میٹر کین ہغہ

Drainage دے جی او هغه بالکل د ختے نه ډک دے۔ مونږ ډی ایم او صاحب ته سترے شو په وینا باندے ، هلته چه کوم نور Responsible خلق دی ، هغوی ته سترے شو په وینا باندے ، که معمولی باران هم راشی ، دے ټولے چارسده کبن جی په کورونه کبن دننه اوبه ځی او کنډو کنډو پورے پکبن اوبه وی ، نوزۀ خواست کوم تاسو ته چه د دے هم زر ترزره نوټس واغستے شی او Concerned authority ته د دے باره کبن هم وینا او کړے شی۔ نور خبرے ټولو زمونږ دے ملگرو او کړے چه کوم ما کول غوښتل ، هغه دوئ هم او کړے۔ ډیره مهربانی ، تهینک یو جی ، السلام علیکم۔

جناب پیکر: ملک باچا صالح صاحب۔ صرف فلد باندے ، بنه جی۔

ملک باچا صالح: بنه جی۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عزتمندہ! مشرانو خو ټولو خبرے او کړے د فلد باره کبن ، د بناریو باره کبن ، د دے علاقو باره کبن جی ، هر څه او شو خوزۀ د هغه علاقے او د هغه حلقے باره کبن بحث کوم چه هغه حلقه د پاکستان نقشه کبن خوشته خو نور چا ته څه معلومات نشته۔ نورو ته څه پته نشته چه هلته څه کیری او څه روان دی او په دے سیلاب کبن څومره تباہ کاری ، څومره نقصانونه هلته شوی دی؟ کومه تباہی چه هلته شوے ده ، فصلونه تباہ شوی دی ، بازار تباہ شوے دے ، بارکنډ ورته وائی ، اوشیرئ کبن یو علاقہ ده چه په هغه کبن کورونه وړلے شوے دی جی ، روډونه وړلے شوے دی چه د هغه ذکر زۀ تاسو ته کومه۔ اوس د هغه روډونو نومونه تاسو ته اخلم چه په اوشیرئ دره کبن بارکنډ روډ ، علی گارسر روډ ، عمریت روډ چه دا لنک روډونه دی جی ، بیا به کوهستان کبن جی ، گانشال روډ ، بریال حیاگئی روډ ، گوالدئ روډ ، ډوکره روډ ، سیاسن روډ ، جندرئ روډ چه دامکمل طور تباہ شوے دے جی او ټریفک هر شی په دے کبن جام دے جی۔ خلق نه شی تلے او په دے یو روډ پخپله ډی سی او یو طرف ته تلے وو چه هغه هم پکبن بند شوے وو درے ورځے او هغه بیا پیاده ترے رااووتلو او گاډے بیا روستو ډیر په کوششتونو د هغه علاقے نه بهر کړے شو ، رااووتے دے جی۔ عزتمندو! دے د پاره لږ توجه د مونږ ته را کړی ، مونږ له څه ریلیف د را کړی ، د هغه علاقے سره د څه امداد او کړے شی۔ د دے روډونو کهلاویدو د پاره د څه ، بلډوزرے خو

شته دے کنه، خوراک خو مونږ نه غوارو جی، ٽینټ ترے مونږ نه غوارو خو مونږ له صرف د بلڊوزر څه انتظام اوکړے شی، محکمه ورکس ته د هدایت ورکړے شی چه د دغه روډونو د کهلاویدو فوراً بندوبست اوکړے شی جی، ولے چه یو سرے په سل روپئی ځان له یو شے واخلی جی او په دوه سو روپئی بیا په دغه خلقو باندے پیاده، په خرو او په دے باندے ځان ته رسوی نو دغه د پاره جی۔ د سیلابونو خبرے خو کیږی، ټولو مشرانو خبرے اوکړے، هر څه اوشو خو دغه علاقے، د کومے چه نه دا میدیا خبر ده، نه ترے زما د ملک مشران خبر دی، نه بل چا ته څه پته شته۔ جناب سپیکر صاحب، په دے کبن فوراً تاسو داسے یو څه رولنگ ورکړئ یا چه څه داسے دغلته هدایت ورکړے شی، ډی سی او ته هلته پته شته دے جی، هغه خو هلته، هغے ایم اینډ آر سره څه لږے پیسے وی، هغوی وائی چه یره مونږ حتی الوسع څه یو روډ نه شو کهلاولے نو نور به مونږ څه اوکړو، مونږ سره د صوبائی حکومت په دے کبن Help اوکړی جی۔ نو جناب سپیکر صاحب، د دغه روډونو کوم نقصانات چه شوی دی، چه د دے تفصیلات دلته اورسی چه حکومت هم د دے نه خبر شی او نور چه کوم مونږ سره بله وعده چه تیر شوی زلزلو کبن چه کوم زمونږ سکولونه، شرنگل هائی سکول Damage شوی دے چه ماشومان پکبن نه شی کیناستے، هغوی هم اوسه پورے هیڅ هم انتظام او نه شو۔ هغه سکول بند پروت دے، هلکان تلے دی په بل ځائے کبن، په ټینټونو کبن یو ځائے بل ځائے کبن سبقونه وائی، هغه هم Damage شوی دی او دغه شان وړان پراته دی او د کومے علاقے کوم فصلونه، کوم باغونه چه د هغے نه اعلیٰ ترین منږه رااوخی دے صوبے ته، د هغه علاقو نه تقریباً په دغه روډونو باندے اسی هزار ټرکس آلورا اوخی دے صوبے ته نو د هغه علاقے نه گرمی کبن جی کوم گوبھی، شلغم او مختلف کومے سبزیانے، ټماټر په وافر مقدار کبن دے صوبے ته ورکړلے کیږی، هغه هر څه بلاک شو، هغه تباہ شو، نو دغه مے درخواست دے جناب سپیکر صاحب، چه په دے کبن هر څوک چه ئے کوی، د ایریگیشن منسټر صاحب هم ناست دے، کومے والے چه تباہ شوی دی، چه هغه دے واټر مینجمنټ ته اووائی یا دے ایریگیشن والو ته وینا اوکړی چه د هغے

په باجوړ کښن چه څه کيږي، هغه تاسو نه پټ نه دي۔ په دير کښن دا حالات دي چه روډونه بند دي نو زما دا درخواست دے جي چه هلته سيلاب او باران کوم نقصان کړے دے او چه ستاسو سردرياب کښن يا په خيالي کښن چه کومے اوبه راروانے دي، د ټولو سيلابونه نه راروانے دي۔ ستاسو د هغه اندازه جناب سپيکر صاحب، د هغه نه هم اغسته شئ او هغه کوم روډونه بلاک شوي دي يا کوم هلته ولاړ فصلونو ته نقصان رسيدلے دے يا کوم باغاتو ته نقصان رسيدلے دے يا خلق په کوم تکليف کښن دي جي، زما تاسو ته دا درخواست دے جي چه منسټر صاحب دلته ناست دے، تاسو هغوی ته او وایئ چه فوراً د هغه خلقو بندو بست او کړے شی۔ بله جي زما د ټولو نه Serious مسئله چه کومه ده، هلته په دير کښن چه کوم سټرکټ هيډ کوارټر هسپتال دے، هغه کښن جي ټوټل 179 پوستونه دي جي او 179 کښنې صرف 42 پوستونو باندے خلق کار کوي او 137 پوستونه خالي پراته دي۔ زمونږه چه کوم حکومت راغله دے، کوم ډاکټران چه د ايم ايم اے په گورنمنټ کښنې هلته ناست وو، هغه ته واپس را ترانسفر کړے شو۔ ما د هيلنټه سيکرټري سره خبرے کړے دي، منسټر صاحب سره مے خبره کړے ده، هغوی Straight forward ماته دا خبره کړے ده چه خلق هلته نه ځي۔ زما دا درخواست دے جي تاسوته، چه کوم زمونږه اوس حالات جوړ دي، هغه ورځ باندے يو ايکسيډيټ شوه وو جي، په هسپتال کښنې د پټي هم څه نه وو۔ اوس کوم Bombing چه روان دے په باجوړ باندے، خدائے د نه کړي که دير کښن داسے سانحه اوشي، په هسپتال کښن زمونږ سره بالکل ستياف نشته جي، ډاکټران نشته۔ پچاس نرسانو کښن صرف يو نرس ده چه هلته کار کوي۔ په ټوټل 179 کسانو کښن جي، 137 پوستونه خالي دي، او 42 باندے، او 42 هم جي، کوم لاندے ډاکټران دي، اي اين ټي ډاکټر نشته جي، سرجيکل ډاکټر زمونږ سره نشته، فزيشن نشته، آرټھوپيډک سرجن نشته، آئي سپيشلسټ نشته۔ اوس چه کوم حالات هلته روان دي جي، د دے په حقله باندے تاسو ته زما دا درخواست دے سر، چه تاسو هيلنټه ډيپارټمنټ ته فوراً دا او وایئ چه زمونږه د دير کوم خالي پوستونه دي، دا د راله ډک کړي۔ او د سيلاب په وجه باندے چه کومے تباہ کاري شوه دي جي، چه کوم نور دلته سيلاب راغله دے، زما عالم زيب خان

سرہ، تاسو سرہ، ٲولو سرہ پورہ پورہ ہمدردی دہ سر، مونبرہ پرے (خفہ) دغہ یو، خودیر باندے چہ کوم حالات دی جی، ہغے نہ تاسو خبر نہ یئ۔ او زمونبرہ خو جی، بدقسمتی دادہ چہ پاکستان 1947 کبن جور شوے وو او مونبرہ پہ 1960 کبن پاکستان کبن شامل شوے وو، اوس مونبرہ حیران یو، نہ مونبرہ پاکستان قبولوی، نہ مونبرہ جدا ستیپ یو۔ زمونبرہ یو نظام وو، ہغہ ہم ختم کرو، نہ پاکستان شو نہ ہغہ ستیپ شو، نو دا بہ زہ درخواست کوم چہ تاسو دے محکمو تہ او وائی چہ ہغوی مونبرہ سرہ کبنینی، مونبرہ ہلتہ نہ منتخب نمائندگان یو، نہ زمونبرہ ہ Constituency شتہ، نہ زمونبرہ خبرہ منی، نہ مونبرہ لہ خہ اہمیت را کوی۔ دغہ مے درخواست دے جی، چہ پہ دے باندے تاسو خصوصی (غور) او کروی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ نشتہ، سیکرٹری ہیلتھ صاحب! د دغہ ډاکٲرانو دا فریاد دے معزز ممبر صاحب او کرو، دغہ تاسو پورہ کروی۔ غلام محمد صاحب، چترال نہ، خو صرف فلڈ باندے، مختصر۔ سپیکرز ډیر دی، مختصر وائی جی۔

جناب غلام محمد: نحمدہ و نصل علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بولنے کا موقع فام کیا۔ جناب سپیکر، جیسا کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر، جناب پیر صابر شاہ اور دوسرے ہمارے بڑے ہیں، انہوں نے بات کی صرف پشاور کے متعلق، یا ہمارے ایک دو ممبران نے اپنے اپنے علاقے کے متعلق بات کی لیکن جناب سپیکر، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، یہی درخواست کرتا ہوں، چونکہ آپ کو بھی پتہ ہے، اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے سارے اراکین کو بھی پتہ ہے کہ ضلع چترال اس صوبے میں سب سے بڑا ضلع ہے، کم از کم میری Constituency جو کہ تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار کلومیٹر پر محیط ہے، لیکن جناب والا، اس کے اوپر نہ کسی حکومت نے کسی بھی قسم کا، کسی بھی طریقے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ، وہاں سیلاب اگر آیا ہو، تو اس پہ بات کریں، یہ مطالبوں کا وقت نہیں ہے۔

جناب غلام محمد: اس کی طرف آتا ہوں سر، آتا ہوں، اس طرف بھی آتا ہوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سیلاب پر پہلے بات کریں۔

جناب سپیکر: اور جو دو چار وزیر صاحب تھے، وہ بھی چلے گئے ہیں، پتہ نہیں کہاں چلے گئے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی، وہ بھی چلے گئے ہیں۔ تو ان سب کی نظریں اس معزز ایوان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ وہ جو چترال میں رہ رہا ہے اور جو مانسہرہ میں رہ رہا ہے، وہ جو کئی میں رہ رہا ہے، وہ جو پشاور ویلی میں رہ رہا ہے، وہ جو سوات میں ہے، کہ ہمارے آج معزز ممبران اس موضوع پہ بات کریں گے اور ہماری جو مشکلات ہیں، اس میں کمی لائیں گے اور جو آج میں یہاں اندر کا ماحول دیکھ رہا ہوں، اللہ کرے کہ آپ آخر میں کوئی آج ایسی رولنگ دے دیں کہ ہم سب کا بھی پردہ رہ جائے اور حکومت کو بھی آئندہ یہ معاملہ Seriously لینا چاہیے۔ جناب سپیکر، جو باتیں میرے دوستوں نے کہیں ہیں، میں ان کو دہراؤنگا نہیں، میں صرف یہ جاننا ضرور چاہوں گا ابھی، کہ فیڈرل گورنمنٹ کی ایک ٹیم آئی تھی، اسی دن انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے ایک ٹیم بھیجی ہے اور وہ اندازہ کر رہی ہے اور ہم اس کو ریلیف دینے کیلئے، تو ہمیں اس معزز ایوان میں پتہ چلنا چاہیے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی جو ٹیم آئی تھی، انہوں نے کیا کیا، اور انہوں نے جا کر کوئی اس پر بات کی ہے اور کہاں تک وہ بات پہنچی ہے اور جو بات یہاں کی گئی ہے Crisis Management Cell کے بارے میں، یہ ہر ضلع میں موجود ہے۔ یہاں صوبے کی سطح پر بھی موجود ہے، ہمیں نہیں پتہ کہ وہ کام کر رہا ہے یا نہیں کر رہا؟ اور اگر یہ کام اس کا ٹھیک نہیں اور اس کی وجہ سے بھی، اگر وہ بھی Responsible ہے، تو ان کے خلاف جو ایکشن لیا گیا ہے، اس کو بھی ہمیں جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے میں چاہوں گا کہ ہمیں پتہ چلے۔ جناب سپیکر، جب اس طرح کی آفت ہمارے ہاں آتی ہے، تو ایک دم سارے لوگ ہم اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت میڈیا بھی بات کرتا ہے، ہم بھی بات کرتے ہیں اور جب چار دنوں بعد یا ہفتے بعد ہم بھول جاتے ہیں۔ اس سے کئی بڑی تباہی جناب سپیکر، ہمارے علاقوں میں زلزلے کی وجہ سے آئی تھی۔ وہاں پیسے کی بھی کوئی کمی نہیں تھی، پوری دنیا نے ڈالر میں پیسہ بھیجا تھا، پیسہ اسلام آباد میں پہنچ گیا ہے، وہ علاقے جو وہاں آج بھی مشکل سے زندگی بسر کر رہے ہیں، میری مراد ہزارہ ڈویژن کے ان علاقوں سے ہے، جہاں زلزلے نے تباہی مچائی تھی۔ آپ یقین مانیں جناب سپیکر، آج تین سال گزرنے کو ہیں، شاید ایک سکول بھی پوری طرح تعمیر نہ ہو سکا ہو، شاید ایک سڑک بھی پوری طرح ابھی تک تعمیر نہ ہو سکی ہو۔ میری ایک بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی بات بھی پیچھے چھوڑیں جناب سپیکر، وہ بچے جن کیلئے پیسہ بھی آگیا تھا، پیسہ اربوں روپیہ پڑا ہوا ہوگا، ایر اور پیرا کے پاس، اب ہیرا پھیری کے علاوہ اور کوئی کام وہاں نہیں ہو رہا جناب سپیکر۔ ایک دفتر میں جائیں، تو وہ کہتے ہیں یہاں ڈی آر یو تک آپ پیرا میں جائیں جب صبح یہ

پتہ کرتے ہیں تو پیرا کہتی ہے جناب سپیکر، کہ میرے پاس کوئی پاور نہیں، ایرامیں جائیں اور جب ایراسے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں جناب یہ ایرا کونسل ہے اور اس کو ہیڈ جناب پرائم منسٹر صاحب کریں گے اور وہ بیٹھیں گے اور فیصلہ کریں گے اس صوبے کا۔ میں اس معرزا یوان کی توجہ جناب عبدالاکبر صاحب! آپ کی توجہ بھی چاہوں گا، یہ بہت اہم معاملہ پر بات کر رہا ہوں، آپ بھی بہت اہم ڈسکشن کر رہے ہونگے، مجھے یقین ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں آپ کو ڈسٹرب کیا ہے۔ یہ معرزا یوان ہمارے ساتھ اس معاملے پر کھڑا ہو جائے کہ یہ جو پیسہ آیا ہوا ہے جناب سپیکر، میں نے چیف منسٹر صاحب سے اس دن ریکویسٹ کی تھی کہ یہ پیسہ اس صوبہ سرحد کی ان لاشوں کے اوپر آیا ہوا ہے، ان لوگوں کیلئے آیا ہوا ہے جو لٹے ہوئے ہیں، وہ بیچارے آج بھی کھلے آسمان کے نیچے زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔ کیا تصور ہے ان بچوں کا جو آج سکول میں اس شدید موسم میں، اس بارشوں کے موسم میں، پھر ایک بڑا شدید بر فباری کا موسم شروع ہونے والا ہے، کھلے آسمان میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟ پیسہ پڑا ہوا ہے، یہ معرزا یوان ہمارے ساتھ اٹھے اور سی ایم صاحب، یہ پیسہ ہماری پرائونٹل گورنمنٹ کے ڈسپوزل پر آنا چاہیے، یہ ہمارے Aligned departments کے ڈسپوزل پر آنا چاہیے تاکہ ہمارے کام ہو سکے اور اگر اسی طرح تین سال اور گزر گئے، دو سال اور گزر گئے تو پھر ہمارا کوئی حال پوچھنے والا نہیں ہو گا جناب سپیکر۔ تو جو آج ریزلیوشن لائی گئی ہے، ہم اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ ان حالیہ بارشوں سے ہزارہ ڈویژن میں بھی امسال جناب سپیکر، ہمارے کئی روڈز ایسے ہیں جو آج بھی بند ہیں، بہت سی سڑکیں کچی تھیں اور بہت سی سڑکوں میں سلائیڈز آئی ہوئی ہیں اور بہت سارا جانی نقصان ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جناب منسٹر صاحبان، یہاں جو دو بیٹھے ہوئے ہیں، تین صاحبان، انہوں نے بھی اس بات کا نوٹس لیا ہو گا کہ ہزارہ ڈویژن میں ان حالیہ بارشوں سے جو تباہی ہوئی ہے، جو سڑکیں بند ہیں جناب، ایک خاص Package ہمیں دیا جائے تاکہ وہ جو کچے روڈز ہیں اور مشکل سے لوگ اپنے اپنے علاقوں میں جاتے ہیں، پوری طرح سے آج وہ ہمارا ایریا Chop up ہوا ہے تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ ہم عالمزینب صاحب کی اور جن دوستوں نے اس موضوع پر بات کی ہے، ان کی مکمل حمایت کرتے ہوئے آپ سے یہ بھی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ہزارہ ڈویژن کو بھی اس معاملے میں شامل کیا جائے جناب سپیکر، اور جو بہت بڑی ہماری Amount ہے، ایک دفعہ پھر زور دوں گا کہ اتنا بڑا پیسہ ہمارا وہاں پڑا ہوا ہے ایرا کے پاس، میں صرف ایک مثال دے کر آپ سے اجازت لے رہا ہوں کہ جو چھوٹے دفتر ہیں ڈی آر یو کے، ایسٹ آباد میں مانسہرہ میں ہیں، تیس تیس لاکھ روپے ایک ایک

میں نے کا جناب سپیکر، ان کا خرچہ ہے، تیس تیس لاکھ روپے ان کی اسٹبلشمنٹ کا خرچہ ہے، میں نے سوال بھیجا تھا، مجھے ابھی تک جواب نہیں ملا کہ 'پیرا' اور 'ایرا' کے اخراجات کتنے زیادہ ہیں، یہ پیسہ، اگر ہم اس معاملے میں آج فیمل ہو گئے جناب سپیکر، جو مجھے سب سے زیادہ خطرہ ہے تو پھر دنیا کبھی بھی ہماری اس مشکل میں پیسہ ہمیں نہیں بھیجے گی۔ وہ کہے گی کہ یہ ایک ذمہ دار قوم نہیں ہے، ہم نے ان کے لوگوں کیلئے پیسہ بھیجا ہے، اگر یہ اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے، اپنے لوگوں کو دوبارہ بسانے کیلئے، اپنی روڈیں دوبارہ آباد کرنے کیلئے، اپنے سکولز دوبارہ بنانے کیلئے Interested نہیں ہیں تو پھر شاید کبھی بھی کوئی بڑا اللہ نہ کرے اس ملک میں طوفان آئے اور دنیا ہماری مدد کو نہ آئے۔ وہ پیسہ پڑا ہوا ہے میں پھر ریکویسٹ کرونگا کہ

 جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: کہ آپ اپنے جور سوخ ہیں، ان کو بھی استعمال کریں گے تاکہ ہمارے لئے ہماری مدد ہو سکے۔ آپ کا بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔ تھینک یو جی۔ وقار احمد خان سوات سے جی۔

جناب وقار احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ پہ دے سیلاب باندے زما تولو رونرو خبرے او کرے، د دوئی تولو سرہ زما اتفاق دے او پہ دے غمخواری کین مونر تولو سوات دوئی سرہ شریک یو او چہ ہر قسم تعاون زمونر نہ کیری، انشاء اللہ کہ مالی وی او کہ جانی، ہغہ بہ د دوئی سرہ کوؤ خو جناب سپیکر صاحب، ستاسو پہ توسط سرہ زما یو خواست دے چہ زمونر پہ سوات کین جاری کوم حالات دی، پہ ہغے باندے بار بار ما ذمہ وارو کسانو تہ ریکویسٹ کرے دے او ہلتہ کین بار بار سویلین آبادی Hit کیری، نو زما ستاسو پہ توسط باندے ہغے ذمہ وارو کسانو تہ دا خواست دے چہ دا سویلین آبادی Hit کول د بند کری او کوم مشکلات سرہ چہ عام خلق دوچار دی نو د ہغوی پہ حال د رحم او کرے شی۔ دوئی خو دلته عبدالاکبر خان صاحب خبرہ او کرہ چہ فلہ د خدائے د طرفہ راغلیے دے، زما دا عرض دے چہ د گولہ باری دا سیلاب چہ پہ مونر وریری د فوجیانو د طرفہ، نو مہربانی د او کری او سویلین آبادی Hit کول د بند کرے شی۔ ہلتہ چہ کوم مریضانو تہ تکلیف دے، پروں زما پہ حلقہ کین خوارلس کورہ لگیڈلی دی،

درے کسہ پکبن مپہ دی او اووہ پکبن زخمیان دی او د هغوی د راوستلو، اتہ بجے دا واقعہ شوے دہ د سحر او د خلور بجو پورے هغه مریضان بے یار و مددگار پراتہ وو هلته کبن او هغوی د راتلو، د راورو خہ بندوبست نہ وو هسپتال تہ، نو زما ستاسو پہ توسط خواست دے چہ پہ دے مسئلہ د فوری طور ایکشن واغستے شی او پہ سویلین آبادی د گولہ باری بند کرے شی۔ ستاسو دیرہ مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔۔۔۔۔

جناب شمشیر علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شمشیر علی خان صاحب! دے سیاسی صورتحال باندے بہ بلہ ورخ بحث کیری، نن سیلاب باندے صرف خبرے دی۔ سلیم خان وزیر صاحب، آپ بھی کچھ کہنا چاے چاہتے ہیں؟ ہم، یہ ساری فریاد تو لوگ آپ سے کر رہے ہیں، حکومت کے وزراء صاحبان سے، بولیں آپ کیا بولنا چاہتے ہیں؟

جناب سلیم خان (صوبائی وزیر): جناب سپیکر، بہت بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ یہ سیلاب کے حوالے سے سارے دوستوں نے بہت اچھی اچھی باتیں کیں اور اس دفعہ سیلاب سے ہمارا ضلع پشاور جس طرح متاثر ہوا ہے بری طرح سے، ہم سب کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔ خاصکر میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے جب سیلاب آئے تھے، مختلف جگہوں میں ہم نے میڈیکل کیمپ لگائے تھے اور جتنا بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے ہو سکا، ہم نے Medical treatment provide کی تھی۔ جناب سپیکر، جس طرح دوستوں نے کہا کہ سیلاب مختلف ڈسٹرکٹس کے اندر آیا ہے، اس طرح میری جو Constituency ہے ضلع پشمال، وہ بھی سیلاب کی وجہ سے کافی متاثر ہوا ہے اور اس معزز ایوان کے اس میں پشمال کو بھی شامل کیا جائے۔ چونکہ وہاں میں Personally گیا تھا Visit کیلئے، کافی گھر وہاں پر سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں اور جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں جس کیلئے ہم نے باقاعدہ ڈی سی او صاحب کو وہاں پر رپورٹ کرنے کیلئے کہا تھا۔ جناب سپیکر! یہ ابھی ریلیف پہنچ جو اس وقت ریلیف کمیشن کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے، میرے خیال میں اس میں Amendment کی ضرورت ہے۔ جب میں نے معلومات کیں، میری معلومات کے مطابق اگر کوئی گھر مکمل طور پر Damage ہوتا ہے، Fully collapse ہوتا ہے تو اس کیلئے صرف پچیس ہزار روپے کاریلیف رکھا گیا ہے مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ پچیس ہزار روپے میں میرے خیال

میں آج کل ایک ہاتھ روم بھی نہیں بن سکتا تو اس کیلئے اگر اس میں تھوڑی سی Amendment لائی جائے کہ کم از کم ایک بندے کو جس کا گھر مکمل طور پر Collapse ہوتا ہے، کم از کم اگر ایک لاکھ روپیہ دیا جائے تو ان کے ساتھ ہم تھوڑی بہت مدد کر سکیں گے۔ یہی میری گزارشات تھیں۔ بڑی مہربانی، جناب۔

جناب سپیکر: جناب، ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں نہیں، سیکرٹری ہیلتھ صاحب، معزز ممبران کی طرف سے دیر لوڑ اور اپر کے ہسپتالوں میں بہت لوڈ پڑا ہے، مہاجرین جو باجوڑ سے آرہے ہیں، ان کیلئے میڈیسن کی اشد ضرورت ہے، ادھر کافی میڈیسن پہنچادیں، تھینک یو۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب ہمارے ساتھ غم میں شریک ہونا چاہتا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ اس اہم موضوع پر آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ اس وقت پشاور میں جو تباہی ہوئی ہے، یقیناً اس صوبے کے سارے ممبران اسمبلی اپنے اپنے حلقوں کی طرف سے ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ سر، سیلاب ہمارے علاقوں میں بھی آتے ہیں، پچھلے سال بھی آیا تھا، میرے حلقے کے چار دیہات اس سے بری طرح متاثر ہوئے تھے لیکن یہاں کے سیلاب کا ایک عنصر یہ بھی ہوتا ہے کہ سیلاب کے ساتھ ساتھ اموات بھی اس میں ہو جاتی ہیں اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ گھر بھی بن سکتے ہیں، فصلوں کی تباہی کا بھی ازالہ ہو سکتا ہے لیکن جس بندے کے اپنے گھر میں ایک گھر کا فرد ہی نہ رہے تو یقیناً وہ ہماری ہمدردی کا زیادہ مستحق ہے۔ میں سر، صرف چند گزارشات کرنا چاہوں گا کیونکہ اس پر ایک سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے اور وہ یہی ہیں کہ جب تک ایریکیشن ڈیپارٹمنٹ اور جو ان کے واٹر چینلز ہیں، اس پر Messengers depute نہ ہوں کیونکہ اگر بہت بھی تیز پانی ہو اور بطور زمیندار سر، یہ میرا اپنا تجربہ ہے کہ گھنٹوں کی بات اس میں یقیناً ہوتی ہے، ایک ایسا سسٹم جب تک ہم Devolve نہ کریں کہ ان کو اگر Timely اطلاع ہو جائے تو اس میں کم سے کم اگر نقصانات ہونگے تو یہ جو اموات کا سلسلہ ہے، اس میں کافی حد تک کمی آسکتی ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کی بھی یقیناً ذمہ داری بنتی ہے لیکن عبدالاکبر خان صاحب نے گلہ کیا کہ جب تک پنجاب میں کوئی کام نہ ہو تو اس کا نوٹس نہیں لیا جاتا، یہ اگرچہ موقع نہیں ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ جب تک ہماری وادی پشاور میں بھی ایک کام نہ ہو، ہمارے علاقوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ اس طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ پچھلے سال ہمارے چار دیہات ڈوب گئے تھے، اگرچہ وہ دوسری حکومت تھی لیکن کوئی توجہ نہیں دی گئی تھی۔ سر، آج اس فلور پر میں اس Protest کو، کیونکہ اس میں ہمارے ثناء اللہ خان کے حلقے کا بھی ایک

دیہات تھا جس میں چھ فٹ تک پانی ایک ماہ سے زیادہ کھڑا رہا اور وہاں کے جو نقصانات ہوئے ہیں، اس فورم سے میری یہ گزارش ہوگی کہ جب مرکزی حکومت کی طرف سے ریلیف آئے تو ہمارے ان دیہاتوں کا بھی خیال رکھا جائے جو پچھلے سال ان میں تباہی ہوئی ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔ تھینک یو۔ محمود عالم خان کو ہستان سے۔

جناب محمود عالم: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: مائیک آن کریں۔

جناب محمود عالم: سیلاب کے اوپر انہوں نے بات کی۔ الحمد للہ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے، ساتھیوں نے کافی اچھے انداز میں سیلاب کے اوپر بات کی تو میں اپنے کو ہستان کے حوالے سے بات کرونگا جہاں سیلاب آیا ہے اور بہت زیادہ نقصان ہوا ہے کو ہستان میں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سیلاب جو ہے، یہ ہر سال آتا رہتا ہے، ہر سال کوئی نہ کوئی واقعہ ہوتا ہے تو اس پر ہم اسمبلی میں بات کرتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں ہوتا ہے اور حوصلہ افزائی کر کے چلے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں آپ سے یہ کہوں گا کہ اس سیلاب کی تباہ کاریوں کو دور کرنے کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے، اس میں حکومتی ارکان بھی شامل ہوں اور اس میں اپوزیشن والے بھی ہوں کہ کس طرح اس تباہ کاری سے بچا جائے، کس طریقے سے اس کو دور کیا جائے، کس طریقے سے اس میں مدد کی جائے؟ تو ایسی کوئی کمیٹی ہمیں بنانی چاہیے اور ہمیں قومی لیول پر بھی، قومی حکومت سے بھی یہ مطالبہ کرنا چاہیے کہ کسی طریقے سے اس سیلاب کی تباہ کاری کو دور کیا جائے اور ہم جو ہیں، وفاقی حکومت کا حصہ ہے صوبائی گورنمنٹ، تو ہمارا حق بنتا ہے کہ جس طرح وفاقی گورنمنٹ پنجاب والوں کی مدد کرتی ہے اس کی ہر مشکل میں، جب پنجاب میں سیلاب آتا ہے تو پورا پاکستان چوکس ہوتا ہے تو اسی طرح صوبہ سرحد کے اندر کہیں بھی اگر سیلاب آتا ہے، تباہ کاری ہوتی ہے تو پھر صرف صوبائی گورنمنٹ کے فنڈ سے یہ کمی و بیشی ہم پوری نہیں کر سکتے ہیں، تو ہم جب تک قومی حکومت سے اس تباہ کاری کو دور کرنے کیلئے فنڈ وصول نہیں کرینگے، وہ ہماری مدد نہیں کرے گی تو اس وقت تک اس تباہ کاری کو قابو کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ چونکہ یہ اللہ کی طرف سے ایک عذاب ہے، اس عذاب کو روکنے کیلئے

ہمیں کوشش تو کرنی چاہیے لیکن وہ کوشش کس طریقے سے کی جائے؟ وفاقی حکومت والوں سے ہمیں

مطالبہ کرنا چاہیے۔ دوسرا این جی اوز سے ہمیں مطالبہ کرنا چاہیے۔-----

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔

جناب محمود عالم: اور مختلف ڈونرز سے ہمیں مطالبہ کرنا چاہیے۔ سپیکر صاحب! مجھے ایک دو منٹ اور دے دیں، میں نے ابھی بات ختم نہیں کی۔

جناب سپیکر: نہیں، محض کریں۔ بہت دوست۔۔۔۔۔

جناب محمود عالم: کوہستان کے حوالے پہ میں ابھی آیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، اس پر آجائیں نا، میں کوہستان کی بات سننا چاہتا ہوں۔

جناب محمود عالم: ابھی سپیکر صاحب، ایک بات تو یہ ہے کہ ہمارے جتنے ایم پی ایز ہیں، ہر ایک نے اپنے حلقے کے اوپر بات کی ہے کہ میرے حلقے میں یہ تباہی ہوئی ہے، میرے حلقے میں یہ تباہی ہوئی ہے لیکن یہ ہم سب کا اجتماعی کام ہے۔ دیکھو اگر کسی کے حلقے میں تباہی ہوئی ہے تو یہ صوبہ سرحد کے اندر ہوئی ہے، پشاور کے اندر ہوئی ہے اور یہ ہم سب کا اجتماعی کام ہے۔ ہم سب نے ملکر اس تباہ کاری کو کس طریقے سے ہم روک سکتے ہیں، اس کیلئے ہمیں ایک طریقہ کار بنانا ہے اور ہمارے کوہستان کی ابھی تک بات ہی نہیں ہوئی ہے۔ کوہستان ایک ایسا علاقہ ہے، وہاں کنڈیاں وادی، ہرن، وہاں پر اتنی تباہ کاری ہوئی ہے کوہستان کے اندر اور یہاں میرے خیال میں کسی ممبر کو پتہ بھی نہیں ہو گا کہ کوہستان میں بھی سیلاب آیا ہے یا نہیں آیا، نہ کسی نے ذکر کیا ہے۔ کوہستان ہے بھی پسماندہ اور جب اس قسم کے واقعات وہاں آتے ہیں کوہستان میں، تو پھر پسماندہ ہونے کے علاوہ اس کو ہم ایسے چھوڑ دیتے ہیں ہر چیز میں اور کوہستان میں اتنی تباہی ہوئی ہے، میں وہاں کی رپورٹ بھی لایا ہوں تازہ۔ یہاں پشاور میں تو یہ ہے کہ یہاں مطلب روڈز ہیں، سڑکیں ہیں، مختلف قسم کے این جی اوز آتے ہیں، مختلف قسم کے لوگوں کی رسائی یہاں تک ہوتی ہے لیکن کوہستان میں جہاں تباہی ہوئی ہے، خدا کی قسم وہاں پیدل ہم آٹھ آٹھ، دس دس کلومیٹر چل کر جاتے ہیں، وہاں کوئی گاڑی نہیں جاتی ہے اور پیدل چلے جاتے ہیں، پہنچنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو ہم کہتے ہیں کہ یہاں پشاور میں، جب ہم اس مشکل کو دور نہیں کر سکتے ہیں تو وہ لوگ جہاں ہم سات کلومیٹر، دس کلومیٹر پیدل چل کر پہنچتے ہیں، ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ وہ پریشان حال ہیں، ان کا کون پوچھے گا سپیکر صاحب؟ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں اور میں، اگر آپ یقین نہیں کرتے ہیں تو یہ تصویریں میں لیکر آیا ہوں، ابھی تازہ وہاں پر جو فلڈ آیا ہے، وہاں پر جو نقصان ہوا ہے سیلاب سے، یہ تصویریں میرے پاس پڑی ہیں، اگر کسی نے دیکھنی ہوں اور اتنا بڑا نقصان ہوا ہے، تقریباً اس میں جو ٹوٹل نقصان ہوا ہے، ایک سو اسی خاندانوں کا نقصان ہوا ہے۔ میں نے وہاں ضلعی گورنمنٹ سے یہ رپورٹ منگوائی ہے اور اس

تین چار سو کورونہ تباہ شوی دی خود ہغوی متعلق چا خہ خبرہ اونکرہ۔ زہ خپلہ، اگرچہ ما تہ ہغہ شعر نہ دے یاد چہ کہ "ہغہ د ہلکانونہ یاد سرونہ خبرہ پاتے شوہ نو جینکئی بہ ئے گئی" (تالیاں) نو زہ دا خبرہ کوم چہ زما د کوہات چہ کوم مسائل دی، ہغہ زہ اوچت کرم۔ زما پہ علاقہ کبن د تین سو نہ زیات گھرانے چہ دی، ہغہ تباہ شوی دی، جانی نقصان ہم شوے دے او مالی نقصان ہم شوے دے۔ دے خائے کبن د ریلیف خبرہ کیبری، ریلیف وقتی شے دے، زہ دا غوارم چہ دے د پارہ تاسو پلاننگ او کروی او ہغہ علاقے چہ کومے د برساتی نالو پہ زد کبن دی، د پارہ د سپیشل پلاننگ اوشی چہ آئندہ د پارہ دا نقصان اونہ شی۔ دیرہ مہربانی۔ (تالیاں)

ڈاکٹر اقبال دین: پوائنٹ آف آرڈر۔ ما تہ دوہ منتہہ راکری۔

جناب سید رحیم: جناب سپیکر! زہ یو ضروری خبرہ کول غوارم۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، خود دوہ منتہو نہ بہ زیات نہ اخلے، دوہ منتہہ ڈاکٹر صاحب! دوہ منتہہ۔۔۔۔۔ (شور)

جناب سید رحیم: جناب سپیکر! زہ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب، زہ دا عرض کوم چہ دا پرابلمز، دا ما لیکل ہم کری دی، خہ وختے چہ سیلاب راغے، پہ کوہات کبن ہم سیلاب راغے وو جی، پہ کوہات کبن ہغہ وخت ایک سو پینستہ نہ زیات کورونہ او بو او پرے وو، مرگ او ژوبلہ ہم پکبن شوے وہ۔ دوہ خلہ پہ دے سلسلہ کبن زہ پینسور تہ ہم راغے یم، افراسیاب ختک صاحب چہ پہ اینکسی کبن ہلتہ ریلیف کمشنر سرہ خبرے کولے او د ریلیف کمشنر سرہ ئے د تہلے صوبے د سیلاب چہ کوم کوم خائے کبن تباہی شوے وہ، ہغے پہ بارہ کبن ہغوی تہ ہدایات اولیبرل چہ تاسو دوئی سرہ دا امداد او کروی۔ ہغہ ٹائم کبن زہ دوہ خلہ راغے یمہ او افراسیاب ختک صاحب پہ وساطت باندے ریلیف کمشنر تہ ما کوہات کبن چہ سیلاب نہ کومہ تباہی شوے وہ او ایک سو پینستہ کورونہ ہغہ وخت پورے چہ سیلاب او پری وو، ما د ہغوی د پارہ د او پرو، د غورو او د چینی مطالبہ کرے وہ خود افسوس دا دے چہ صرف او صرف کمبلے یعنی Blankets مونہ تہ رالیبرلے شوی

دی، باقی ہیخ شے نہ دے رالیبرلے شوے۔ د کوهاپ ډی سی او او ډی او آر صاحب زہ ډیر زیات مشکور یمہ چہ پہ ہغہ تائم باندے مونر اولیبرل او ہغہ خایونو تہ اورسیدل او خپل طرف نہ د کوهاپ پہ سطح باندے چہ ہغوی خہ کولے شو، ہغوی او کرل او زہ اوس ہم دا وایمہ چہ کوهاپ تہ پہ دے سلسلہ کین ہیخ قسم امداد د ریلیف کمشنر نہ دے ملاؤ شوے، د افراسیاب ختک غوندے معزز ہستی د ہدایاتو باوجود۔

جناب سپیکر: سید رحیم خان! خودوہ دوہ منتہ، د دوہ منتو نہ بہ زیات نہ اخلے۔

جناب سید رحیم: جناب سپیکر صاحب! زہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سید رحیم خان تہ مائیک آن کری۔

جناب سید رحیم: بند دے جی۔

جناب سپیکر: یوتچ ور کری نوبیا بہ آن شی۔

جناب سید رحیم: سپیکر صاحب! زہ بہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ضرورت نشته تاسو تہ د مائیک، خیر دے وایی جی۔

ایک آواز: مائیک کھلاؤ شو۔

جناب سید رحیم: کھلاؤ شو؟ بنہ۔ جناب سپیکر صاحب! لکہ خنگہ چہ زما دے ورونرو خبرہ او کرہ د سیلاب پہ سلسلہ کین، مونر د دوی پہ دکھ درد کین باقاعدہ شریک یو او انشاء اللہ تعالیٰ زما دا ملگری او مونر مشترکہ طور باندے یو قرارداد پاس کول غوارو چہ دا امداد چہ کوم دے، دا کم دے، لہذا مرکزی حکومت نہ د قرارداد پہ ذریعہ یو درخواست کول غوارو چہ ہغوی بھرپور امداد د دوی او کری جی۔ (تالیاں) اصل کین خبرہ دا دہ جناب، چہ زمونر پہ ضلع بونیر کین د نن نہ دوہ درے ورھے مخکین، خلور ورھے مخکین پہ پولیس باندے د شپے حملہ اوشوہ، اتہ تنہ د پولیس مرہ دی نو زہ درخواست کوم ستاسو پہ وساطت باندے چہ حکومت د د ہغوی خاندانونو تہ باقاعدہ معاوضہ ور کری او د ہغوی چہ کوم رولز ریگولیشنز دی، د ہغے مطابق د د ہغوی مداوہ اوشی۔ جناب سپیکر صاحب، پولیس والا دومرہ

Impress شوی دی د دغه مرگونو نه روستو چه هغوی باقاعده د کرا کر چو کئی، چه هغه زمونږ او د سوات په مینځ کښ باؤنډری ده، هغه ئے خالی کرے ده۔ دغسے د کینگر گلئی چو کئی چه زمونږ د میاں خان سنگاؤ او ابازدرو، چه هغه مالا کنډ ایجنسی ده، هغه خائے کښ زمونږ سرحد دے، هغه چو کئی خالی شوے دی۔ دغسے جناب، په پیر بابا کښ چه کومه چو کئی ده، هغه هم د خوف و هراس د لاسه پولیس خالی کرے ده۔ نن زمونږ قوم را پاخیدلے دے او قوم چه کوم دے، په هغه چو کو کښ ناست دے او د ملک د سرحداتو هغه باقاعده حفاظت کوی۔ نن جهگړه شروع ده چه د طالب په نوم کوم تحریک دے، کیدے شی چه طالبان وی یا نور شوک وی خو قیصر خان ماسره ناست دے، د دوئ په حلقه کښ سنگر یو خائے دے چه په هغے کښ جنک شروع دے، اته کسه ئے ترے، وائی چه ژوندی او نیول که شیر کسان، قیصر خان راته اوس او وئیل۔ دغسے پروں چه کوم جهازونه راغلی دی او شیلنگ ئے کرے دے، د سلطان وس نه او د غازی خانی نه، د ډگر کلی نه، د پگری نه، د ایسار نه خلق وتلی دی خو که چرے دغه جهازونو شیلنگ نه وے کرے نو قوم هغه خلقو ته رسیدلے وو، نن به هغه کسان نیولے شوی وو خو نه پوهیرم چه دا شیلنگ چه دوئ کوی نو دوئ خو هغه په تهپیک نشانه باندے شیلنگ نه کوی۔ د دے مطلب دا دے چه بره فوج شویا نورے ایجنسی شوے او دا کوم کسان چه راغلی دی، د دوئ په مینځ کښ زما چه خومره خیال دے باقاعده Commitment دے، په دے ډډه باندے چه کوم دے یعنی صحیح هغوی حمله نه کوی او قوم باقاعده دے حد ته رسیدلے وو چه هغوی دا کسان نیولے وے، نن د قوم د پنجه نه هغه خلق خلاص کرے شول، نو دا مے درخواست دے چه دا مرکزی حکومت او صوبائی حکومت د-----

جناب سپیکر: سید رحیم! لاء اینډ آرډر باندے مونږ بله ورځ ټائم ایښودے دے، په هغے کښ بیا بنه زړه سپک کره۔

جناب سید رحیم: تهپیک ده، خبره جی مختصر کوم۔ زمونږ د قوم سرحدات غیر محفوظ دی۔ مونږه ستاسو په وساطت باندے صوبائی حکومت ته دا درخواست کوؤ چه هغه فوری طور باندے مونږ له دوه پلاټون باقاعده ایف سی، څلور پلاټون ایف سی او څلور پلاټون مونږ له باقاعده پولیس را کړی-----

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔

جناب سید رحیم: او کوم پولیس والا چہ زمونر د بونیر نہ پہ نورو ضلعو کبئ دی، ہغہ د مونر تہ واپس کری د پارہ د دے چہ دا سرحدونہ، دا چہ کوم زمونر نورو ضلعو سرہ باہرے لگیدلے دی، چہ دا محفوظ شی او مونر تہ خطرات کم شی۔ ستاسو جی دیرہ دیرہ مننہ۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ شگفتہ ملک بی بی، مختصر دو، دو منٹ۔

محترمہ شگفتہ ملک: دیرہ مننہ سپیکر صاحب، چہ تاسو موقع را کرہ۔ خنگہ چہ زمونر د دے پی ایف۔ ون عالمزب او زمونر طہماش خان خبرہ او کرہ، سپیکر صاحب، ستاسو حلقہ دہ او زمونر ارباب ایوب جان، دے کبئ زہ پخپلہ ہم تلے یمہ او ما Visits کری دی، زیات تر پہ ریگی کبئ او پہ لکری کبئ خکہ چہ لکری چہ دہ، ہغہ اکثر خلقو دا خبرہ کولہ چہ ہلتہ دیر لہ نقصان شوعے دے، زہ پخپلہ تلے یم ہلتہ، تقریباً پنخلسو نہ واخلہ تر شلو پورے کورنہ ہلتہ بالکل تباہ شوی دی۔ د دے نہ علاوہ ریگی چہ کوم دے، ہغہ خو ستاسو حلقہ دہ، تاسو تہ بہ زیاتہ پتہ وی چہ ہغہ خو پورہ کلے دے، پہ لکری کبئ جی زہ تاسو تہ او اوایم چہ ہلتہ مونرہ باقاعدہ یویو کور تہ لاہرو، ہغے خائے کبئ داسے وو چہ ہغہ کورونہ بالکل تباہ شوی دی او پہ یو کور کبئ درے کسان چہ دی، دوہ لونرہ او یو پلار پہ او بو کبئ دوب شوی وو۔ دے سرہ د ہغوی چہ کومہ مور وہ، ہغہ د Heart patient وہ، ہغہ ہم تر خہ حد پورے او بو اورے وہ خو چرتہ بیا اونے پورے انبتے وہ، خہ مسئلہ شوعے وہ۔ دغہ کورونو تہ چہ مونر لاہرو، دغہ خائے کبئ زما پہ خیال عاطف تلے وو، دورہ ئے کرے وہ، زمونر عالمگیر خلیل تلے وو خود دے نہ علاوہ ہلتہ ہیخوک نہ وو تلی، نو زما پہ خیال دا دیرہ د خفگان خبرہ دہ چہ مونرہ پبنتانہ اکثر دا وایو چہ پبنتانہ چہ دی، ہغہ د پبنتانے اوری دی، نو کہ دغہ خلقو لہ صرف زمونر د دے اسمبلی دا ممبران ورونرہ خونیندے چہ کوم دی یا زمونر دا وزیران صاحبان چہ دی، دوئی لہ چہ صرف دوئی تلے وے او دوئی پبنتانہ ئے کرے وے نو دغہ خلق بہ دیر زیات Encourage شوی وو (تالیان) خکہ چہ دے کبئ چہ کوم کورونو کبئ مہری شوی وو، دوئی تہ زہ پخپلہ لاہرو او ہغہ

کورونا کبڻ چہ کومے بنجے وے نو هغوی دومره زیات خوشحالہ شول چہ یرہ مونڙ له شوک راغلل، زمونڙ تپوس ئے او کړو۔ دے کبڻ بل یو کور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ډیرے بنے خبرے کوی، دا تاسو ټول نوټ کړئ، دا وزیران صاحبان ئے خصوصی نوټ کړئ۔

محترمہ شگفتہ ملک: دے کبڻ جی، وزیران صاحبان زمونڙہ تلے ہم دی، مونڙ د هغوی ډیره شکریہ ادا کوؤ خو ډیر داسے وزیران وو چہ هغوی صرف وزټ کړے دے نو پکار دا وو، زہ پخپله ہم تلے یم خو ما سرہ لاس کبڻ خہ نہ وو چہ مونڙ هغه ټائم هغوی تہ ورکړے وے۔ پہ دغه لکړئ کبڻ چہ خومره کورونہ تباہ شوی دی او خومره کسان مړہ شوی دی، ما باقاعدہ Individual د هغه کور د خلقو نومونہ او د هغوی فون نمبرے ہم لیکلی دی خو مونڙ سرہ داسے خہ لاس کبڻ نہ وو چہ مونڙ هغوی تہ هغه ټائم ورکړے وے۔ دے کبڻ جی، زہ تاسو تہ دیو بل هلک خبرہ او کرم، یو زلمے هلک چہ کوم پہ دے سیلاب کبڻ لکيا وو او خلق ئے بیچ کول او د پلاسټک چہ کومہ رسئ وه، هغه خیتے پورے د خان نہ تاؤ کړے وه او هغه خلق به ئے راویستل او پہ هغه کبڻ هغه رسئ د هغه نہ تاؤ شوے وه او هغه هلک پکبڻ ډوب شوے او مړ شوے وو، نو د دغسے خلقو کورونو تہ چہ مونڙ لارو نو هغوی پہ دے باندے ډیر زیات خوشحالہ وو خو دوئ د پارہ تر اوسه پورے خہ شوی نہ دی ځکه چہ دے خلقو سرہ زما رابطہ ده۔ نو سپیکر صاحب، تاسو تہ به مے خواست وی ځکه چہ ریگے چہ دے، هغه ستاسو حلقہ کبڻ راخی، دے سرہ پی ایف۔5 کبڻ لکړئ راخی خو چونکہ عاطف د ملک نہ بهر دے نو د دغه علاقو د پی ایف۔5 د پارہ خہ پوائنټ یا خہ داسے انتظام نہ دے شوے اوسه پورے ځکه چہ آر سی او خہ میتنگ راغستے وو، پہ هغه کبڻ ئے دا ایم این ایز راغبوتی وو، ایم پی ایز، خود پی ایف۔5 پکبڻ نمائندگی د چا نہ وه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عالمزیب خان او طهماش خان، دا واورئ، دا کوم ځایونہ ئے چہ اوبنائیل، دا تاسو نوټ کړئ۔

محترمہ شگفتہ ملک: لکړئ کبڻ تاسو تہ به دا اووایم چہ لکړئ کبڻ تقریباً پنځلس کورونہ دی او داسے ځایونہ وو چہ هلته صرف هغه اونے پاتے دی، نور هلته

جناب عاقل شاہ صاحب، وزیر ثقافت، پورے اجلاس کیلئے: محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ، وزیر سماجی بہبود آج کیلئے،

Is it the desire of the House that the leave may be granted?
(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.....

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ریزلیوشن بنا رہے تھے کچھ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب! صرف دوہ منٹہ خبرہ کول غوارم۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، دے پئے، تائم شتہ۔

جناب عالم زیب: بالکل جی۔

جناب سپیکر: بنہ تہ لبر کبئینہ، یو دوہ منٹہ، خیر دے، دے ہم غمرازی کوی درسره،

دوہ منٹہ، صرف دوہ منٹہ۔ ملک قاسم خان کامائیک آن کریں۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ، جناب سپیکر۔ معزز اراکین اسمبلی چہ کومے خبرے

اوکریے سیلاب بارہ کبن، پشاور، چارسدہ، زہ افسوس دا کوم جی چہ هر کال دا

سیلاب راخی خود دے د پارہ داسے خہ Mechanism پکار دے چہ ایجاد شی

چہ بیا د پارہ د دے شی مکمل بندوبست اوشی۔ جناب والا، زہ او گلستان خان

پرون ریلیف کمشنر تہ ورغلیے وو پخپلہ، افسوس خود دا دے چہ مونر تہ اسمبلی

نہ داسے Change راوستل پکار دی پہ ریلیف ایکٹ کبن، چہ پچیس ہزار

روپی، پہ ساہے چار ہزار روپی خبنتے دی چہ پچیس ہزار روپی یو کور تباہ

شی، ہغے تہ ملاویری۔ پچیس ہزار روپی خہ شے دے جی؟ یوے کمرے د چار

دیواری دس ہزار روپی؟ پہ دس ہزار روپی خوزر خبنتے نہ ملاویری۔ دا معزز

اراکین اسمبلی د دا سوچ اوکری چہ پہ دے ریلیف ایکٹ کبن مونر خہ چینج

راولو او دغہ خلق چہ کوم دی، آخر پہ پچیس ہزار روپی یا پہ دس ہزار روپی،

یوہ بیزہ، نن دیوے بیزے خہ قیمت دے یا دیوے غوا خہ قیمت دے؟ نو دا خبرے

دیرے قابل غور دی جناب والا، او د وزیرانو چہ خومرہ پورے زما خور اووئیل،

دا خو خپلے حلقے تہ محدود دی، یو وزیر دا وئیلی دی چہ زہ د صوبے وزیریم،

کہ چرے پہ دے وزیرانو کبں یو وزیر دا اووائی چہ لاریم کرک تہ، چترال تہ؟ اسپیشلی د ہغے خلقو د حال مونبرہ تہ پتہ دہ۔ جناب والا، زما پہ خپلہ حلقہ کبں سیلاب راغلے دے، پہ خدائے یقین او کړئ تراوسہ پورے تینت نشتہ دے او ہغہ تینت کہ تاسو او گورئ چہ ہغہ خہ تینت دے جی؟ دوئ وائی چہ تینتو نہ مو دراستولی دی، کمبل مو دراستولی دی، د ہغہ کمبلو کوالٹی کہ تاسو او گورئ چہ ہغہ کوم قسم کوالٹی دہ؟ صاحب! دغہ اسمبلی تہ دا سوچ پکار دے چہ دا ریلیف ایکٹ، گورئ جی نن اورسوئ خود ہغوی د پارہ پہ ریلیف ایکٹ کبں خہ شے نشتہ دے، د ہغوی د پارہ چہ تیوب ویل دریا برد شی، سیلاب ئے یوسی، د ہغوی د پارہ پہ ریلیف ایکٹ کبں خہ شے نشتہ دے نو جناب والا شان، زہ دا ریکویسٹ کوم، زمونبرہ خپلہ حلقہ، زمونبرہ پہ کرک دسترکت کبں چہ کوم مونبرہ راغلو، دوہ اوس پکبں مرہ دی، پچاس پکبں تقریباً زخمیان دی، چا تراوسہ پورے پوبنتنہ نہ دہ کرے۔ د ہغوی تراوسہ پورے دوئ یو رپورٹ نہ دے ور کرے، محکمہ مال بالکل د ہغے پہ بارہ کبں ہیخ قسم کارروائی نہ دہ کرے نوزہ ریکویسٹ کوم چہ زمونبرہ حلقے تہ د ہم دغسے قسم توجہ ور کرے شی لکہ خہ رنگ چہ اسراراللہ گنڈاپور صاحب او وئیل چہ پہ وائی پشاور کبں چہ خہ رنگ مراعات وو، دغسے د Backward areas تہ ہم توجہ ور کرے شی۔ دیرہ شکریہ، دیرہ مننہ۔

جناب سپیکر: د ریلیف پیسو کبں چہ تاسو دا خبرہ او کرہ، دا بلہ ورخ بیا پیش کړئ، دا واقعی جائز خبرہ دہ، دا زیاتول پکار دی، دا بہ کوؤ۔ دا ریزلیوشنز بہ شوک پیش کوئ؟ او شوک کہ پہ ہغے بانڈے، جائنت ریزولوشن دے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اکرم درانی صاحب پرے ہم دستخط کرے دے، سکندر خان پرے ہم کرے دے، پیر صاحب ہم کرے دے، رحیم داد خان کرے دے، بلور صاحب ہم کرے دے، تولو پرے دستخطے کری دی۔ نہ، Text ئے یو دے خو چونکہ دا پشاور دسترکت Main affected دے نو مونبرہ وایو چہ طہماش خان او د ارباب صاحب حلقہ او د عالمزیب خان حلقہ او ستاسو حلقہ لبرہ زیاتہ دے کبں متاثرہ شوے دہ، نو مونبرہ وایو چہ دا قرارداد د ہغوی د طرف نہ ہم راشی، د خلور وارو نہ او ستاسو د طرف نہ او د تولو د طرف نہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Alamzeb Khan.

جناب عالم زیب: اعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: اول خوبہ د رول Suspend کولو د پارہ مونبرہ ریکویسٹ کوؤ، دا اوکڑہ کنہ؟

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالاکبر خان: د رول 240 لاندے رول 124 د Suspend کرے شی او مونبرہ تہ د د قرار داد د پیش کولو اجازت را کرے شی۔
جناب سپیکر: معزز ممبر صاحب کی طرف سے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرنے کی التجا کی گئی ہے تاکہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ آیا معزز ایوان اسکی اجازت دیتا ہے؟ جو اس کے حق میں ہیں، وہ ہاں، میں جواب میں دیں اور جو اس کے مخالف ہیں، وہ ’ناں‘ میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، لہذا عالم زیب خان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

جناب عالم زیب: اعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ بہت مہربانی، بہت شکریہ۔ میں اپنی طرف سے اور پورے اہل پشاور کی طرف سے، جتنے ہمارے پارٹی لیڈرز ہیں، ان کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان سب بڑوں نے، بزرگوں نے، ان محترمین نے متفقہ طور پر اس قرارداد پر Sign کر کے ہمیں یہ عزت بخشی ہے، پشاور کو عزت بخشی ہے، پشاور کے ان لوگوں کو عزت بخشی ہے جو کہ اس حالت میں در بدر ہیں۔ میں پھر بھی اپنی طرف سے، طہماش خان کی طرف سے، سپیکر صاحب کی طرف سے، ارباب ایوب جان صاحب کی طرف سے آپ لوگوں کا بہت مشکور ہوں، بہت مہربانی۔
"حالیہ سیلابوں نے پشاور، اس کے گرد و نواح اور دیگر اضلاع میں تباہی مچادی ہے جس سے سینکڑوں، ہزاروں مکان تباہ ہوئے ہیں، پل اور سڑکیں بہہ گئی ہیں، سینکڑوں جانیں اللہ کو پیاری ہو چکی ہیں، لوگ در بدر ہو گئے ہیں، ان کا کوئی پرسان حال نہیں، ان کی امداد اور آباد کاری صوبائی حکومت کے بس میں نہیں

یم چہ دا پہ Bottom کبن وو، نائن باندے وو خوشناسو مشکور یمہ چہ تاسو دا
 اہم مسئلہ د Bottom نہ اوچتہ کرہ او نن پہ دے باندے ڊیر بنہ بحث اوشو، پہ
 دے باندے ہم زہ ستاسو مشکور یمہ او بیا دریم خلیے ستاسو مشکور یمہ جناب
 سپیکر صاحب، چہ تاسو دا کوم بدترین سیلاب د پینور پہ ضلع کبن نن راغلیے
 وو، دا عام سیلاب نہ وو جی، لکہ زما ڊیرو دوستانو ممبرانو صاحبانو دا
 اووئیل چہ دا خوہر کال سیلاب پینور کبن دوہ درے کالہ پس راخی، دہغے
 سیلاب نوعیت بل شان وی جناب سپیکر صاحب، ہغہ پہ سیندونو کبن اوہہ
 راشی، یو کلے دوہ کلی، درے کلی خراب شی خو جناب سپیکر صاحب، دا
 سیلاب زما خویاد نہ شی د پینور پہ تاریخ کبن چرتہ سلو کالو کبن داسے
 سیلاب راغلیے وی۔ دا جناب سپیکر صاحب، بدترین سیلاب وو، تاسو خو لاری
 کلو تہ، مونہہ ہم لاری، مونہہ خو چہ کلو تہ لاری نو زمونہر ٲول کلی نیست ونا بود
 شو، د صفحہ ہستی نہ زمونہہ کلی ختم شو۔ جناب سپیکر صاحب، دہغے نہ
 علاوہ زمونہر دا Basic infrastructure چہ د پینور دے لکہ سر کونہ شو، نہرونہ
 شو، ہسپتالونہ شو، دا ہم تباہ وبریاد شو۔ دے کبن مونہہ بہ دا خواست کوؤ،
 زمونہہ خودا حق دے د فیڈرل گورنمنٹ سرہ، مونہہ خیر نہ غوارو ورنہ، زمونہہ
 پیسے ہغے فلڈ ریلیف کمیشن کبن پرتے دی، Rescue Crisis، ہلنہ کبن زمونہہ
 چہ کومے ادارے جوڑے شوی دی، د ہغوی سرہ زمونہر فنڈز پراتہ دی نو جناب
 سپیکر صاحب، د سیلاب د مخ نیوی د پارہ زمونہہ بندونہ نشتہ دے۔ زمونہہ ہم
 حق دے چہ داسے تباہی د تدارک د پارہ د انتظامات اوکریے شی او خنگہ چہ
 اکرم خان درانی صاحب او فرمائیل چہ وزیراعظم صاحب پکار دے چہ دلنہ کبن
 راشی نو دے قراداد کبن دا شاملول غواری چہ وزیراعظم صاحب د راشی او
 خیلو سترگو سرہ د اوگوری چہ نن د پینور خہ حالات دی؟ جناب سپیکر، نن سبا
 د میڈیا ورھے دی، الیکٹرانک میڈیا او پریس میڈیا تہ بہ زہ دا خواست کومہ
 چہ پینور کبن چہ کومہ تباہی شوے دہ، پہ تیر شوی سلو کالو کبن داسے
 سیلاب او داسے آسمانی آفت مخکبن چرتہ نہ دے راغلیے نو دوی تہ بہ زہ جناب
 سپیکر صاحب، ستاسو پہ وساطت داخواست کومہ چہ دا مسئلہ زمونہہ پہ
 شریکہ دہ، زمونہہ ہم دہ، د خلقو ہم دہ، د پریس میڈیا دہ او د الیکٹرانک میڈیا

ہم دہ۔ زمونبرہ ڀيرو رونرو دا خبره اوکړه، سکندر خان اوکړه، پيرصابر شاه صاحب اوکړه، درانی صاحب اوکړه او عبدالاکبر خان اوکړه چه په پنجاب کښ خو ډير معمولی غونډے سيلاب راشی او د ټولے دنيا توجه خپل خان طرف ته اوگرځوی خو هلته زما په خیال د پنجاب ميډيا زمونبره د دے ميډيا نه تکره ده۔ هلته ورکوټے غونډے، يو معمولی غونډے خبره وی، د هغے نه به ډيره لويه خبره جوړه شی۔ اوس خبره دا ده چه زمونبره خپله ميډيا چه ده، زمونبره پريس چه دے، پکار دی چه هم دا خبره، او دوی کرے ده دا خبره، زه د دوی مشکوريمه خو دا خبره زیاته هائی لائټ کول غواری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لږه ئے کرے وه، لږه ئے کرے ده او ډيره پکار ده۔

وزیرزراعت: ولے چه ډيره زیاته تباھی اوشوه او بل دا خو تهپیک ده، زمونبره رونرو دا مسئلے، سيلاب، آسمانی آفتونه، زه خو دا دعا کومه چه خدائے پاک د دے آفتونو نه مونبره په آمان کښ اوساتی او دا امتحانونه، زمونبره غربت ډير دے، زمونبره نن دا پختونخوا صوبه چه ده، 1999 کښ، چه کوم analysts دی هغوی چه کوم اعداد و شمار مخکښ پيش کرے وو او اوس چه پيش کوی، هغے وخت کښ د غربت نه زمونبره خلق چه دی، د غریبی د کرښے نه لاندے 19% خلقو جناب سپیکر صاحب، زندگی تیروله او نن هر څوک، دا Confirmed statistics دی چه نن صوبه سرحد کښ 42 فیصد خلق د غریبی د لائن نه لاندے زندگی تیروی۔ زمونبره حالات گورے ډير خراب دی۔ مونبره مسلسل خانه جنگی کښ یو د 1979ء نه جی، د دے مسلسل غلط پالیسیانو په وجه باندے نن زمونبره د غریبی هغه کرښه چه ده، د هغے لاندے 42 فیصد مونبره زندگی تیروؤ جی۔ دا هغه لکه څنگه اکرم درانی صاحب اووئیل چه د هغه مسلسل غلط پالیسیانو نن نتیجه زمونبره مخے ته راغله چه مونبره در په در او خاورے په سریو۔ سول واردے دلته جی۔ مونبره دا وایو چه یوځائے د دے مخ نیوے اوکړو جی۔ مونبره کوششونه اوکړل چه د امن په ذریعه باندے دا اوشی او مونبره غواړو او همیشه امن غواړو او د دے امن د پاره نن اسمبلئ کښ زمونبره ملگری ناست دی په یو اتفاق، مونبره غواړو چه امن نه وی نو ترقی به چرته وی؟ امن غواړو او خامخائے د خدائے

اضلاع کین راغلی دے، مونبرہ پہ دغہ سانحہ باندے د خپلو تولو منتخب ممبرانو، چہ کوم د دے حلقو سرہ تعلق لری، سرہ او بالخصوص د هغه حلقو عوامو سرہ مکمل د یکجہتی اظہار کوؤ او انتہائی د افسوس اظہار پرے کوؤ۔ پہ دغہ لہ کین چہ خومرہ خبرے اوشوے، ملگرو د خپل تاثراتو اظہار او کرو، یقیناً قابل تعریف دے، پکار ہم دے، من حیث الاقوم ہم مونبرہ تہ پکار دی چہ مونبرہ پہ داسے حالاتو کین خپل یو قومی کردار ادا کرو۔ پہ دغہ لہ کین خبرے خو ډیرے اوشوے خو چہ کومو ملگرو، خصوصاً پیپلز ډاکٹرز فورم چہ هلته کوم کمیپس اولگول یا نورو ملگرو چہ کوم Individual خپل کردار ادا کرو، زہ هغوی Appreciate کومہ۔ چہ ممبرانو، منسیرانو وزت کرے دے، زہ خپله تلے وومہ، تنولی صاحب راسرہ وو، ظاہر شاہ صاحب، افتخار شاکئی او ملک طہماش صاحب، یقینی خبرہ دہ بیا حالات داسے وو چہ لکہ بالکل صفحہ هستی نہ ډیر کلی وراں شوی دی او بالکل هغه کورونہ Flat شوی دی۔ ډیر بد حال دے او داسے حال وو چہ خلقو سرہ د خبنکلو د پارہ یو کتورے د اوبو ہم نہ وو پاتے کورونو کین نو پہ هغه حالاتو کین د انسان زہ درد پیری خو چہ انسانی جذبہ لری۔ نو د هغوی د امداد خبرہ دہ، چہ خومرہ زیات نہ زیات د هغوی سرہ امداد کیدے شی نو کم دے۔ زہ د خپل صوبائی چیف منسیر صاحب ہم مشکوریمہ چہ سردست ئے د پانچ کروڑ روپو اعلان کرے دے۔ دا هیخ ہم نہ دے خو چونکہ د خلقو د دلجمعی د پارہ زہ وایم چہ پہ Initial stage باندے دا ہم یو Positive step وو او انشاء اللہ زہ امید لرم چہ پراونشنل گورنمنٹ بہ پہ دے کین خپل بھرپور کردار ادا کوی۔ دا آفت پہ مونبرہ باندے راغلی دے او انشاء اللہ مونبرہ بہ د دے آفت مقابلہ ہم هغسے پہ همت او جوانمردی سرہ کوؤ چہ خنگہ ژوندی قومونہ کوی۔ د دے نہ علاوہ د مرکزی حکومت د پارہ ہم دلته ریزولیشن پاس شو او انشاء اللہ امید دے چہ مرکزی گورنمنٹ بہ ہم پہ دے کین بھرپور کردار ادا کوی۔ خو پورے چہ د الیکٹرانک میڈیا خبرہ اوشوہ جی، تولو ملگرو دا Observation اوساتلو، دے کین هیخ شک نشته دے چہ زمونبرہ پہ دے قوم کین قومی شعور ډیر زیات دے حکمہ چہ کلہ د دے نہ مخکین زلزله، هغه۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب! خہ ضروری خبرہ ده؟

سید محمد صابر شاہ: ما جی، د قرارداد خبرہ کولہ۔

جناب سپیکر: در کوم، چانس در کوم، چانس در کوم۔

وزیر آراکری و محصولات: نو قومی شعور ڍیر زیات دے چه خنگه هزاره کین، بالا کوټ کین، کشمیر کین زلزله راغله وه او الیکترانک میڈیا په هغه کین یو Main کردار ادا کرے وو نو دے ټول قوم، د خیبر نه تر کراچی پورے، په هغه کین خپل یو قومی کردار Show کرے وو نو که دغه شے دغه خائے کین هم شوی وے چه دا کومه تباھی راغله ده په صوبه کین خصوصاً په نوبنار کین، که الیکترانک میڈیا خپل صحیح کردار ادا کرے وے نو نن به مونږه ته دا ضرورت نه وو، دے قوم به خپل کردار خامخا ادا کولو۔ د افسوس خبره خو دا ده چه مونږه ته لکه اوس پته لگی چه په چترال کین هم تباھی راغله ده، په ډیر کین هم راغله ده، په کوهستان کین هم راغله ده خو په الیکترانک میڈیا کین دا خیزونه نشته دے جی۔ چه کوم خلق په دے آفت کین شهیدان شول، د هغوی د وارثانو سره هم مونږ مکمل د همدردی اظهار کوؤ خو جناب سپیکر، دلته کین یو دوه خبرے زه ستاسو په نوټس کین راوستل غواړمه چه یوه خبره زمونږه مشر عبدالاکبر خان او کره د کرائسز مینجمنټ کمیټی چه انتہائی Important خبره ده، چه په دے باندے Implementation اوشی او دویمه خبره زما قابل احترام مشر پیر صابر شاہ صاحب چه او کره د Encroachment په باره کین، دا جی ډیره Sensitive خبره ده د Encroachment، نن زمونږه خوړونه په هر ډسټرکټ کین بند کرے شو، په هغه کین کنسټرکشن اوشو نو دا هغه قدرتی لارے د اوبو، نو که دغه Encroachment مونږه Remove نه کرو نو نن په پیښور کین دا آفت راغله دے، سبا به په نوبنار کین وی، بله ورځ په صوابی کین او مردان کین به دا آفت وی نو دغسے که نن مونږه دا خبره کوؤ چه د تیر حکومت د پالیسو په وجه دا غلطه منصوبه بندی شوی وه نوراروان، خدائے د نه کری بیا مونږه دا ناست خلق ټول د هغه جرم ذمه وار یو که مونږه خپله ذمه واری پوره نه کره او دا Encroachment مو ختم نه کرو، دا قوم مو د دے آفتونو نه خلاص نه کرو۔ دویمه

خبره جناب سپيکر، زمونږه ډير لويه يو بد قسمته، يوه الميه دا ده چه مونږه خپله غلطی هم نعوذ باللہ د خدائے په ذات وراوتپو او مونږ هره خبره ته، وائی چه دا ناگهانی آفت د خدائے د ډډه راغله ده، دا د انسان گرفت چه د قیامت په ورځه ده نو صرف په ده شعور باندې او هغه اختیار باندې ده چه کوم اختیار خدائے پاک انسان ته دنیا کښ ورکړې ده نو که د دغه شعور لاندې که زه په ځان باندې پټرول واچوم او بیا تیلې لگوم چه څه مه نصیب کښ وی د خدائے د ډډه به وی نو لازمی خبره ده چه انجام به څه وی؟ که یو سړی له لامبونو نه ورځی او هغه سیند ته دانگی او دا وائی چه څه خدائے ته منظوره وی، نو لازمی خبره ده چه د هغه مرگ به وی۔ نو د دې د پاره زه دا خبره کوم چه زه د دې څیزونو سره قطعاً اتفاق نه کوم چه دا سیلاب چه کوم په پښور باندې راغله ده نو دا ناگهانی آفت ده، دا انسانی آفت ده۔ دا د هغه ډیپارټمنټ غلطیانې دی چه چا دا خوږونه دوه بند کړی دی او ټولې اوبه ئې په یو خوږ باندې راچولی دی۔ دا د هغوی د نااهلیت په وجه باندې دومره لویه تباهی راغله ده۔ که مونږه په ده باندې چشم پوشی او کړه، د دغه خلقو مخ نیوې مو اونکړو، دوی ته مو سزا ورنکړه، نو دا آفتونه به روزانه راځی او بیا به مونږه دغه فریادونه او ژړاگانې کوو، نن چه زما ورور ملک طهماش او عالمزب خان او تاسو دلته کښ ټول کوئ لگیائی، نو زه دا عرض لرم جی چه د دې شی مخ نیوې پکار ده او په ده په سختی سره کارروائی پکار ده او چه کوم خلق ذمه وار دی، کوم ډیپارټمنټس چه ذمه وار دی، د هغوی خلاف سخت نه سخت کارروائی پکار ده۔ د دې نه علاوه جی، یوه خبره دا عرض کوم، زما مشرانو دلته خبره د طیارو د بمبارو، د طالبانو د کردار او کړه، زه ضروری گنځم چه د دې لږ غونډه تشریح او کړم۔ چه څنگه زما مشر پیر صابر شاه صاحب او وئیل چه دلته یو نیټ ورک جوړ ده د مختلفو ملکونو د ایجنسیانو او د ملک خلاف لگیائی، نو زه عرض لرم جی چه د هغوی د دغه نیټ ورک د پراپیگنډې دا اثر ده چه نن مونږه هم د خپل آرمی خلاف، د خپلو ایجنسیانو خلاف د پراپیگنډې نه متاثره شوی یو۔ که دغه د ایجنسیانو تور کولې شی، مونږه ئې نه شو کولې، هم دغه زمونږه ایجنسیانې ئې کولې شی د ملک د تحفظ د پاره، د دې قوم د تحفظ د پاره، نو ځکه خواست

لرم چه کم از کم مونبر د داسے خلقو، زہ وایم چه هغه خلق چه زما په مشر آفتاب خان شیرپاؤ باندے دهما کے کوی، چه زمونبره دلته کبن د خوارلسو کالو جینئ باندے، ماشومے باندے سرے حلالوی د زرگونو خلقو په مخکبن، چه زما د ماشومانو سکولونه تباہ کوی، چه زمونبر هسپتالونه تباہ کوی او زمونبر د گورنمنٹ رت دے چیلنج کوی، مونبره ته دے دهمکیانے را کوی چه په پینځه ورځو کبن گورنمنٹ پریردوئ او مونبره ته دلته کبن Parallel یو سسٹم جوړوی، د دے خلقو سره Negotiation هډو پکارنه دے۔ زہ خو وایم چه د جیت جهازونو بمباری پریردوئ چه د ایتم بم بمباریانے په داسے خلقو باندے پکار دی چه کوم د دے ملک د پاره د تباہی باعث جوړیږی (تالیاں) کوم د اسلام د پاره یو دهبه جوړیږی لگیا دے او هغه خلق چه کوم د دے ملک وفادار دی، د هغوی که څه جائزے مطالبے دی، زمونبره د قوم نه دی، د هغوی سره Negotiation پکار دے چه څنگه پراونشنل گورنمنٹ کوی لگیا دے نو عزتمنده! زہ صرف دغه عرض لرم۔ دلته کبن چه زمونبره دے ملگرو خواست او کړو، زہ وایم چه دا ټول هاؤس پرے متفق دے چه کم از کم د یو میاشته دا تنخواه خوبه ټول ورکوؤ د هغوی د پاره، د دے خپلو ملگرو د پاره دا هیڅ قربانی نه ده بلکه زہ خو وایم چه دا کیننٹ ملگری چه کوم دی (تالیاں) د تنخواه سره چه زمونبره Monthly کوم الاؤنسز دی، زہ د هغه هم اعلان کوم چه هغه به دے خپلو روڼو د پاره انشاء الله ورکوؤ او دے کبن به بهرپور کردار ادا کوؤ چه زمونبره نه څه کیږی۔ ډیره ډیره مننه او شکریه جی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جن ممبر حضرات نے باجوڑ کے Affectees کی میڈیسنز کیلئے بات کی تھی، تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک جواب آیا ہے کہ منڈا، میدان، لال قلعہ میں وہاں تین بڑے کمپس ڈی سی او نے لگوائے ہیں، ادھر ایجو لیسنسز بھی کھڑے ہیں، میڈیسنز بھی Provide کی گئی ہیں۔

جناب ہدایت اللہ خان (صوبائی وزیر): جناب سپیکر صاحب، زہ ہم پہ دے سلسلہ کبن یو خو خبرے کول غواړم۔

جناب سپیکر: اودریرہ، دے لودھی صاحب ته مے مخکبن تائم ورکړے وو، آپ لودھی صاحب کے بعد۔

جارجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں نے بھائیوں کی باتیں سنیں۔ بہت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج صرف فلڈ پرباٹ ہوگی۔

سید محمد صابر شاہ: تاسو رول Suspend کہے دے؟ رول Suspend کہی نو دا قرار داد بہ ہم پیش کرو، دھغے نہ بعد بہ گورو۔

جارجی قلندر خان لودھی: شاید پیر صاحب، اگر میں اٹھ گیا ہوں تو ایک منٹ کیلئے مجھے بولنے دیں، میں اس قرار داد کا حصہ ہوں، میں ایک Clarification کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، آپ Explanation کر لیں جی، اس کے بعد آپ پیش کریں۔

جارجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، چونکہ میری صحت ٹھیک نہیں تھی، میں نے آپ کو اس کیلئے چٹ نہیں بھیجی کہ میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن چونکہ ایک بات ہوئی ہے، مجھے عالمزیب صاحب نے بھیجی ہے یہ قرار داد جو آپ نے مرکز سے ڈیمانڈ کی ہے دس ارب روپے کی، اس پر میں نے سائن بھی کی ہے اور اس کی میں نے حمایت بھی کی ہے۔ اب یہ نیٹو کی جو بات ہے، اس پر درانی صاحب نے مجھ سے سائن لئے ہیں اور اس کی بھی میں حمایت کرتا ہوں اور میری پارٹی بھی، اسلئے میں نے یہ بات کی ہے کہ میڈیا والے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ یہ نہ سمجھیں کہ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی کا جو ہے، ایک جسم ہے، ایک جسم کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے جتنے بھی حلقے ہیں، وہ اس کے جسم کے اعضاء ہیں، حصے ہیں اور جس حصے کو بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ سمجھیں کہ سارے جسم کو پہنچتی ہے۔ اگر پشاور میں سیلاب ہے اور اس کی تباہ کاریاں ہوئی ہیں اتنی زیادہ تو یہ ضروری نہیں ہے کہ ایبٹ آباد میں نہیں ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ پورے صوبے کا یہ مسئلہ ہے اور پورا صوبہ اس سے دکھی ہوا ہے اور اگر باہر کی اتحادی افواج آکر ہماری باؤنڈری پر بمباری کرتی ہیں اور ہماری مطلب ہے جانیں ضائع ہو رہی ہیں، شہید ہو رہے ہیں لوگ، تو یہ ہم سب کا دکھ ہے۔ ہم سب اس دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور ہم اس کو Condemn کرتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: جی، دا ایریکیشن منسٹر بہ روستو، تہ ہم وزیر صاحب یے، تہ ہم کبنینہ، اودر پیرہ، دا پیر صاحب دا خہ پیش کوی نو دے نہ پس بیا تاسو۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، دا قرار داد دے۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، اوس رول چہ کوم دے، بیا بہ
Suspend کیبی۔

جناب سپیکر: ہیخ ضرورت نشته، یو خل Suspend شوے دے، رولز اوس چلیدے
شی۔

قرارداد

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، یہ قرارداد ہے جی، متفقہ طور پر جس پہ شیر پاؤ صاحب، رحیم داد خان، اکرم
خان درانی صاحب اور بشیر بلور صاحب، ہم سب کے دستخط ہیں اور قلندر لودھی صاحب کے بھی، میں پیش
کرتا ہوں۔ "صوبائی اسمبلی کا اجلاس متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کرتا ہے کہ پاکستان کی سرحدات خصوصاً
ہمارے صوبے کے قبائلی علاقوں کی نیٹو افواج و قاتلہ سرحدی قوانین کی خلاف ورزی کرتی رہی ہیں اور
اطلاع ہے کہ آج نیٹو افواج نے براہ راست کرم ایجنسی پر حملہ کیا ہے جس سے پاکستان کی سالمیت، آزادی اور
خود مختاری کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو یہ اسمبلی اتحادی افواج کی شدید مذمت کرتی
ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ فوری طور پر نیٹو افواج کے اقدامات کے خلاف کارروائی
کرے اور ہم یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ کسی بھی ملک کو اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ
دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔" یہ قرارداد میں نے پیش کی ہے، درخواست
دے ہاؤس کبھی د منظور شی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تبول بہ پیش کوئی؟

جناب اکرم خان درانی: او جی۔

جناب سپیکر: بسم اللہ۔ دوئی مائیک آن کپڑی، سنگل تیچ ور کپڑی۔

قائد حزب اختلاف: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! "صوبائی اسمبلی کا اجلاس متفقہ طور
پر یہ قرارداد پاس کرتا ہے کہ پاکستان کی سرحدات کی، خصوصاً ہمارے صوبے کے قبائلی علاقوں کی نیٹو افواج
و قاتلہ سرحدی قوانین کی خلاف ورزی کرتی رہی ہیں اور اطلاع ہے کہ آج نیٹو افواج نے براہ راست کرم
ایجنسی پر حملہ کیا ہے جس سے پاکستان کی سالمیت، آزادی اور خود مختاری کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ اگر یہ
درست ہے تو یہ اسمبلی اتحادی افواج کی شدید مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ

فوری طور پر نیٹو افواج کے اقدامات کے خلاف کارروائی کرے اور ہم یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ کسی بھی ملک کو اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔"

جناب سپیکر: اور جو صاحب پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہو گیا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، سب پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اکرم خان درانی: نہیں، سب پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہو گیا، بس ہو گیا۔ قلندر لودھی صاحب! پیش کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "صوبائی اسمبلی کا اجلاس متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کرتا ہے کہ پاکستان کی سرحدات، خصوصاً ہمارے صوبے کے قبائلی علاقوں کی، نیٹو افواج و قفاؤ قفا سرحدی قوانین کی خلاف ورزی کرتی رہی ہیں اور اطلاع ہے کہ آج نیٹو افواج نے براہ راست کرم ایجنسی پر حملہ کیا ہے جس سے پاکستان کی سالمیت، آزادی اور خود مختاری کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو یہ اسمبلی اتحادی افواج کی شدید مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ فوری طور پر نیٹو افواج کے اقدامات کے خلاف کارروائی کرے اور ہم یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ کسی بھی ملک کو اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔" شکر یہ۔

جناب سپیکر: یہ موشن آپ کی طرف سے، سکندر شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: "صوبائی اسمبلی کا اجلاس متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کرتا ہے کہ پاکستان کے سرحدات خصوصاً ہمارے صوبے کے قبائلی علاقوں پر نیٹو افواج و قفاؤ قفا سرحدی قوانین کی خلاف ورزی کرتی رہی ہیں اور اطلاع ہے کہ آج نیٹو افواج نے براہ راست کرم ایجنسی پر حملہ کیا ہے جس سے پاکستان کی سالمیت، آزادی اور خود مختاری کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو یہ اسمبلی اتحادی افواج کی شدید مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ فوری طور پر نیٹو افواج کے اقدامات کے خلاف کارروائی کرے اور ہم یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ کسی بھی ملک کو اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔" شکر یہ۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی طرف سے بھی ہو گیا، شکر یہ۔

The motion before the House is that resolutions moved by the Honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The identical resolution is adopted unanimously.

(تالیاں)

جناب سپیکر: یہ ابھی آپ، تقریباً، وزیر صاحب، آپ کیا؟ وزیر صاحب کا مائیک آن کریں، ہدایت اللہ خان کا۔

جناب ہدایت اللہ خان (صوبائی وزیر): جناب سپیکر صاحب، ما دا خبرہ شروع کرے وہ، بیا پہ مینخ کبئ لڑہ نیمگرے پاتے شوہ۔ دا کوم خلق چہ جی راروان دی، د دے د پارہ پہ منڈہ کبئ پہ ہسپتال کبئ، سکول کبئ او لاندے درے کیمپونہ جوڑ شوی دی خو د منڈہ پہ ہسپتال کبئ یو ایمبولنس دے چہ ہغہ زخمیان راشی، ہغہ ایمبولنس چہ لار شی نو ہغہ نور زخمیان بیا انتظار کوی نو ہلتہ کبئ کم از کم پینخہ شپو ایمبولینسے اوس پہ دے وخت کبئ پکار دی۔ حقیقت دا دے پروں درے خلور مری زمونر پہ ادیرہ کبئ بنخ شو، ہغہ ہغے ایمبولینس راورل، ہلتہ بنخ شو، ہغہ راا ونہ رسیدل تائم تہ، بہر حال زہ دا وایم چہ دغہ اوشی۔ بلہ دا دہ چہ مختلف د ہغوی د خوراک انتظام، د تینتھونو انتظام برابر نہ دے۔ پہ زرگونو خلق راغلی دی جی، چہ پہ ہغے کبئ زنانہ دی، ماشومان دی او پہ ہغے کبئ اکثر زخمیان ہم راغلی دی جی، نو ما وئیل چہ کہ تاسو پہ دغے کبئ لڑ دغہ اوکری، نورہ زہ خبرہ اوپردہ نہ کومہ، مقصدی خبرہ ہم دغہ دہ چہ د دے ایمبولینسو غم فوری اوشی، دا ایمبولینسے اورسی ہلتہ کبئ او د خوراک او زمونرہ پہ خپلہ توگہ باندے د ضلعے خلق لگیا دے، ہغہ پخپلہ باندے د ہغہ خلقو میلستیا ہم کوی، ہغوی لہ خائے ہم ورکوی، پہ کورونو کبئ ئے ہم خائے کوی خو ہغہ دومرہ زیات دی جی، چہ پہ سرکونو باندے ناست دی۔ نن د ہغے جی تاسو، د دے خبرے ڍیر زیات ضرورت دے چہ د آخیرہ پورے دا خلق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شو جی، تھیک شو۔ محمد علی شاہ باچا، مختصر جی، مختصر۔ محمد علی شاہ باچا تہ مائیک آن کری۔

سید محمد علی شاہ باچا: خنگہ چہ دلتنہ دی، دغسے زمونرہ پہ مالاکنڈ کبئ ہم زما پہ خیال چہ ڍیر زیات خلق راغلی دی نو خنگہ چہ منسٹر صاحب دا خبرہ اوکریہ نو

مونر ہم دا ریکویسٹ کوؤ جی، چہ ہلتہ کیمپونہ او د میڈیسن بندوبست پہ مالا کنڈ ایجنسی کبن ہم اوشی جی۔

جناب سپیکر: جناب محمودزیب صاحب۔ محمودزیب صاحب کا مائیک آن کریں، مسٹر صاحب کا۔

جناب محمودزیب خان (وزیر برائے فنی تعلیم): جناب سپیکر، ڈیرہ مہربانی۔ د سیلاب متعلق خبرہ اوشوہ جی، پہ دے باندے کہ مونر۔ خومرہ خبرہ او کرو، د اللہ د طرف نہ یو آفت وو خو مونر۔ لہ پکار دا دہ چہ مونر۔ پہ دے کبن د خپلو ورونرو سرہ، د دغہ علاقو مونر پخپلہ دغلتنہ وزت کرے دے، زمونر سرہ ہیلتھ منسٹر ہم وو، لیاقت شباب صاحب وو، طہماش خان وو، مونرہ پی ایف۔7، پی ایف۔8 او پی ایف۔1، تولے علاقے کتلی دی۔ ہلتہ دومرہ غت حالات خراب دی چہ یو کور ہم نہ دے پاتے شوے، بالکل مکملہ علاقہ تباہ شوے دہ خو مونر۔ تہ صرف افسوس پہ دے دے چہ کہ دا چرتہ پہ پنجاب کبن شوے وے یا سندھ کبن یا پہ بل خائے کبن شوے وے نو دے لہ بہ میڈیا ڈیر غت کوریج ور کرے وے، نو اول زمونر۔ د خپلے میڈیا نہ دا گلہ دہ چہ کم از کم زمونر۔ د دے علاقے د پارہ پکار دا وہ چہ یو Proper کوریج شوے وے او بھر دنیا تہ او خاصکر ہغہ ڈونر ایجنسیانو تہ ہم تہ لبرلے وے چہ پہ دے سیلاب کبن خومرہ کورونہ، خومرہ ماشومان او خومرہ خلق او خومرہ کورونہ تباہ شوی دی۔ بلہ خبرہ دا دہ چہ مونر۔ تہ افسوس پہ دے خبرہ دے، زہ بحیثیت د حکومت د یو وزیر وایم دا کومے غلطیانے چہ مونر۔ لیدلی دی چہ زمونر۔ کوم ریلیف وو نو ہلتہ چہ کومہ طریقہ باندے ہغہ ریلیف تقسیمیدو نو د ہغے نہ ہغہ خاص پبلک ہم مطمئن نہ وو۔ مونر۔ ڈیر خایونو تہ داسے تلی یو چہ ہلتہ زمونر۔ بے عزتیانے شوے دی، مونر۔ تہ کنخلے شوی دی او ہغہ وجہ دا وہ چہ خلقو تہ اوبہ ہم پہ دے ٹائم باندے نہ ملاویدے، کوم چہ دا منرل واٹر وو یا خہ وو، خلقو تہ ہغہ اوبہ ہم نہ ملاویدے۔ نو دغہ باندے جی، اگرچہ د صوبائی حکومت مونر۔ حصہ یو خو زمونر۔ د دوی نہ دا درخواست دے کہ دوی Proper یو انکوائری او کری، صوبائی حکومت د پورہ یو انکوائری او کری او بلہ یو غتہ مسئلہ دا دہ چہ خاصکر دا خو رونہ چہ کومو خلقو بند کری دی او ناجائز Encroachment ئے کرے دے نوزہ خو وایم چہ پہ دے باندے د ہم یو انکوائری مقرر شی چہ پہ کوم کوم خائے کبن دا سیلاب د کومے وجے نہ

راغلی دے، دا خبرہ خود پینور متعلق دے، دغہ شان جی، زمونر دریائے پنجکوپر یا دریائے سوات چہ پہ کوم خائے راغلی دے، ہلتہ ہم ہغے مکمل ایریا تباہ کرے دے، کہ اپر دیر دے کہ لوئر دیر دے، کہ دیکھا چہ کوم چارسدہ ضلع دے یا پینور ضلع دے، دائے مکمل جی تباہ کرے دے، نو لہذا پہ دے باندے ہم جی مونر تاسو تہ درخواست کوؤ چہ د پینور سرہ تاسو دا نور خایونہ ہم دغہ کرئی جی۔ زمونر جی نن سبا ضلع دیر، زمونر د ضلع دیر سرہ تعلق دے نو پہ باجوہ کبن چہ کوم آپریشن شروع دے جی نو ہلتہ چہ کوم د باجوہ اوسیدونکی خلق دی، ہغوی تہ واحد لاریو دیر دے چہ ہغہ دیر تہ راخی، ہیلتہ ڈیپارٹمنٹ طرف تہ زمونرہ صرف دا خواست دے چہ لکہ ہلتہ غت ہسپتال تیمرگرہ ہسپتال دے چہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال دے، مونر تہ اوس دا اطلاع راغلی چہ ہلتہ یو نمونہ میڈیسن نشتہ او ہغہ دومرہ Serious مریضان دی چہ مونرہ د خلقو نہ ورتہ ڈیرے چندے او کرے، پہ چندو باندے لگیا دی او ہلتہ خلق مریضانو لہ وینے ہم ورکوی خو ہلتہ نہ Proper ایمبولنس سسٹم شتہ چہ ہلتہ Proper لکہ خنگہ چہ پکار دہ چہ دومرہ غت آپریشن روان دے، پکار دا دہ چہ صوبائی حکومت او مرکزی حکومت، زہ وایم چہ یواھے دا صوبائی حکومت ہم نہ شی کولے، ہلتہ پکار دا دہ چہ Proper میڈیسن خاصکر د Anti-biotic ڈیر زیات کمے دے، پہ ہسپتالونو کبن بالکل میڈیسن نشتہ، خلق پہ چندو باندے مریضانو د پارہ بندوبست کوی او پہ ہغے کبن زیات زنانہ دی او ماشومان دی چہ کوم کسان د ہغہ خائے نہ راروان دی، نو لہذا زمونر، او بلہ یو غتہ، زہ ستاسو پہ ذہن کبن دا راوستل غوارمہ چہ مونر تہ یو بلہ مسئلہ پینہ دے، خاصکر ضلع دیر تہ چہ مونر تہ دا خدشہ دہ چہ ہسے نہ دا کوم کسان چہ راروان دی او د ہغہ باجوہ نہ راخی چہ پہ دے کبن داسے خلق را نہ شی چہ ہغوی دلته زمونر د دیرامن وامن تباہ کرے، نو لہذا حکومت د پہ دے باندے سوچ او کرے چہ کم از کم د دغے د پارہ یو خاص انتظام او کرے چہ پہ دے کبن ہسے ہغہ شریپسند عناصر را نہ شی۔ زمونر دغہ یو خو گزارشات دی۔ زہ ستاسو ڈیرہ شکرہ ادا کوم، تاسو مونر لہ ٹائم راکرو او بلہ خبرہ دا دے، زما ڈیر جی، لکہ ہلتہ ڈیرے زیاتے مسئلے دی، لکہ د ایمبولنس متعلق، د ہغے خلقو د پارہ نہ داسے تینتو نہ شتہ چہ ہغہ تینتو نہ

اولگوى، مونڙه په سڪولونو ڪين، په خپلو ڪورونو ڪين خلق ڊيره ڪري ڊي۔ بله خاصڪر كه صوبائي حڪومت ئه ڪوى او مرڪزى حڪومت ته هم زمونڙ درخواست ڊه ڇه ڊغه خلقو ڊ پاره ڊ Proper ڪيمپ بندوبست او شى او په هغه بانڊه خاص ڊا خيال او ساتله شى ڇه په ڊه ڪين ڪوم خلق ڊى، ڪوم ٽائپ خلق ڊى؟ نو ڊا به ڊيره مهربانى وى۔ زما ڊا درخواست ڊه ڇه ڪم از ڪم په ڊه ڇيز بانڊه فوراً ڊى سى او ته يا ڊ هغه ڄائى ايس پى ته اطلاع او ڪرئ شى او كه هغه ڊ ڊه ڄائى نه ڄومره ايمبولينسے تله شى جى ڇه هلته ورشى او ڊ هغه خلقو امداد او شى۔ ڊيره مهربانى۔

جناب سپيڪر: ستا ڇه ڪومه خبره راغله وه، هغه خو په چراغان بانڊه وه او خبره ڊ بلا ڊيره نوره او ڪرئ۔ وزير صاحب۔ محمد على خان، محمد على خان۔
 ميان افتخار حسين (وزير اطلاعات): پوائنٽ آف آرڊر جناب سپيڪر۔

جناب سپيڪر: پوائنٽ آف آرڊر مخڪين راغله، ورڪرئ ميان صاحب ته موقع ورڪرئ؟

جناب محمد على خان: سپيڪر صاحب مائڪ هم ما له را ڪرئ ڊه۔

جناب سپيڪر: وزيران صاحبان تاسو نه هم زيات فرياد ڪوى۔

جناب محمد على خان: سپيڪر صاحب، ستاسو ڊيره مننه، مائڪ مو ما له را ڪرئ ڊه، ما او وري، ڊير وخت نه، هغه بل سيشن نه پاڄو او ڪينيو، پاڄو او ڪينيو، نن به مو او وري۔ وزير پته نه لگى، منستيران صاحبان نن مطالبه ڪوى نو مونڙ به ڄه او وايو؟

جناب سپيڪر: فلڊ بانڊه خبره او ڪرئ خو مختصر۔

جناب محمد على خان: فلڊ بانڊه وائيم سپيڪر صاحب، ڇه پيښور ضلع بانڊه خبره او شوله، ڊيره افسوسنا ڪه واقعه وه۔ قرارداد پرئ پاس شو خو سپيڪر صاحب، ڇه شبقدر ته راشه، ڊيو هفتي نه بازار ڪين او هغه سره خواؤ شا ڪلو ڪين او به ولاڙه ڊى او نن هم ڊا حال ڊه، زه سحر راتلمه، زه په سرڪ، په روڊ نه يم راغله، زه په ڪلو ڪوڄو ڪين راوتئ يم۔ ڊ او بو نڪاسى نشته ڊه، Encroachment ڊ لاسه ٽوله چينله ڊى، ڪوم ڊ او بو ڄايونه ڊى، هغه بند ڊى

او اوبہ ہغہ رنگ ولاہے دی، کورونو کبن ہم ولاہے دی۔ کورونو تہ یو Already تکلیف دے، بازار تہ تکلیف دے۔ دا درخواست مو دے، دا اپیل مو دے چہ فوری د د اوبو نکاسی او بیا د ایریکیشن منسٹر صاحب ناست دے، دوئ تہ اووایی چہ دا Encroachment د وران کرے شی او دا کوم چہ چینلے دی، کوم د اوبولارے دی، ہغہ د کھلاؤ کرے شی او د اوبولارے تولے د گند بلانہ د کے دی، نکاسی بند دہ، اوبہ تولے پہ روڈ روانے دی۔ دے سرہ مسٹر سپیکر، ملگرو خبرہ او کرلہ خو دوئ تہ شاید چہ علم نشتہ چہ صرف دوئ وائی پہ دیر د باجور دا خلق روان دی، پہ مہمند ایجنسی او پہ شبقدر باندے روزانہ پہ شلونو گاڈی، بلکہ سو پورے گاڈی راعی، ہلتہ زمونر شبقدر کبن ہم ڈیرہ دی، مونر سکولونہ ہم ورتہ خالی کپی دی، پیسنور تہ ہم راروان دی، مونرہ پہ خپلہ طریقہ باندے د ہغہ خلقو مدد کوؤ خو ہغوی د پارہ یو کیمپ پکار دے فوری طور چہ ہلتہ یو کیمپ ہم جوڑ شی، مندہ کبن خو پہ ہغہ لار دے خو پیسنور، پہ شبقدر، دینخوا پیسنور کبن ہغوی لہ چہ فوری یو کیمپ جوڑ شی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ میاں صاحب! تاسو خہ وئیل؟

وزیر اطلاعات: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ د ڈیر وخت نہ پس رشتیا خبرہ دا دہ چہ خلور پینخہ خلہ پہ میڈیا باندے دا خبرہ اوشوہ، پہ انفارمیشن، ما ڈیر خلہ کوشش او کرو خو ستاسو طرف نہ پتہ نشتہ ولے اجازت نہ ملاویدو؟ بل قرارداد چہ پیش شی او پاس شی، د ہغے نہ پس د ڈسکشن ہم ہغہ اہمیت پاتے نہ شی چہ د کوم ضرورت وی خکہ چہ د ہغے تول نچور پہ قرارداد کبن پیش شو۔ مونرہ دا خواست کولو چہ د قرارداد نہ مخکبن خبرے او شی، بہر حال تاسو چونکہ پہ چیئر ناست یی، ستاسو اختیار دے، ہغہ اختیار تہ مونرہ مطلب دا دے چہ غور اپردو خو لڑ ڈیر د ہاؤس د ممبرانو خپل جذبات او احساسات وی او ہغوی غواہی چہ پہ وخت باندے خبرہ او کپی۔ اوس میڈیا والا شتہ دے نہ او د میڈیا خلاف خبرہ کیدلہ، پکار دا وہ چہ ما ہغہ خبرہ پہ ہغہ ٹائم کرے وے نو ڈیر بنہ بہ وہ۔ بیا ستاسو د طرف نہ پرے ڈیر خور رولنگ راغلو چہ "او کرے دے، کم ئے کرے دے"، لڑ پہ دے خبرو کبن گزارہ پکار وی، لڑ پہ خپلو جذباتو باندے کنٹرول پکار وی خکہ چہ دا خبرہ خلق صرف د نمود و نمائش پہ بنیاد خو او کپی خود

ہغے کوم تاوان چہ مونبر تہ رسی، بیا پہ ہغے باندے چا تہ اندازہ نہ لگی۔ دا
 ڊیرہ آسانہ خبرہ دہ چہ انفارمیشن تھیک نہ دے، دا ڊیرہ آسانہ خبرہ دہ چہ تہی
 وی تھیک نہ دے، دا ڊیرہ آسانہ خبرہ دہ خو سوال دا پیدا کیری چہ کوم داسے یو
 وخت دے چہ دے میدیا شو کرے نہ دے؟ دلته د دے ہاؤس یو ممبر وائی چہ کہ
 ہیلی کا پتر راغلی دے، نہ ئے دے شو کرے، کہ خلق پہ مینخ کبن گیر وو، نہ ئے
 دی شو کری، کہ موقع باندے تلی دی، نہ ئے دی شو کری، کہ وزیر اعلیٰ تلی
 وی، دوئی نہ وی تلی، کہ وزیر تلی وی، ہغوی نہ وی تلی، دا بیلہ خبرہ دہ چہ
 سپیکر صاحب ہغہ وخت نہ وو خو چہ بیا راغلی دے، ہغہ ڊ پارہ ہم دا میدیا ہلتہ
 حاضرہ وہ۔ میدیا ڊ خپل طرف نہ خپل Role play کرے دے۔ کہ زمونبرہ د دے
 صوبے تہی وی نشتہ، دے کبن قصور ڊ چا دے؟ کہ زمونبرہ پہ میدیا باندے خپل
 کنٹرول نشتہ، پہ دے کبن قصور ڊ چا دے؟ ٲولہ میدیا چہ کوم دہ، ہغہ ڊ یو خاص
 ٲائے نہ نشر کیری۔ پکار دا دی چہ تاسو نن ٲولو دا وئیلے وے چہ مونبر ڊ صوبے
 میدیا تہ آفرین وایو خو چہ ٲنگہ پہ نورو مدونو کبن ظلم کیری، داسے مونبر سرہ
 پہ میدیا باندے ہم ظلم شوے دے، پکار دہ چہ د ہغے مونبر سرہ انصاف اوشی۔
 زہ ڊیر افسوس سرہ دا خبرہ کوم چہ ڊ دومرہ ذمہ وار فورم نہ ڊ خپلے صوبے ہغہ
 ڊ میدیا خلق چہ ہغوی مونبر سرہ ڊیرے خواری کوی، پہ یو ٲیلیفون باندے ٲولو تہ
 حاضر وی، ہر یو وزیر تہ حاضر وی، ڊ ہر یو ٲیز کوریج کوی، پہ دومرہ کمو
 وسائلو کبن نن ہغوی دا ٲول ہر ٲہ کرے دی او دوئی وائی چہ، نن کوم ایم پی اے
 پہ دے خبرہ باندے احساس کرے دے چہ زہ دے سیلاب تہ تلی یم او کہ نہ یم
 تلی؟ کوم وزیر ٲخپلہ دا خبرہ کرے دہ چہ زہ پہ دے موقع باندے تلی یم او کہ نہ
 یم تلی؟ ٲخپلہ بہ حاضر نہ یم او ڊ بل نہ بہ گلہ کوم او کوم وزیر دے چہ ہغہ ڊ دے
 فنڊ ڊ پارہ کیمپونہ کھلاؤ کری دی؟ کوم وزیر دے ڊ پارہ پہ دوکانونو گرٲیدلے
 دے چندے ئے غوبنتی دی؟ کوم ایم پی اے دے چہ ہغہ ڊ دے میدان تہ تلی دے؟
 ٲخپلہ خبرہ پہ بل، دا خو آسانہ خبرہ دہ چہ زہ بہ ئے پہ بل ورتپم۔ زہ پہ ہغوی
 باندے ہم آفرین وایم او مونبر تہ ٲخپلہ باندے افسوس دے، زہ ڊ نوبنار
 اوسیدونکے یمہ، ڊ پیسنور دا سیلاب ما ٲخپلو سترگو لیدلے دے خو زہ د ہغے
 صوبے اوسیدونکے یم چہ پہ ما ہر کال سیلاب راخی۔ زہ نہ شم وئیلے چہ ہر کال

پہ ما راخی نو چا تپوس کرے دے؟ زہ پہ دے خبرہ نن دا تاسو چہ او وئیل چہ سل
کالہ پس راغلو او تولو خلقو تپوس کرے دے او چہ ہر کال راخی، چا تپوس کرے
دے؟ کوم دلته ناست دی؟ د ہغے بہ ہم خبرہ پہ حساب باندے وی۔ ہغہ د پبنتو
خبرہ، وائی چہ:

ما وئیل چہ زہ بہ درتہ ژارم

نن د شلیدلے گریوان وینم زہ مے چوینہ

مونہ تہ ہم احساس دے، پہ ہغہ ورخ باندے تلے وو، پہ ہغہ تائم باندے تلے
وو، سیلاب چہ راغلی دے او دے علاقے تہ پہ پینخہ بجے سیلاب رارسیدلے
دے، رومبے کلے ئے وھلے دے او آخیری کلی تہ چہ راتلو نو نھنیمے بجے وے
او مونہ پہ لس نیمے بجے پہ سیلاب کبن حاضر وو۔ د تولو ملگرو سرہ پہ میدان
باندے ولا روو گرئیدو، میدیا ورلہ زمونہ نہ مخکبن تلے وے۔ رحیم داد صاحب
تلے وو، زما نہ لہر مخکبن تلے وو، تولہ میدیا ورسرہ وے۔ د ہغے نہ پس وزیر
اعلیٰ صاحب راغلی دے، بشیر بلور صاحب راغلی دے او دا تول خلق پہ ہغہ
موقع باندے موجود وو۔ اوس کہ زما د آواز اثر پہ چا نہ کیبری، کہ زما بچے
مری او پہ چا اثر نہ کوی، کہ زما کور برباد پیری او پہ چا اثر نہ کوی، دے کبن د
میدیا قصور دے؟ میدیا خپل شکل پہ ہغہ باندے بنودلے دے۔ کہ د پنجاب پہ
ورکوئی آواز باندے خلق لیبک وائی او زما پہ دروند آواز باندے لیبک نہ وائی
نوزہ د پہ دے باندے فریاد او کرم؟ پہ کوم مد کبن مونہ د چا نہ کم یو؟ پہ یومد
کبن ہم مونہ د چا نہ کم نہ یو او دا بیلہ خبرہ دہ، ما پہ ډیر اعداد و شمار سرہ دا
خبرہ کول غوبنتل خو چونکہ دا خبرہ د قرارداد نہ پس دومرہ موثرہ دہ نہ خوزہ
بہ پہ دے خبرہ چہ د سپیکر صاحب چونکہ د خپلے حلقے پہ حوالہ د دے سرہ تعلق
وو، او قرارداد پاس شو نو د دے خبرے اہمیت پہ ہغہ شکل کبن پاتے نہ شو، دا
خبرہ ډیرہ او رددہ شوہ او چہ ډیرہ او رددہ شی ہغہ رنگ خوند ئے پاتے نہ شی خود
حاجت پہ حاجت، چہ حاجت پورہ شی بیا شوک پہ چا کار نہ کوی، وائی:

د لیونئی حاجت پورہ شو

پہ لارہ خئی پہ کانرو اوولی زیارتونہ

نو دلته پکار دا ده، زه خپله خبره په دے باندے کول غواړم چه دلته زمونږه ټول حکومت چه په دے ځائے کښ کومه حصه اغستے ده، زمونږه وسائل کم دی، د هغه باوجود زمونږه حکومت په دے کښ خپله حصه اغستے ده۔ زه په دے موقع د سندھ د حکومت ډیر مشکور یم، دلته هیچا دا خبره اونکره، په میدیا کښ راغله ده، په تی وی راغله ده، په اخباراتو کښ راغله ده، تاسو سره چه څوک امداد کوی، د هغوی نوم هم نه اخلئ؟ صرف تنقید بنه خبره ده؟ حقائق تسلیمول نه دی پکار؟ د چا صفت نه دے پکار؟ ما له د سندھ حکومت د پنځوس لکھو دیارلس ټرکونه رالیږلی وو، مونږ دلته آر سی او او دلته ډی سی او ته حواله کړی دی، هم په دغه ریلیف فنډ ونو باندے دغلته تقسیم شوی دی۔ د پنځوسو لکھو، د شلو لکھو دوائی ئے رالیږلے ده، مونږه دے ځائے ته حواله کړے ده۔ زه د دے اسمبلئ د فلور نه د سندھ د حکومت د زرہ د کومی نه مشکور یمه چه په دے سخت وخت کښ ئے مونږه یاد کړی وو او په دے وخت باندے چه کله دا وخت راغلو، په ابتداء کښ مرکزی حکومت هم مونږه ته ریلیف فنډ کښ ټینټونه رالیږلی وو ایمرجنسی کښ۔ دے کښ شک نشته چه نقصان زیات شوی دے، امداد به کم وو خو چه چا یاد کړی یو او د هغوی یادداشت یاد کړو نو هغوی به مونږه یاد کړی کنه۔ زه مرکزی حکومت هم په دغه ټائم باندے یاد کړے یم او د دے نه هندوستان د هغوی د ایمبیسئ په Through باندے مونږه ته د همدردئ او د ریلیف آواز شوی دے۔ گرانو ملگرو، زه په دے وساطت دا خبره کول غواړم چه اوس مونږه سره ټول خلق امداد کول غواړی۔ دا خبره ستاسو په نوټس کښ زه راوستل غواړم چه مونږه سره بهر ملکونه هم امداد کول غواړی، مونږه سره این جی اوز امداد کول غواړی، دلته زمونږه د سوشل ویلفئر منسټر نن نشته، هغه دے اجلاس له تلے دے اسلام آباد ته او په دے چه مونږه ته فنډ راځی خو زمونږه دغلته چه د Natural Disaster Management Cell کوم مشر جنرل فاروق دے، هغه وائی چه زما نه مواجرت نه وی اغستے نو امداد به نه ځی۔

آوازیں: شیم، شیم۔

وزیر اطلاعات: دا دومره ایمرجنسی ته گورئ، دومره سیلاب ته گورئ او د دنیا امداد راغله دے، هغه ئے ایسار کړے دے چه زما اجازت نه وی نو نه به ځی۔

یو خو ہسے ہم پہ ہر خائے باندے فوج قبضہ دے او چہ زما پہ ایمرجنسی ریلیف باندے ہم فوج قبضہ وی او ہغہ دے تہ انتظار کوی چہ زما نہ بہ اجازت اخلے ، دا یوہ نشہ دہ۔ وزیر اعظم صاحب سرہ زمونہ وزیر اعلیٰ صاحب رابطہ کرے دہ او ورتہ ئے وئیلی دی چہ زمونہ دا امداد ریلیز کرئ۔ زمونہ سوشل ویلفئر منسٹر پخپلہ باندے ہم خبرہ کرے دہ ، زہ د دے اسمبلئ نہ سپیکر صاحب ، ستاسو پہ وساطت دا خبرہ کوم چہ آخر داسے خہ خبرہ دہ چہ زمونہ پہ ہرہ خبرہ کبن رکاوٹ اچولے کیبری؟ زہ بہ مرم نو ہم بہ رکاوٹ اچولے کیبری ، ما بہ سیلاب اوپری نو ہم بہ رکاوٹ اچولے کیبری ، چہ ما لہ این جی او فنڈ راکوی ، ما لہ این جی او امداد راکوی ، دہ تہ خہ تکلیف دے چہ دے وائی چہ ما نہ بہ اجازت اخلی؟ او بیا خہ وائی ، یو اجازت نہ ، ہر خل ، ہر خل چہ شے راخی نو زما نہ بہ اجازت اخلی۔ ڊیر افسوس دے ، د دے نہ بہ چا خان نہ وی خبر کرے ، مونہ نن دے اسمبلئ نہ پکار دا دہ چہ دا خبرہ پہ ڊیر شدت سرہ او کرو چہ دا خومرہ فنڈ دوئ چہ زمونہ دا امداد ایسار کرے دے ، د دے ہم مذمت کوؤ او فوری طور د زمونہ د دے فنڈ د ریلیز کیدو اعلان اوشی چہ دلته زمونہ خلقو تہ چہ کوم نقصان دے چہ ہغہ زر تر زره ہغوی تہ ملاؤ شی۔ زہ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب ، تولو منسٹرانو او وئیل چہ د میدیا رول ، پکار دا وہ چہ دہ وئیلے وے چہ زہ افسوس کوم ، مخکبن بہ Improvement کوم۔ دے ہم دا وائی چہ دومرہ مشکلات دی ، دے انفارمیشن منسٹر دے ، دے ولے پریس کانفرنس نہ کوی او مونہ تہ حالات بیانوی؟ مونہ ٲول دہ سرہ یو ، پکار دا دہ چہ دا حکومت ، مونہ ٲول ، دا ٲول خلق تا سرہ دی ، تہ ولے ژارے؟ چہ تہ ژارے نو زمونہ خہ گناہ دہ؟

جناب سپیکر: مختصر کرئ جی ، خبرہ مختصر کرئ۔ بشیر خان بہ دا خبرے کوی ، Winding up بہ بشیر خان کوی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب ، پہ مرکز کبن د اے این پی حکومت دے ، دا د اے این پی دے ، د جمیعت علماء اسلام حکومت دے ، دا د پیپلز پارٹی حکومت دے ، دا د مسلم لیگ (ن) مونہ سرہ ملگری دی ، بیا چہ مونہ سرہ دومرہ

ازغی دی، بیا مونہ پہ دے اسمبلی کین ناست ولے یو؟ سر، ہر شوک دا وائی،
مونہ پخپلہ ہم دا وایو، پکار دا دہ چہ میدیا۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: زہ جی، دا خبرہ راغونہوم۔ زما دوئی تہ ریکویسٹ دے، زہ دوئی تہ
دا خپلہ خبرہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کینینی ملک صاحب۔

وزیر اطلاعات: زہ ڈیر افسوس سرہ، پہ دے بنیاد باندے ما تہ احساس دے چہ زہ
حکومت یمہ، ما تہ احساس دے چہ زہ وزیریم، زہ چہ نن د مرکز خبرہ کوم او داد
کوم فنڈ دا انچارج یادوم، دا ہم د حکومت حصہ دہ خو دا زمونہ دہ تہلو
مشترکہ خبرہ دہ او زہ نے ستاسو پہ علم کہ راوستل غوارم۔ کہ تاسو تہ پہ دے ہم
تکلیف رسی چہ زہ مو خبروم نو بیا د پارہ بہ مو مطلب دا دے چہ داسے پہ وخت
نہ خبروم۔ زہ۔۔۔۔۔

ایک معزز کن: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: تہ لہر کینینہ، دا خو جلسہ نہ دہ چہ اجازت در کپری نو کوے بہ کنہ۔

جناب سپیکر: کینینی، No cross talks، بس ختمہ کرہ، میاں صاحب، راغونہ
کرہ۔ بشیر خان! ستاسو نمبر دے دے پسے۔

وزیر اطلاعات: زہ دا خبرہ، ما پہ دے خبرہ کول غوبنتل چہ دلته تعداد د تہلو
ضلعو، زما پہ نو بنار کین د دے نہ اوس یو وبا راغلی دہ، ہغہ بلہ ورخ دوہ سوہ
کسان د پیو پہ ہسپتال کین داخل شوی ووا پرون نہ ہغہ بلہ ورخ دوہ ماشومان
مہرہ شوی دی او نور خلق پہ ہغہ وبا کین شامیلیری او داسے پہ سوؤنو باندے دا
تعداد اور سیدو۔ دا ہم د دے سیلاب پہ نتیجہ کین شوی دی خو چونکہ پہ پینور
کین ڈیر پہ شدت سرہ سیلاب راغلی دے، زہ د دے حیثیت کمول نہ غوارم، دلته
زہ د وزیر پہ حیثیت ہم، خود یو ممبر پہ حیثیت ستاسو علم کین راوستل غوارم او
ہیلتہ ڈیپارٹمنٹ تہ وئیل غوارم چہ د دے زر ترزہ نوٹس واخلی او دا وبا چہ
کومہ راغلی دہ، چہ د ہغے زر ترزہ تپوس او کپری۔ زہ یوہ خبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، میاں صاحب، بس۔

وزير اطلاعات: زه جي، په دے ئے ختموم جي، په دے ئے ختموم چه دلته يو خبره اوشوه، پرون چه کومه دهما که شوه ده، زه پخپله هسپتال ته تلے يم، ما زخميان هم کتلی دی، ما هغه مړی هم کتلی دی، رشتيا خبره دا ده چه کوم کوم ظلم چه په کومه طريقه دے، تاسو ټول زيات ترے خبری او د سړی زړه درد کوی خودرد هغه وخت نور هم سيوا شی چه ما په دے دولسو مړو کښ يو ماشومه اولیده، د شپږو کالو ماشومه وه او مور پلار سره واده له روانه وه او د هغه په ويښتو کښ لا هغه گل لکيدلے وو چه هغه هغه واده له تلله، هغه چه سرے اووینی، جذبات خود انسان ډیر د قابونه بهر کيږی خو زه دا خبره ضرور کوم چه مونږه د دغه دهشت گردو، کوم خلق چه د دے ملک حالات خرابول غواړی، کوم چه زمونږ بچی په وینو کښ لامبول غواړی، کوم چه زمونږ د خلقو د جان و مال د تحفظ د پاره خطر ه جوړه شوه دی، مونږه دا خبره کول غواړو، دا بار بار خبره اوشوه چه زمونږه اوس هم هغه موقف دے چه که چرته د امن خبره وی، مونږ مذاکرات کوؤ، افهام وتفہیم کوؤ، ورورولی کوؤ، منت کوؤ، زاری کوؤ چه اے حلقو، بس دے چه داڅومره وینه زمونږ تومے شوه نو دا ډیره ده، څومره بچی چه زمونږ قتل شول، دا ډیر دی، څومره چه زمونږ د خوښندو مښندو پرونی په هوا کښ والوتل، دا ډیر دی، څومره چه زمونږ نیکونه، پلاران مړه شول نو دا ډیر دی، څومره چه زمونږ د نیکونو اډیرے هوارے شوه، دا ډیر ے دی، څومره چه زمونږ د وطن خاروے ایرے شو، دا ډیر ے دی، بس زمونږ د پښتنو د گریوان نه لاس اوباسئ۔ بس دے نن مونږ په شریکه د دے خبرے آواز کوؤ چه ورورولی کوؤ، مینه کوؤ، محبت کوؤ، امن غواړو خو که څوک په دے لاره باندے نه راځی، د مینے په ژبه باندے نه پوهیږی، د ورورولئ په ژبه نه پوهیږی، د محبت په ژبه نه پوهیږی نو دا زمونږ مجبوری ده، دا زمونږ دے قوم چه مونږه له ووت راکړے دے د دوی د خپل مال حفاظت، دازمونږ ډیوتی ده۔ دلوئے خدائے په مخکښ به مونږ دا گواهی کوؤ چه زمونږ سره اختیار وواو په دے قوم ظلم کیدو، مونږ دوی له څه کول؟ نومونږ به هومره مجبوره، په دے مجبور یو چه د دغه ظالمانو خلاف، د دغه دهشتگردو خلاف مونږه یو موټے شو او د خپل حکومت هغه طاقت

استعمال ڪرو ڇهه دا ظالمان نيست و نايود شي او زمونڙ قوم د آرام ده زندگي
تيرولو قابل شي۔ (ٽالپاں) ڏيره مننه، ڏيره شڪريه، والسلام۔

جناب سپيڪر: بشير بلور صاحب، دا ڏيره بنه خبره دي، راغونڊه ئه ڪري۔
جناب بشير احمد بلور [سينيئر وزير (بلديات)]: سپيڪر صاحب، ستاسو شڪر گزار يمه جي ڇهه
تاسو ما ته ٿاڻم را ڪرو۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: بشير بلور صاحب! ايڪ، Wind up ڪريو ڪو ڪنهن، آپ ڪه۔۔۔۔۔
سينيئر وزير (بلديات): سپيڪر صاحب! زه ستاسو شڪر گزار يمه۔ سپيڪر صاحب،
زمونڙ ده ٽول هاؤس ڪنهن زما ده رونڙو خبره او ڪريه په سيلاب بانده او هر
ڇا د خپل خپل دسترڪٽ خبره او ڪرله۔ سپيڪر صاحب، داسه حالات ٽول عمر
راخي۔۔۔۔۔

ايڪ معزز رکن: جناب سپيڪر۔۔۔۔۔
جناب سپيڪر: د ده د پاره بله ورڇ بيا شته، په هغه بانده به بيا ٽول تفصيلي بحث
او ڪرو، اوس ڪنهنئي۔

سينيئر وزير (بلديات): سپيڪر صاحب، دا سيلاب زمونڙ په ده صوبه ڪنهن هم
هميشه راخي، داسه سيلاب په پنجاب ڪنهن هم راخي، په بلوچستان ڪنهن هم
داسه سيلاب راخي، په سنڌ ڪنهن هم راخي خودا ڪوم سيلاب ڇهه راغله وو،
دا يو خصوصي سيلاب وو۔ دا په ده پيڻور دسترڪٽ ڪنهن ڇهه ڪومه تباهي
راغله ده، دا زما خيال ده پنڇوس ڪالهه مخڪين چرته داسه سيلاب په ده ٽول
ملڪ ڪنهن نه وو راغله۔ سپيڪر صاحب، دا يو د اوبو تندر وو ڇهه هغه پريوتو او
هغه دومره لوڻه سيلاب جوڙ شو۔ زمونڙ ده رونڙو خبره او ڪرله، دا څنگه ڇهه
ميان صاحب او وئيل ڇهه پينڇهه بجه سيلاب ده هلته نه روان وو او بيا ڇهه ڪوم وخت
دلته رارسيدو نو زمونڙ ڇهه ڪوم وخت لاڙو نو نيمه گهڻه مخڪين دلته ڪنهن اوبه
راغله وه۔ سپيڪر صاحب، زما رونڙو دا هم خبره او ڪرله ڇهه يره دا مخڪين
انفارميشن وٺه نه ده شوه؟ دا طريقه ڇهه ده نو دا هميشه په دريا بونو ڪنهن ڇهه
سيلاب راخي، ده هغه سسٽم شته خوداسه د خدائے د طرف نه يو آسماني آفت
ڇهه راشي نو هغه ته پريس سسٽم نشته ڇهه هغه خلق مخڪين انفارم ڪري۔ تاسو

اولیدل چہ دازلزلہ راغلہ، ہیخوک پرے پوہہ نہ شول او زلزلہ راغلہ او دنیا تباہ شولہ نو داچہ چرتہ کبن پہ دریا بونو کبن او بہ راخی، سیلاب راخی نو د ہغے سسٹم شتہ خود دے تندر د او بو سسٹم ہیخ چرتہ اوسہ پورے نہ دے پیدا شوے چہ ہغہ مخکبن اطلاع ورکری۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، زما ریکویسٹ دا دے چہ د سوات نہ او بہ راخی نو دلته پینور کبن چہ او بہ راخی نو دوئی اطلاع نہ شی ورکولے؟۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدات): دا د بارے نہ تندر دلته کبن پریوت، دا تندر دلته کبن پریوت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ دے کبن اصلی مسئلہ دہ خو ہغہ دا دہ چہ دوئی پہ Wind up کبن خبرہ ختمہ کری۔

سینیئر وزیر (بلدات): دا ہغہ او بہ نہ وے، دا د او بو تندر وو نو پہ دے وجہ Unexpected حال وو او پہ ہغے باندے اطلاع نہ شوہ کیدے۔ سپیکر صاحب، خنگہ چہ میان صاحب او وٹیل، مونبرہ سا رہے دس بجے سپیکر صاحب، چیف منسٹر ہاؤس نہ زہ او چیف منسٹر صاحب روان شو باوجود د دے نہ چہ ٹولو انٹی لیجنس ایجنسیز ورتہ او وٹیل چہ تاسو مہ عئی ہلتہ، مونبرہ اطلاع نہ دہ کرے، سیکورٹی نہ شی کیدے۔ ہغوی او وٹیل چہ ہر خہ چہ کیری زما قوم پہ او بو کبن پروت دے او نن پہ تکلیف کبن دے نو زہ بہ خامخا پہ موقع خم، نو زہ او ہغوی چہ روان شو نو ہلتہ کبن میان صاحب مونبرہ اولیدو۔ زمونبرہ نہ مخکبن رحیم داد خان او عالمگیر خان ایم این اے صاحب ہم رسیدلی وو۔ دا مونبرہ ٹولہ علاقہ اولیدلہ، سا رہے چار بجے مونبرہ واپس راغلو۔ بیا د سا رہے چار بجے نہ پس زہ او میان صاحب، دوارہ لارو، متھرے تہ او د لکرو علاقہ چہ دہ، دا ٹول مونبرہ لیدلی دی، یو یو خائے تہ تلی یو او بیا چہ کوم وخت کبن دا حالات دا سے پیدا شول او د ہغے مناسب انتظامات کولو د پارہ چہ خبرہ شوہ نو پہ ہغے کبن زہ تاسو تہ دا عرض او کرم چہ ہغہ وخت کبن وزیر اعلیٰ صاحب آرمی او کور کمانڈر سرہ خبرہ او کرلہ۔ زمونبرہ پہ دے پینور کبن زما پہ یاد کبن چرتہ کبن ہیلی کاپترے نہ دی راغلی او خلق ئے نہ دی ویستلی د سیلابونو نہ، پہلا گل

ہیلی کاپٹرے ہم راغلیے او آرمی ہم راغله او بیا هغه موٹر بوتس ہم راغلل او خلق هغه موٹر بوتس والو اویستل۔ مونره د آرمی والو هم شکر گزار یو چه بغیر د خه تعطل نه مونره ته دومره فتیافت امداد ئے رارسولے دے۔ سپیکر صاحب، د کرائسس منیجمنٹ خبره او شوله، دا د کرائسس منیجمنٹ حدہ پورے سیلاب نه وو، کرائسس منیجمنٹ چه دے نو هغه یو مخصوص دغه د پارہ وی۔ دا دومره لوئے سیلاب چه راغلو، داسے کرائسس منیجمنٹ چه حکومتونہ ئے ہم نه شی کولے، دا کرائسس منیجمنٹ چه دے نو دا به یو سیل وی چه هغه حکومت به سپورٹ کوی۔ په دے کبن صوبائی حکومت پوره Involve دے، چه هغوی اونکرے شو نو کرائسس منیجمنٹ سیل دومره لوئے حثیت نه لری چه هغه دومره لوئے کار سنهبال کرے شی۔ سپیکر صاحب، په دے کبن چه کومے خبرے مونره کری دی، همیشه تاسو ته علم دے چه دا هر یو کار چه شوعے دے، دا Because of the encroachment، مونر یو کلی ته لارو چه هلته کبن دوه درے کورونه خراب شوی وو، دوئی دا کورونه چرته کبن جوړ کرے وو؟ بالکل د ولے د پاسه، د هغه دیوال بالکل د ولے په سر جوړ وو نو ما وئیل چه دلته به اوبه خپژی نو خامخا دا ستاسو کورونه به تاله کپری نو سپیکر صاحب، یو خوا ایریگیشن منسٹر سره هم ما خبره کرے ده او دے کبن چیف منسٹر صاحب یوه کمیٹی هم جوړه کرے ده، هغه انشاء اللہ زه تاسو ټول هاؤس ته دا عرض کوم چه په دے کبن Tuesday باندے میتنگ غوبنتے دے، په دے کبن دا ټول ایریگیشن ډیپارٹمنٹ والا هم، دا ریونیو ډیپارٹمنٹ والا هم، ډی سی او، آر سی او، سره دسی ډی ایم ډی، زمونر د ټاؤن ناظمین چه کوم دی، د هغوی ټی ایم اوز دی چه د چا ذمه داری ده چه څنگه زما رونیو او وئیل چه اوبه ولاړے دی، هغوی اوسه پورے Suck کری نه دی او په هغه علاقہ کبن ټولے بیماری زیاتیری، د هغه د پارہ Tuesday باندے به میتنگ کوؤ انشاء اللہ او د دے به زر تر زره حل رااوباسو۔ سپیکر صاحب، دا نه ده چه بس سیلاب راغلو، مونره تقریرونه او کرل او لارو۔ زه په فلور آف دی هاؤس تاسو ته دا تسلی درکوم چه د دے به انشاء اللہ مونره حل اوباسو۔ سپیکر صاحب، زما رونیو خبره او کرله، مردان، چارسدے، ملاکنډ او دیر نه چه دا خلق راغلل، د دوئی انتظامات کول غواړی، زه ورته تسلی ورکوم

چہ زہ بہ دی سی او سرہ خبرہ کوم، انشاء اللہ کوشش بہ کوؤ چہ د حکومت چہ
 خومرہ وسائل دی، وسائلو پورے بہ انشاء اللہ د ہغوی مونر۔ مدد کوؤ۔ زما
 رونرو خبرہ اوکرلہ چہ ہغہ بلہ ورخ، پرون کورا او غورخیدو، یو ماشوم پاتے شو،
 پہ فلور آف دی ہاؤس دا وایم چہ انشاء اللہ دا ماشوم چہ دے، د ہغہ چہ خومرہ
 پرابلمز دی، د تعلیم ایجوکیشن، ہر خہ بندوبست بہ حکومت کوی، حکومت د
 دے د پارہ بالکل تیار دے۔ (تالیان) سپیکر صاحب، تاسو تہ دا زہ عرض
 اوکرم چہ کومے پورے دا زمونر۔ ورور د Drain خبرہ اوکرلہ چہ چارسدہ کبنی پہ
 Drain کبنی او بہ نہ خی او ڍیر زیات کند دے او صفا کبیری نہ، ہغہ ما ورتہ
 اووئیل چہ انشاء اللہ Within a week او نہ شی نو That T.M.O will not
 work in Charsadda جناب سپیکر صاحب، زمونر حکومت چہ ہر خومرہ
 کوشش کوی چہ مونرہ د عوامو نہ ووت اغستے دے، د دے د پارہ چہ مونرہ
 خدمت کوؤ او پہ خدمت کبن عظمت دے۔ زما رونرو ڍیرے خبرے اوکرلے چہ
 بمباری اوشولہ او دا اوشو، ہغہ چہ پہ Law and Order situation باندے چہ
 بہ خبرے کوؤ تفصیلاً نو دا ہاؤس بہ انشاء اللہ پہ Confidence کبنی اخلو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یو خبرہ باندے چہ دا Encroachments بہ خنگہ اخوا کوئی د دے
 خورونونہ، د دے سیلابی نالونہ بہ Encroachments خنگہ اخوا کوئی؟

سینیئر وزیر (بلديات): ما تاسو تہ عرض اوکرو چہ د دے د پارہ مونرہ مینتگ
 غوبنتے دے او انشاء اللہ پہ دے کبن مونر گورو چہ مونر خنگہ دا
 Encroachments لرے کولے شو۔ تاسو تہ یو عرض کوم چہ ما ہغہ بلہ ورخ
 تپوس اوکرو د خپل ستیاف نہ، چہ تاسو کوم وخت کبن آرڍر کرے وو چہ دا
 Encroachments immediately لرے کړی، نو ہغہ ورخ ما تہ ہغوی، سی ایم
 ډی ډی والا اووئیل چہ مونر کوم وخت لاږو نو زمونر سرہ دومرہ عملہ نہ وہ چہ
 خومرہ چہ چا Encroachments کړی وو، ہغوی چہ خومرہ توپکے او خومرہ د
 ہغوی خلق موجود وو، پہ دے وجہ باندے وزیر اعلیٰ صاحب آرڍر کرے دے چہ
 Immediately چہ کوم خائے کبن داسے Encroachments وی نو انشاء اللہ
 پولیس بہ ہم ورسرہ وی او مونرہ دا Encroachments بہ لرے کوؤ خودا دہ چہ
 زہ تاسو تہ دا عرض اوکرم چہ کوم ما لیدلی دی، ہغہ دومرہ زیات

Encroachments دی چه د هغه د پارہ زما خیال دے چه حکومت د دے جوگہ شی او حکومت هغه ټول Encroachments ختم کری۔

جناب سپیکر: هغه ما چه کوم آرڈر کرے وو، هغه Encroachments خلق پخپله راغلل او ستاسو ډیپارټمنټ ورله دوه گاډی ورکړل او زما په خیال سبا پورے هغه Encroachments پخپله هغوی ختم کړل۔

سینیئر وزیر (بلديات): هغه تاسو چه کوم لیډلی دی نو هغه بل دے او مونږه ته چه کوم بنودلے شوی دے نو هغه Encroachment کښ، په مینځ کښ د ملتیری کالونی هم راخی، نو هغه Encroachment هغه شان دے، مونږه به نه کول خو ما دا وئیلی دی او زما خیال دے چه په میتنگ کښ به مونږه کوشش کوؤ چه د دے څه Diversion جوړ کړو۔ ما ډیپارټمنټ ته اووئیل چه مونږ د سیند او به غازی بروتها ته Divert کړو نو مونږه به دا څنگه نه شو کولے؟ انشاء الله مونږ به دا کوؤ، مونږ به دا کوؤ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د ټولے صوبے په لیول باندے؟ تههیک شوه، تههیک شوه۔

سینیئر وزیر (بلديات): سپیکر صاحب! دا مسئله چه ده کنه جی، د ایوه سپیشل مسئله ده۔ ما خو تاسو ته اووئیل چه صوبے کښ هر ځل سیلاب راخی، سیلاب خواوس هم په پنجاب کښ راغله دے، سندھ کښ هم شته، بلوچستان کښ هم شته خو دا سیلاب یو قدرتی داسے آفت وو چه دا مخکښ نه دے راغله نو په دے وجه باندے مونږه به ډیر زیات کوشش کوؤ او پیر صاحب ته وایو چه دا قرارداد چه کوم پاس شوی دے، په دے کښ د ټولے صوبے خبره شوی دے، انشاء الله ټولے صوبه کښ به کوشش کوؤ چه زمونږه څومره وسائل دی، د هغه په مطابق به مونږه خدمت کوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Pervez Khattaj Sahib!

جناب پرویز څنگ (وزیر آبپاشی): فلډ په دے صوبه کښ همیشه راخی خو د دے سیلاب درے وجه وی، یو نیچرل وی، یو ډیپارټمنټ غلطی وی او یوه دعوامو غلطی وی۔ زمونږه په صوبه کښ چه کوم سیلابونه راروان دی، په هغه کښ په نیچرل خو مونږه هیڅ رکاوټ نه شو کولے خو په هغه کښ زیاتے غلطیانے د محکمے

دی او ورسره ورسره د پبلک دی۔ د محکمو دا مسئلہ ده چه مونږه نه د Drains صفائی وینو، نه مونږه Encroachments رکاؤ، نه مونږه د خلقو کورونه رکاؤ او نن زه پخپله ارباب ایوب جان صاحب سره په یو څو کلو کبن او گرخیدم نو چه کوم کورونه مه کتل نو هغه په خوړونو کبن جوړ وو، د سیند په غاړه داسه جوړ وو چه دا سیند دے او یو فټ کبن ورسره کور دے، نو ما او وئیل چه که سبا مونږه دلته کبن پشته جوړوو، ته به دا کور وړانوه نو چه هغه کور نه وړانوی، مونږه پشته نه شو جوړولے نو سیند به څنگه رکاویږی؟ نو زیات تکلیف چه کوم دے نو هغه مونږه پخپله جوړ کړے دے۔ نو که دا بارانونه، که ستاسو یاد شی د نن نه بیس کاله مخکبن، پچیس کاله مخکبن خو به داسه برسات وو چه یو میاشت به باران وو، داسه ژړی به وه چه په یخنی کبن به دوه دوه میاشته باران وو، نه سیلاب وو، نه طوفان وو۔ صرف سیلاب به په سیند کبن راتلو خون په کرک کبن سیلاب راروان دے، په کوهات کبن راروان دے، سوات کبن راروان دے، چترال کبن راروان دے، په دے ټوله صوبه کبن راروان دے نو آیا فکر خو پکار دے، سوچ پکار دے چه دا وجه څه ده؟ شل کاله مخکبن بارانونه ډیر وو، سیلاب نه وو۔ اوس بارانونه نشته او سیلاب دے۔ صرف د دوه گهنتیو باران باندے دومره سیلاب جوړ شی چه مونږه ئے حل نه شو راوستے نو د دے Permanent حل پکار دے۔ تقریرونه خو آسان کا ر دے، هر سره به وائی چه دا هم شته، دا هم شته نو حل ئے چا سره څه دے؟ د دے حل شته او حل ئے صرف دا دے چه مونږه کبنینو او مستقل یوه کمیټی جوړه شی ستاسو په سربراھی کبن چه په کومه علاقه کبن محکمه کار نه کوی، Encroachment کیږی چه رپورټ راخی او ایکشن پرے اغسته کیږی۔ چه کومه محکمه، څنگه چه زما ایریکیشن محکمه ده، په یوه حلقه کبن یو Drain نه صفا کیږی چه د هغه رپورټ راخی چه په هغه باندے مونږه عملدرآمد کوؤ۔ دغسه خو ناست وومه، ما ته به سبا د لسو اربو روپو سیکمونه د ایم پی ایز را کړی، ما سره به فنډ لس کروړه وی نو زه به هم بے عزته کیږیمه او حکومت به هم بے عزته کیږی۔ نو حل ئے صرف دا دے چه یو داسه Permanent، ځکه چه سیلاب یو Natural calamity ده، نو د دے د پاره Permanent حل پکار دے او په هغه علاقه کبن کار پکار دے چه کوم

خائے کبن مونره سیلاب رکاولے شو۔ خنگه چه تاسو اووئیل هلته کبن ما اوکتل چه خورونه چه کوم دی، نو په هغه کدایانے شوی دی، هلته کبن کورونه جوړ شوی دی او د سیلاب وجه صرف هم دغه ده، بله وجه نشته۔ د ارباب صاحب په حلقه کبن ما اوکتل چه هلته کبن د یو غټ بند ضرورت وو، دوه درے کروړه روپئ پرے لگیدے، پکار ده چه لس کاله مخکبن دا جوړ شوی وو، په هغه باندے یوه روپئ نه ده لگیدلے، نو دغه وجه ده چه بدھنئ نهر چه کوم خائے دے، نو د دغه نه سیلاب پیدا شو، نو دغه بنیاد کتل پکار دی چه کوم کوم خائے کبن مونره سیلاب رکاولے شو په نیچرل طریقہ باندے، د حکومت په فنډونو باندے؟ نو په هغه کبن که زه یا یواخے کبنیم یا کمیٹی صرف انکوائری، انکوائریانے خو په دے پاکستان کبن مونره چه پیدا شوی یو او کیری، فائده ئے څه نشته۔ راځئ چه د خپل ذات احتساب اوکړو، راځئ چه کبنینو، اوگورو چه کوم کار دے چه هغه اولنې دے او کوم کار ضروری دے او کوم نه دے؟ نو دا د دے Flood protection خبره ده، نو ماسره خو په صوبه کبن لس کروړه روپئ دی او Flood protection په هر حلقه کبن د لسو کروړو ضرورت دے، نو په دے خو دا کار نه کیری، نو پکار دا ده چه یو داسے سیل، کمیٹی جوړه شی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تههیک شوه جی۔

وزیر آبپاشی: چه هغه جوړه شی، یو منټ، چه هغوی دا ټولے خبرے سر ته اوسوی او دا ستاسو په سربراہئ کبن اوشی چه سبا مسئله نه جوړیږی۔ دویمه خبره، ریلیف، دا دے چه کوم زه په دے کلو کبن او گرځیدم، زمونږه په نوبنار کبن خو هر وخت سیلاب راځی او په اوږو او په چینو باندے روزانه بے عزته کیږو، نو دا سلسله چه ده نو دا تههیک نه ده۔ سیلاب والا غربیان په هغه خپل غم اخته وی او نور خلق راغونډ وی او اوږه هم لوټ کوی او چینی هم لوټ کوی او خان ته ئے اوږی۔ د دے حل صرف دا دے چه دایوه کمیٹی جوړه کړئ او په دے کبن مکمل Change راولئ، دا چه کوم طریقہ کار دے چه اوږه او چینی ورکړه او بے غمه شه، او یو تمبو ورکړه بے غمه شه، دا Change کړئ۔ کور په کور د د هغه علاقے ایم پی اے او پتواری ځی او د هغه کور حالات د گوری او په هغه کبن تباہی د گوری او په موقع باندے د ورته Payment کیری نو هله به خلق

خوشحالپوری او کہ نہ پہ چیکونو پیسے عی او پہ ہغے کبن خلق کمیشنے اخلی نو
داد دے حل نہ شی کیدے۔

جناب سپیکر: ہال کبن بہ ٲول چائے خبنکو، د ہغے نہ ٲس دا ٲارتی لیڈرز بہ کبنینو،
ٲرویز خان چہ کوم تجویز ٲیش کرو نو ہلتہ زما چیمبر تہ ٲول مشران، دا ٲارتی
لیڈرز د راخی۔

The sitting is adjourned till 9.30 A.M of Monday morning, the 18th
of August 2008. Thank you.

(ا سبلی کا اجلاس مورخہ 18 اگست 2008 بروز منگل صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)